

هَذَا كِتَابُ عَرَبِيٍّ مُبِينٌ

مَاعِيَتُكَ الصَّامِتِ

یعنی اردو زبان میں صرف عربی کے مسائل

جس کو

مولوی آفط محمد نذیر احمد خاں صاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر و ممبر بورڈ آف رونیو

ریاست حیدرآباد دکن جال خلیفہ خوار سکر عالی نظام

صنفہ مرآة العروس و نبات النعش و توبة النصوح وغیرہ کے تالیف کیا

اور

محمد نذیر حسین تاجہ کتب ملی درسیہ کلاں کی فرمائش سے

۱۸۶۹ء



مطبعہ الضیاء واقعہ دہلی میں طبع ہوا

مطبعہ شرقیہ دہلی میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

خدا اپنے فضل و کرم سے پورا کرے تو اراۃ مدیکہ کہ شائقینِ بانِ عربی کے واسطے صرفِ نحو کے چھوٹے چھوٹے دورِ سارے ایسے بنا دیجئے کہ انکو پڑھ کر عبارتِ عربی کو صحت کے ساتھ پڑھ لینے پر بخوبی قادر ہو جائیں یہ پہلا رسالہ ہے جس میں فکایانِ ہی بیکل اسکا پڑھنے والا صرف علامہ محقق تو نہیں ہو جائیگا مگر امید ہے کہ جتنی باتیں ضروری اور بجا آمد ہیں وہ سب جانے رکھے سمجھے اور بکا برتاؤ کرے۔ صرفِ نحو عربی کا سامان جو کتبِ مردہ میں ہے اسکو کافی دانہ کی گنا ایک طرحی بے نقصانی ہے وہ کافی سے کہیں زیادہ اور دانی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ محققاتِ مطوٰلاتِ مستون۔ حواشی۔ منہیات۔ شرح تعلیقات ملاکر بجائے خود ایک کٹا خانہ ہے جسکو بالاستیعاب پکھنے کے لئے اگر تمام عمر طبعی نہیں تو تمام عمر تحصیلِ بدقت دفا کرے تو کرے مصنفین کی طبع آزمائیوں نے صرفِ نحو کو عقبات بنا دیا ہے۔ کوئی ایسا ہی تقدیر کا ستم ہو تو ایسے باہر نکلتے سچے لڑکوں کو کھیل مینڈکوں کی موت ہی میرجِ مبتدیان عربی خواں کو دکھتا ہوں تو اس ستارہ شناس کو یاد کرتا ہوں جسکو منظور تھا کہ اگر اجماعِ فکلی میں جو صنائعِ بدائعِ قدرتِ مضمحل ہیں انکو دیکھے۔ مگر وہ دورِ بین کیلِ پزروں کی ساخت میں ایسا محو ہوا کہ آسمان کی طرف نظر بھر کر بھی دیکھ سکا نہیں اس سالے کے جمع کرنے میں تو کوئی نیا قاعدہ بانڈھانہ کوئی نیا مسئلہ ایجاد کیا۔ پھر کیا تو کیا کیا اسنا کیا کہ ع متاعِ نیک ہر دو کاں کہ باشد اُدھر سے اُدھر سے جو بڑبڑ کر مطالب کو اپنے طور پر مرتب کر دیا۔ ترتیب جو میں اختیار کی ہے میرے گمان میں نئی اور قریب الفہم ہے۔ اول تو میں نے یہ ثابت کیا کہ الفاظِ گنہ بندی ہی جتنے الفاظ ہیں چند حرفِ مشترک ہوں اور کچھ معانی میں بھی کوئی امر مشترک پایا گیا وہ الفاظ ایک گروہ یا ایک باب ہیں اور حرفِ مشترک کا باب۔ مادہ باب میں جو جو تعیرات جس جس غرض سے کیئے جاتے ہیں انکو صرف نے قواعد کے طور پر منضبط کر دیا۔ معلوم

ہوا کہ تغیرات اکثر خاص حروف مادہ باب پر زیادہ کونے سے ہوتے ہیں اور زوائد تین قسم کے ہیں۔ زوائد نقل باب
 زوائد اشتقاق۔ زوائد توزین احاق۔ زوائد نقل باب سے ابواب ثلاثی و رباعی مزید و مجرد پیدا ہوتے ہیں اس بیان کو نیز
 کتاب نشیب کے مجھو مگر خاص ابواب کا تذکرہ میرے رسالے میں زیادہ ہے۔ پھر زوائد اشتقاق سے نئی مضامین وغیرہ کہہ سکتے
 ہیں۔ جہاں مذکور میزان الصرف میں ہو مگر میزان الصرف میں مفہوم ثلاثی مجرور کی گردان ہو میں جو قواعد اشتقاق لکھے ہیں عام ہیں۔
 زوائد توزین چونکہ عامی ہیں چند مثالیں دیکھنا کی تصریح سے سکوت کیا۔ اس کے بعد میں نے محتملات کو اس تہیہ شروع
 کیا کہ زوائد اشتقاق نقل باب تغیرات میں جو معانی خاص کی غرض سے کیے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ بعض
 تغیرات وہیں جنکو وہ حروف جن سے کلمہ کہے اقتضا کرتے ہیں۔ مہموز و محتملات و مضاعف کے قواعد علیحدہ علیحدہ لکھے
 ہیں اور ہر ایک کی وافر مثالیں اسکے قاعدہ کی ذیل میں مع تعلیلات وحوالہ قواعد بیان کر دی گئی ہیں آخر میں
 رسم الخط کا رسالہ لگا دیا ہے اور اس میں بھی ضروری قواعد مذکور ہیں غرض کہ اس رسالہ کے چار حصے ہیں اول
 نشیب مع خاص ابواب دوم میزان صحیح سوم محتملات چہارم رسم الخط۔ با اینہما رسالہ بقدر ہے مختصر
 اسکے حجم سے ظاہر ہے۔ ایک بات کی کسر ہو گئی ہے وہ یہ کہ آخر میں دو چار ورق قرین کے بھی تھے تو بہتر ہوتا مینے
 مثلاً پانچ سو متداول صفحہ واسطے شق کے لکھا ہے جاتے۔ البتہ میں پسند نہیں کرتا جو اناموئی کے چیتانی
 صیغوں کو کہ ان میں غور کرنا طالب کی پریشانی خاطر کا موجب ہے مگر اتنا (اتنا ذرا سا) کام میں نے معلمین
 واساتذہ کی کے ذمہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی تجویز کے مطابق اور متعلم کی حالت کے موافق

نرمین کی شق کرالیں گے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

حَرَمَہٗ نَدِیْرًا حَمَلْ وَفَقَّہُ اللّٰہُ التَّزْوُدَ لِحَدِّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سببِ آفیاضِ جل و علا شانہ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت عظمیٰ گویا یہ ہے جو ہمارے
کے حصے میں آئی ہے۔ آدمی مختلف طور کی آوازیں منہ سے نکالتا ہے اور ان آوازوں
کو اس نے اپنا ترجمان بنا رکھا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنا مافی الضمیر دوسروں پر ظاہر کرتا ہے
موجوداتِ عالم اور ان کے آپس کے تعلق یا فعل و انفعالیات سے جو حالتیں اور
کیفیتیں موجودات پر طاری ہوتی ہیں ہر ایک کا کچھ نہ کچھ نام ٹھیک لیا ہے جس کو
اصطلاح صرف میں ہم کہتے ہیں جیسے زید (ایک خاص شخص کا نام) فردس
(گھوڑا) نور (روشنی) شجاع (بہادر) علم (جاننا) کس (توڑنا) جن الفاظ سے
موجودات کی حالتوں اور کیفیتوں کو جو زمانہ گزشتہ میں واقع ہو چکیں یا بالفعل زمانہ
موجود میں ہو رہی ہیں یا آئندہ ہونگی تعبیر کریں ان کو فعل کہتے ہیں جیسے افترقات أو
قتل (اگر وہ مر گیا یا مارا گیا) اور سوف یغنیہم اللہ من فضلہ (کبھی نہ کبھی اللہ ان کو
اپنے فضل سے غنی کرے ہی گا) اور یا ابنتی اذکب معنارہ بیٹا تو بھی ہمارے ساتھ چڑھے

اور ان کی پختہ نئی آن تہ ہوا یہ (تصہار اسکو ساتھ لیجانا تو مجھ کو کھرتا ہی) جو لفظ موجود
 کے تعلق پر دلالت کرے حرف بولا جاتا ہے جیسے فی السماء و فی الارض کم (تصہاری و ذری
 آسمان میں ہی)۔ غرض کہ گفتگو کے تمام الفاظ اسم و فعل و حرف ان تین قسموں
 باہر نہیں جن لوگوں نے علم صرف کو وضع کیا انھوں نے مواقع استعمال و محاورات کو
 تتبع کر کے وہ علاقہ دریافت کیا جو الفاظ ایک دوسرے کیساتھ رکھتے ہیں غور کر کے
 دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان بھی بجائے خود ایک دنیا ہے جس طرح زمین پر
 کروڑوں آدمی بستے ہیں زبان میں لاکھوں الفاظ ہیں۔ زمین کے باشندے بعض ایک
 دوسرے سے بالکل متغایر ہیں اور بعض ملکی قومی مذہبی شباهت و قرابت وغیرہ کے تعلقاً
 رکھتے ہیں سطح الفاظ میں بھی ایسے گروہ کے گروہ پائے جاتے ہیں جو ایک اصل کی
 فروع یا ایک باپ کی نسل معلوم ہوتے ہیں اگرچہ ہر لفظ ایک خاص معنی کے لئے موضوع
 ہو اور اس واسطے دوسرے الفاظ سے تعداد یا ترتیب میں حروف یا حرکات سکنا
 میں جدا اور ممتاز ہے۔ لیکن یہ امتیاز بنسبت عوارض شخصی کے ہی جیسے آدمیوں میں خط
 خال کا تفرقہ۔ مگر پھر بھی ایک گروہ کے الفاظ میں چند حروف یکسانی کے ساتھ مشترک
 پائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سب کے معنوں میں بھی ایک امر مشترک معلوم ہوتا ہو
 اور یہی اس بات کی بڑی پہچان ہے کہ یہ تمام الفاظ اصل واحد کی فرع ہیں جو حروف جملہ
 الفاظ میں پائے جاتے ہیں ان کو مادہ کہتے ہیں اور اس گروہ کو باب مثلاً

ضربت (تو ایک مرد نے مارا) یضربان (وہ دوسرا مارے ہیں یا ماریں گے) اضر
 (مار تو ایک مرد) لہ اضر (میں نے نہیں مارا) ضارب (مارنے والی عورت)
 مضروبون (پٹے ہوئے کئی مرد) کہ ان سب الفاظ میں ض۔ ب۔ ہر جگہ موجود
 اور ضرب اس باب کا مادہ ہے جب ایک باب کا مادہ دریافت کر لیا تو پھر اسکی
 تقشیش کی کہ کس کس غرض اور مطلب سے کیا کیا تغیرات اس مادہ میں کیئے گئے۔ ان ساری
 باتوں کو قواعد کے طور پر منضبط کر نیسے علم صرف مدون ہو گیا۔ اس علم کے قواعد ضوابط
 کلیہ نہیں ہیں بلکہ استعمال محاورہ کے محکوم ہیں اور تحلیل بیہ میں یعنی جب کوئی قاعدہ
 بیان کیا جائے تو یہ سمجھو کہ اکثر مثالوں میں عموماً اسکا علم آ رہا ہے مگر ممکن ہے کہ چند مثالیں
 خلاف قاعدہ بھی ہوں جنکو شاید کہتے ہیں قواعد مطر یعنی کلیہ اس علم میں گنتی کے چند
 قاعدے ہیں۔ بہت لوگ تکلفات بارودہ کر کے قواعد صرف کو مثل قواعد عقلی جامع اور
 مانع ثابت کیا کرتے ہیں اور انجام کار انکو بھی عاجز اگر شاذ اور خلاف قیاس ماننا پڑتا ہے
 پس بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اس علم کے قواعد کو کلی نہ تسلیم کیا جائے گو قواعد صرف
 کبھی کبھی ٹوٹے ہوئے بھی دیکھو مگر اس سے ان قواعد کو حقیقت سمجھو۔ ہزار آفریں ہے
 مستفیدین پر جنہوں نے زحمت شاقہ اٹھا کر عام باتوں کو استنباط کیا اور محصلین کے لئے
 ہر طرح کی سہولت بہم پہنچا گئے۔ گروہ بندی جسکا تذکرہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ ہم کر رہے
 افعال میں عموماً پائی جاتی ہے اور آہا میں کمتر اور حروف میں بالکل نہیں اسی گروہ بندی

کو اشتقاق اور تصرف کہتے ہیں کیونکہ مادہ باب اپنے گروہ کے جملہ الفاظ کا ماخذ اور مشتق ہے اور مادہ مختلف معانی پر دلالت کر نیکی لئے مختلف پیرایوں میں گردش کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہمارے میں جس کا مدلول کسی چیز کی نفس ذات ہو وہ گروہ بندی سے الگ ہے یعنی جامد ہے جیسے ارض (زمین) مگہ (پانی) اور جبکا مدلول ذات باعتبار کسی حالت کے ہو وہ مشتق ہے جیسے اسود (سیاہ) مقتول (مارا ہوا) جھگڑا (اُستھر) مرکز (نقطہ وسط دائرہ) اسماء مشتقہ تصرف کے اعتبار سے زمرہ افعال میں گنے جاتے ہیں اسماء جامد میں بھی تصرف ہوتی ہے مگر بہت کم یعنی تثنیہ جمع تصغیر نسبت چونکہ حروف میں تصرف نہیں ہوتی اس واسطے اہل تصرف کو اُن سے کچھ سروکار نہیں مگر از بسکہ بعض حروف افعال میں موثر ہوتے ہیں اور افعال کی بناوٹ یعنی اُن کے صیغوں حروف کی وجہ سے تغیر واقع ہوتا ہے اس واسطے علم صرف میں حروف کا بھی تھوڑا سا تذکرہ افعال کے ضمن میں ہوا کرتا ہے قبل اسکے کہ قواعد تصرف منضبط کیے جائیں جائنا ضروری کہ مادہ یا ماخذ کتنے حروف سے مرکب ہوتا ہے یعنی حروف اصلی کلمہ میں کتنے ہوتے ہیں کیونکہ پہلے حروف اصلی کی تعداد مقرر ہو لے تب تو معلوم ہو کہ ان میں کس غرض سے کیا زیادتیاں

۱۔ اشتقاق جکا مذکور ہے اشتقاق صغیر ہے اور اکی شناخت بھی دشوار نہیں جن لوگوں نے الفاظ کے تعلق باہمی میں زیادہ تلاش کی ان کو دو قسم کی اشتقاق اور بھی ہے اشتقاق کبیر وہ ہے کہ حرف بھی مشترک ہیں اور معنی میں بھی مناسبت ہو مگر اشتقاق صغیر میں تھا ترتیب حروف کا التزام نہیں جیسے جکب۔ جکک۔ ناک۔ نیک۔ نائی۔ نائی اس سے بڑھکر اشتقاق کبیر وہ ہے کہ حروف بھی مشترک نہیں مگر خارج حروف پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں لفظ اصل احد کی فرع ہیں جو کوئی تعلق ۱۲۔ اصطلاح صرف میں حروف اور حرکات و سکنات کی تعداد اور ترتیب کے لحاظ سے لفظ کی جو صورت ہو اسکو صیغہ کہتے ہیں پہلی جدول میں نظر کرو اسکی اوپر والی پیشانی اور دائرے پہلو کی پیشانی دونوں ملکر لفظ کی ہیئت حاصل کا نام بتاتی ہیں اور ہر نام صیغہ کے ساتھ پڑھا جائے کہ تعلق کیا صیغہ ہو تو جدول میں پاؤ گے کہ ایک طرف جمع ذکر غائب کے نیچے ہے اور دوسری طرف سے اثبات فعل

کیجاتی ہے۔ سو واضح ہو کہ اسم ہو یا فعل کسی میں تین حرف صلی سے کم نہیں ہوتے اور جو
 بعض اسم فعل تین حرف سے کم پاؤ تو جان لو کہ انہیں بھی فی الاصل تین حرف صلی ہی ہونگے
 حذف ہر قاط ہو کر کم ہو گئے مثلاً یَدٌ (دھتھ) کہ اصل میں یَدِیٰ ہے فتح (دھتھ) کہ اصل
 قَوِّہ ہے قُلٌ (کہ) کہ اصل میں اَقُولُ ہے ق (دجھا) کہ اصل میں اوقی ہے۔ تین تو ص
 کسی ہونی حد زیادتی اسم کے لئے پانچ اور فعل کے لئے چار پس جس اسم میں پانچ سے زیادہ
 حرف صلی پاؤ جان لو کہ عربی نہیں بلکہ کسی دوسری زبان کا ہے۔ عرب ولے اُسکو اپنی
 بولی میں استعمال کرنے لگے ہیں جیسے مَبْرُورٌ جَوْش۔ بَطْلَمِیُّوس جس کلمہ میں تین حرف
 صلی ہوں اُسکو ثلاثی کہتے ہیں۔ اسم ہو تو اسم ثلاثی اور فعل ہو تو فعل ثلاثی اور چار حرف وا
 کو رباعی پانچ حرف لے کو خماسی پھر اگر زوائد سے پاک ہو تو مجرد اور جس میں صلی کے علاوہ کوئی حرف
 زائد بھی ہو وہ مزید فیہ بولا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ فعل خماسی نہیں ہوتا پس چار حرف صلی تک صدی
 اب اس مقام پر ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمام باب میں کوئی کلمہ ایسا بھی ہوتا ہے یا نہیں
 کوئی حرف زائد نہ ہو بلکہ اُسکے کل حروف صلی ہوں کیونکہ اگر کوئی کلمہ زائد سے خالی نہ ہوگا تو صلی
 زوائد کی شناخت کے لئے کوئی معیار نہیں۔ جو اب یہ ہو گا ہاں ہوتا ہے افعال اور ہمارے شتقہ
 کے لئے باب کا صیغہ واحد مذکر غائب باضی اور ہمارے جملہ کے لئے اسم مفرد یعنی تثنیہ اور جمع اور نسوب
 اور صغیر نہو جو طرح خاصی صیغہ واحد مذکر غائب حروف صلی اور حروف زائد کی شناخت کے لئے
 معیار قرار دیا گیا اس طرح وہی صیغہ تمام باب میں اصل شتقاق بھی ہو یعنی باب کے کل کلمات اور صیغہ

لے ممکن مراد ہے جس کے حرف آخر پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں ۱۲

یہی سے بلا واسطہ یا بواسطہ نکالے اور بنائے جاتے ہیں اگرچہ تبادریہ بات ہے کہ صدر جو
 الٹ کا نام ہے اصل اشتقاق ہو اور مقابلہ صدر ماضی کے اصل اشتقاق قرار پانے کی وجہ
 ہے کہ صدر زوائد سے کمتر خالی ہوتا ہے پس اس کو اصل اشتقاق قرار دیا جائے تو قواعد اشتقاق یا
 پیدا ہونے پرین گو سہولت کی نظر سے ماضی کو اصل اشتقاق ٹھہرایا ہے مگر تاہم معنی صدر اصل
 ہے جیسا کہ اس کے نام سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ صدر حالت ہے اور فعل اُنسی حالت کے وقوع
 حکایت اور فعل کا تنوع اس حالت کی کیفیت پر منحصر ہے بعض حالتیں موجودات پر سطح کی
 اسی ہوتی ہیں کہ وہ حالتیں بلا شرکت غیرے صاحب حالت کے ساتھ قائم ہوتی ہیں مثلاً
 (آنا، نوکر، سونا، قول، کہنا) یہ حالتیں ایسی ہیں کہ صاحب حالت کو جو فعل کہا
 اتا ہے عارض میں اس کے عارض ہونے میں دوسری چیز کو داخل نہیں اور بعض حالتیں بے شرکت
 برے عارض نہیں ہو سکتیں جیسے ضرب (مارنا، کسر، توڑنا، اعطاء، دینا، ماننا) مگر
 حالت ہو مگر بے شرکت مضر فوب (مار کھانیولے) کے اکیلا ضارب (مارنیوالا)
 کموپ یہ نہیں کر سکتا پہلی قسم کی حالتوں اور اُن افعال کو جو اس کے وقوع کی حکایت کریں لازم
 ہے ہیں اور دوسری قسم کی حالتوں اور اُن افعال کو جو اس کے وقوع کی حاکی ہوں متعدی
 ہے کہ حالت متعدی کے لیے افعال کا دوہرا سلسلہ درکار ہو گا زید کو کہیں گے ضرب
 زید (زید نے مارا، بکر کو کہیں گے ضرب بکر، بکر پٹا، تو خیل جو موثر یعنی فاعل کی طرف
 سوئے معروف بولا جاتا ہے اور جو متاثر یعنی مفعول کی طرف نسبت کیا جائے مہول
 مضرت بہ حالت موثرہ کا وقوع دو سے زیادہ کی شرکت کا مقتضی ہوتا ہے تو فعل کے لیے

دو یا زیادہ مفعول ہوتے ہیں۔ اب بکھینا چاہیے کہ ایک باب کتنے صیغوں پر مجتبیٰ ہوتا ہے
 سو عرب کی بولی میں صیغہ کے بدلنے کے چند سبب ہوتے ہیں۔ اول ما نہ دوسرے فاعل یا مفعول
 کی طرف فعل کی نسبت تیسرے فاعل یا مفعول کی حالت باعتبار تعدد یا باعتبار تکلم و خطاب
 غیبوت چوتھے نفس کی حالت باعتبار اثبات و نفی یا باعتبار وقوع تا کی و امر و نہی یہ تو فاعل
 ہوئے اور ضمیر کا ضمیر اسماء مشتقہ میں یعنی اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اسم ظرف فعل تفضیل یہ
 اسماء میں تو خیروں کے نام مگر تعلق فعل اس طرح کہ مثلاً فرض کرو زید نے بکر کو مار ڈالا پس مار ڈالنا
 ایک حالت ہو جس کے تعلق سے زید قاتل ہوا۔ بکر مقتول اور جس جگہ وقوع قتل ہوا مقتول اور جس آلہ
 سے قتل کیا وہ مقتلہ اسی اسطے یہ اسماء ضمیرہ فعل قرار دیئے گئے ہیں۔ ابھی بتئے اسباب تغیر صیغہ
 کو اجمالاً بیان کیا ہے۔ تفضیل اسکی انشاء اللہ آئندہ آئے گی۔ جب اسباب مذکورہ کی وجہ سے صیغہ
 میں تغیر واقع ہوا اور حروف اصلی پر ان اغراض خاص کے لئے حروف وائد بڑھائے جائیں تو
 زوائد کو زوائد اشتقاق کہیں گے۔ یعنی وہ حروف جو اشتقاق کے لئے بڑھائے گئے۔ آگے حکم
 معلوم ہو جائے گا کہ صیغہ کا ایک خاص وزن مقرر ہے اور ہر صیغہ کے زوائد معین ہیں پس اصلی
 کو زوائد سے جدا کر لینا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔ یہ زوائد قیاسی بھی ہیں یعنی ایک باب کے قیاس پر دوسرے
 باب میں برعایت وزن صیغہ ہی زوائد لگا دو معنی مطلوب حاصل ہو جائینگے مثلاً فرض کرو ضربنا
 سے ہمنہ دیکھا ہے کہ م۔ اول میں اور حرف خیر کے پہلے تو زیادہ کر کے صیغہ کو مفعول
 کے وزن پر کر لینے سے مفعول کے معنی ہو جاتے ہیں یعنی مار گیا اگر یہی عمل ہم نصرہ
 کر کے منصوبہ بنالیں تو ضرور اس کے معنی ہوں گے مار دیا گیا وقرن علی هذا کل زوائد

اشتقاق کا یہی حال ہے دوسری قسم کے زوائد نقل باب ہیں جس طرح زوائد شتقاق معانی خاص کا
فائدہ دینے کے لیے بڑھائے جاتے ہیں یہ زوائد نقل باب بھی معانی خاص کی غرض سے بڑھا
جاتے ہیں فرق اتنا ہے کہ اول تو ان کے معانی زوائد شتقاق کے معنی سے مختلف ہیں دوسرے
یہ زوائد طر و اوقیاسی نہیں۔ زوائد نقل باب زوائد ہیں جنکی شمول کے برابر دوسرا باب پیدا ہو جاتا
مثلاً نصر کے معنی مدد کرنا ہے اور استنصر مدد چاہنا۔ اب استنصار نیاب ہو گیا مگر فرع
باب نصر کی ہے۔ اب زوائد شتقاق بدستور اس باب مزید میں بھی ہوں گے کہیں کہیں تھوڑا فرق
البتہ رہے گا مثلاً نصر (مدد کی) ماضی ہو اُسپر لیگا کر اور یفعل کے وزن پر یضمر مضارع
کر لینے سے زمانہ حال یا استقبال کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اسطرح استنصر (مدد طلب کی) باب
مزید کی ماضی ہو یستنصر مضارع نصار کا فاعل نکھر اور استنصر کا مستنصر۔ زوائد
کی ان دو قسموں کو سمجھ کر ذہن نشین کر لو کیونکہ کام کی بات ہی اسی مقام پر ایک قسم کی زوائد
کا ذکر کر دینا مناسب ہے وہ زوائد اسحاق ہیں یا زوائد توزین اُنکے زیادہ کرنے سے کوئی غرض معنوی
نہیں ہوتی یعنی انکی زیادتی کسی معنی زائد کی غرض سے نہیں ہوتی بلکہ صرف اتنی ہی غرض ہوتی ہے
کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے وزن پر ہو جائے۔ یہ زوائد حقیقت میں زوائد محض ہیں اور یہ زوائد
بھی مثل زوائد نقل باب قیاسی نہیں یعنی اگر ہم نے دیکھا کہ مثلاً کوئٹھ تھا تو اصل میں ثلاثی مجرد ہیں
لہٰذا ورت اور د حروف اصلی تھے واو بڑھا کر رباعی کا ہوزن کر لیا۔ تو برقیاس کوثر ہم دوسرا
لفظ نہیں بنا سکتے۔ واضح ہو کہ اسم فعل کا مجرد و مزید فیہ ہونا باعتبار زوائد نقل باب اور زوائد
اسحاق کے ہونے نہ باعتبار زوائد شتقاق کے مثلاً یضمر مضارع ہے جبکہ فاعل ماضی نصار

ثلاثی مجرور ہے۔ پس باوجودیکہ یَنْصُرُ میں ی زیادہ ہے۔ مگر از بسکہ یہ زیادتی اشتقاق کے لئے
 ہے۔ پھر بھی یَنْصُرُ کو مضارع ثلاثی مجرور سمجھیں گے اور ایک یَنْصُرُ پر کیا مخصصہ تمام باب مجرور
 بولا جائے گا۔ ابھی ہم امید نہیں کر سکتے کہ تم کسی کلمہ میں حروف اصلی کو حروفِ وائے سے جدا کر سکو
 کیونکہ ابھی تک ہم نے تم کو اسی قدر بتایا ہے کہ ہم و فعل میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ حروف
 اصلی کتنے ہوتے ہیں۔ ابھی تم کو یہ جانتا چاہیے کہ زوائد کی حد کیا ہے۔ حروفِ ابجد میں سے
 کو لئے حروفِ زوائد ہوا کرتے ہیں۔ اُنکے مواقع کیا ہیں۔ سو واضح ہو کہ اصلی و زوائد ملکر ہم کے
 لئے سات اور فعل کے لئے چھ مقدار حروف کی حد غایت ہی یاد رکھو کہ اس بحث میں فعل سے وہی
 ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مراد ہی یعنی اَہَم ثلاثی میں چار اور فعل ثلاثی اور اَہَم رباعی میں تین تین
 اور فعل رباعی اور اَہَم خماسی میں دو و حروف تک بھی زیادہ پائے گئے ہیں۔ اس سے بڑھکر نہیں اور
 حروفِ زوائد کی حد کمی تو ظاہر بات ہی۔ کم سے کم ایک۔ تقشیش کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ وہ زیادتی
 جو کلمہ کے کسی حرف اصلی کے مکرر کر لینے سے ہو چھوڑ کر باقی کل زیادتیاں چاہے اشتقاق کے لئے ہو
 چاہے نقل باب کے لئے چاہے توزین کے لئے۔ دس حرفوں میں سے ہوا کرتی ہیں جنکو واسطے
 سہولت تحفظ کے لوگوں نے کلماتِ باسمی میں جمع کیا ہے کوئی کتاب ہے نہ مایۃ مَسْنُونِ
 ایک شاعر نے موزوں بھی کر دیا ہے نَشْرُ مَالِ الْحُرُوفِ اَزْ اَزَادَاتِ عَنْ اِسْمِہَا فَقَالَتْ اَلْبَحْلُ اَمَازُ وَنَشْرُ
 مگر یہ سمجھو کہ یہ ش حروف ہمیشہ زیادہ ہی ہوتے ہیں نہیں بلکہ اصلی بھی ہوتے ہیں مطلب یہ ہو کہ
 کل حروفِ ابجد میں بلا تخصیص اصلی ہونے کی قابلیت ہی مگر زوائد ان دس سے باہر نہیں ہوتے
 پس اُسکے جان لینے سے تم کو اتنی سہولت تو ہوگی کہ لکھے علاوہ اور جو حرف کسی کلمہ میں پادگے

ان کے اصلی اور زائد ہونے میں متحیر نہ رہو گے۔ مگر جبکہ حروف اصلی بھی ان حروف میں سے ہوتے ہیں تو واقع میں بڑے مفالطہ کی بات ہے۔ صرفیوں نے کام تو یہ کیا ہے کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیا اسم اور کیا فعل اور پھر کیا مجرور یعنی خالی از زائد اور کیا مزید فیہ سب کے اوزان منضبط کیے جیسے تمنے عروض کی بحر کے اوزان سنے ہوں گے اور ان اوزان کے منضبط کرنے میں قسوع ل کو حروف اصلی سے تعبیر کیا اور جو زیادتی ہوئی اُسکو بعینہ وزن میں رہنے دیا اور یوں اصلی کو زائد سے صاف جدا اور ممتاز کر کے دکھا دیا۔ اگر تم کو یہ اوزان کل مستفظ ہوں اور کوئی نیا کلمہ پیش آجائے جس کے حروف اصلی اور زائد کو فرض کرو کہ تم نہیں جانتے تو دیکھو اوزان مقررہ میں اُسکی حرکات و سکنات کس سے ملتی ہیں جس وزن سے منطبق ہو اُس میں قسوع ل ضرور ملے گا۔ ان کے مقابلہ میں جو حرف پاؤ اُسکو اصلی سمجھو باقی کو زائد مثلاً مُسْتَوٰی، ایک لفظ ہے جس کے حروف اصلی تم نہیں جانتے مگر اوزان مقررہ میں تمنے مُسْتَفْعِل، پایا جس سے مُسْتَوٰی مطابقت رکھتا ہے پس ق کے مقابل اوع کے مقابل ل اور ل کے مقابل ی یعنی و ل ہی تو اصلی ہیں باقی م س ت زیادہ صرفیوں نے حروف اصلی حروف زائد سے ممتاز کرنے کے لیے جو اوزان منضبط کیے ہیں ان میں زائد کی بھی تفریق کر دی ہے یعنی زائد متحقق اور زائد نقل باب اور زائد تو زین سب کے وزن علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔ یہاں تک کہ ایک بات پوچھنی چاہیے کہ حروف اصلی تو پانچ تک ہو سکتے ہیں صرف اوع اور ل تین حروف تو زین کا کام کیونکر چلے گا جواب یہ ہو کہ ل مکرر لیا جاتا ہے رباعی کے لیے ۲ اور خماسی کے لیے ۳۔ البتہ اگر اور حرف تھوڑا کرتے تو بہتر ہوتا مگر از بس کہ کلام عرب میں ثلاثی مجرد و مزید فیہ کی کثرت ہی رباعی کتر ہے اور خماسی تو گنتی کے چند لفظ ہیں اصل مطلب تو زین ثلاثی سے تھا سو ق اوع اور ل سے

حاصل اس واسطے رباعی اور خماسی کے لیے مزید اہتمام نہیں کیا گیا۔ ہمارا سیاق سخن پکارنا ہے کہ لیتنا
 نظم طالب اس طرح پر ہو کہ سمار و فعال کے اوزان مجرور بیان کریں پھر ہر ایک کے اوزان مزید فیہ اور ہی
 کے ساتھ اسکی صراحت بھی کرتے جائیں کہ کونسا مزید فیہ اشتقاق کے لیے ہے کونسا نقل یا یکے لیے
 اور کونسا محض احاق و توزین کے لیے۔ سو اسما مشتقہ زمرہ فعال میں اہل سمجھے گئے ہیں اور فعال
 کے ساتھ ان کا تذکرہ ہو گا۔ رہے جوامد انکے اوزان مجرور ہیں۔ ثلاثی، فاعل، فاعل، فاعل، فاعل، فاعل،
 کتب، فعل، عضد، فعل، قور، فعل، غب، فعل، ایل، فعل، ثقل، فعل، صر، فعل، عوق، فعل،
 عقل اس بات کی مقتضی ہو کہ اسم ثلاثی مجرور کے بارہ وزن ہوتے ہیں کیونکہ تین حرف
 ہیں اور ہر ایک کی چار حالتیں ہوتی ہیں۔ فتحہ، ضمہ، کسروہ، سکون۔ لیکن از بسکہ ابتدا ابجد
 زبان عرب پر متعارف ہو اور لام کلمہ یعنی حرف آخر کی حالت کو قرار نہیں باختلاف عوامل بدلتی ہو
 جیسا کہ نحویں دیکھ لو گے تو اب فار کلمہ یعنی حرف اول کی تین حالتیں اور عین کلمہ یعنی حرف متوسط کی
 چار حالتیں ہیں دونو کو ضرب دینے سے بارہ ہوتی ہیں مگر دو وزن فعل اور فاعل اس وجہ سے
 ساقط ہیں کہ حرکات ثلاثہ میں فتحہ خف الحركات ہو کسروہ ثقیل ضمہ ثقل پس ان دو وزنوں میں ثقیل
 الثقل کا اجتماع لازم آتا ہے یوں یہ دونو خارج ہوئے۔ ہمارے کوئی کلمہ ان دو وزنوں کا نہیں پائے گا
 صرف ایک لفظ جب تک قرآن میں آیا ہے والسماء ذات الجہنک سو یہ قرات خاص ہو ورنہ اصل
 میں یہی جب تک بروزن عشق ہے۔ علم نحویں دیکھ لو گے کہ اواخر افعال میں تغیر کتر ہوتا ہے اس
 اعتبار سے اسموں کی نسبت افعال عموماً خفیف سمجھے جاتے ہیں اور ثقل خروج ان میں جائز ہو جیسے

فَعِلَ ماضی مجہول۔ اسم رباعی مجرد کے چھ وزن میں جَعَزَ (فَعَلَّ) زَبَرَ (فَعِلَّ) وَزَمَ (فَعِلَّ) بَزَنَ (فَعِلَّ) بَرَقَ (فَعِلَّ) قَطَرَ (فَعِلَّ) (فَعِلَّ) خماسی مجرد کے چار وزن ہیں سَقَرَجَلُ (فَعَلَّلُ) خَزَعَجَلُ (فَعَلَّلُ) نَحْمَشُ (فَعَلَّلُ) وَطَعَبُ (فَعَلَّلُ) مجرد کے اوزان تو ہو چکے مزید فیہ کا یہ حل ہے کہ ثلاثی اور رباعی کے مزید فیہ تو بہت ہیں اُن کا تذکرہ خالی از تطویل نہیں خماسی مزید فیہ کے البتہ صرف پانچ وزن ہیں برقعید (فَعَلَّلُ) شَرَحِيلُ (فَعَلَّلُ) عَصْرُ قُوْطُ (فَعَلَّلُ) وَطَبُؤُسُ (فَعَلَّلُ) قَبْعَتْرِي (فَعَلَّلُ) ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے اوزان سے بہتے اس وجہ سے سکوت کیا کہ اسما ہوا میں جو حروف زیادہ کیئے جاتے ہیں وہ زوائد مطرو نہیں ہوتے کہ اُنکے قیاس پر جس اسم میں چاہو تصرف کر دو گے سماع استعمال عرب پر منحصر ہیں اور بیشتر از قسم زوائد احاق ہیں۔ پس صرفی کو اُنکے جاننے سے فائدہ مستعد بہ حاصل ہونے کی امید نہیں البتہ ادیب کو من حیث اللغۃ اُنکے جاننے کی ضرورت ہی ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ افعال و ملحقات افعال یعنی ہمارے مشتقہ میں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اصل سمجھا جاتا ہے پس مجرد میں اسکے صرف تین وزن ہیں ضَرَبَ (فَعَلَ) سَمِعَ (فَعِلَ) كَرَّمَ (فَعَلَ) اس صیغہ کا آخر ہمیشہ حرکت فتح پڑتی ہوتا ہے کوئی کیسا ہی عامل اس پر آئے مگر اسکی حرکت آخر نہیں بدلتی اس اعتبار سے تو تینوں وزن یکساں ہیں اختلاف صرف عین کلمہ کی حرکت میں ہے ماضی ساکن اعرین نہیں ہوتی۔ الا تین ماضیاں کثرت استعمال کی وجہ سے ساکن اعرین بولی جاتی ہیں لَيْتَسَ (نہیں) يَشَسَ (بڑا) نَعَمَ (اچھا) بلکہ کثرت استعمال ہی کی وجہ سے بَسَ اور نَعَمَ کاف کلمہ کسور بھی ہو گیا ہے ایک ماضی نعم کی مرادف جَعَدَ ہے کہ لفظ ذَا استعمال میں

صیغہ ماضی کا لام ٹھہر گیا ہے۔ فعل رباعی مجرد کی صرف ایک بنا ہے دَجَّحَ (فَعَلَّكَ)
 رباعی مزید فیہ کے صرف ۳ باب ہیں۔ ایک تَدَجَّحَ (تَفَعَّلَكَ) بے ہمزہ وصل اور ذوالخر مجہ
 (اِفْعَلَّكَ) اور اقشعر کہ اصل میں اقشعر تھا (اِفْعَلَّكَ) یا (اِفْعَلَّكَ) باہمزہ وصل
 ثلاثی مزید فیہ کے ۳ باب ہیں ۱۴۔ ایسے ہیں جنکے زوائد از قسم زوائد نقل باب ہیں اور معانی
 خاص کے افادہ کے لیے زیادہ کیے گئے ہیں اور ان میں بھی دو تہیں ہیں ۱۵۔ ایسے ہیں جنکے شروع
 میں ہمزہ وصل نہیں مآوۃ۔ ایسے ہیں جنکے شروع میں ہمزہ وصل ہے۔ اور ۱۶۔ ملحقات ہیں ان میں
 ۱۷ ملحق رباعی مجرد ہیں اور ۱۸ ملحق رباعی مزید فیہ یعنی ملحق بہ تَدَجَّحَ ۸۔ اور ملحق بہ اخر نجم ۲۔ ان ۲
 بابوں کی زوائد کسی غرض مضوی کے لیے نہیں ہیں صرف اتنی غرض ہے کہ جنکے ساتھ ملحق ہیں خوا
 زوائد بڑھاکر اُسکے ہمزون کر لیے گئے ہیں اب ہر ایک کی تفصیل سنو۔ ثلاثی مزید فیہ جن میں ہمزہ
 وصل نہیں اَکْرَمَ (اِفْعَلَّكَ) صَرَفَ (فَعَلَّكَ) ضَارَبَ (فَعَلَّكَ) ان تینوں بابوں میں صرف ایک ایک
 حرف زیادہ ہے تَقَبَّلَ (تَفَعَّلَكَ) یا (تَفَعَّلَكَ) تعابَل (تَفَاعَلَ) کہ ان دو بابوں میں دو دو حرف
 زیادہ ہیں یاد رکھو کہ اکرم کا ہمزہ قطعی ہے۔ وصل نہیں۔ ثلاثی مزید فیہ جن میں ہمزہ وصل ہے اقتبَر
 (اِفْعَلَّكَ) انصَرَفَ (اِنْفَعَلَ) اَحْمَرَ (اَحْمَرَ) یا (اِفْعَلَّكَ) ان تینوں بابوں
 دو دو حرف زیادہ ہیں اَنْتَضَرَ (اِسْتَفْعَلَ) جَاوَزَ (اِفْعَلَّكَ) اَخْشَوْا (اِفْعَلَّكَ) اَحْمَرَ (اِحْمَرَ) کہ اصل
 میں اَحْمَرَ تھا (اِفْعَلَّكَ) یا (اِفْعَلَّكَ) اَطْمَرَ (اِفْعَلَّكَ) کہ مادہ مجرد طہارت ہے۔ اِنَّا قُلَّ (اِفْعَلَّكَ) کہ

۱۷ قطعی اس ہمزہ کہتے ہیں جو ف یا تہ یا کوئی اور حرف ملائے سے تلفظ میں ساقط نہ ہو۔ خلاف ہمزہ وصل کہ وہ گر جاتا ہے جیسے قَاتِلٌ ذِ
 و قَاتِلٌ ۱۸ اس باب میں تشدید کا ہونا کچھ ضرور نہیں اور کوئی اسی باب سے ہے اس میں (اِذْخَرُوا) تھا خوا مدخل کے مطابق جو
 تیندہ مذکور ہیں گھر (اِذْخَرُوا) ہو گیا ۱۲

فعل سے مشتق ہے۔ واضح ہو کہ بعض نے اَفْعَلَ اور اَفْعَلَّ کو باب جداگانہ نہیں کیا۔ بلکہ ان کے نزدیک تَفَعَّلَ سے اَفْعَلَ اور تَفَاعَلَ سے اَفْعَلَّ قواعد ادغام جبکہ بیان آگے آئے گا پیدا ہو گیا ہے۔ ان چھ بابوں میں تین تین حرف زیادہ ہیں ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد و شمل
فَعَّلَ، اس میں ایک لام زیادہ ہے۔ اصل میں مادہ مجرد و شمل ہے۔ جَوَّبَ (فَعَّلَ) بَيَّضَ (فَعَّلَ)
جَوَّزَ (فَعَّلَ) جَرَّيْلَ (فَعَّلَ) قَلَسَ (فَعَّلَ) جَبَّيْ (فَعَّلَ) جَبَّيْ (فَعَّلَ) یا فَعَّلَ (فَعَّلَ) دیکھو
یہ سب باب ہمزون رباعی مجرد ہیں اسی سب سے ملحق برباعی مجرد سمجھے گئے ثلاثی مزید ملحق بہ متحرک
رباعی مزید فیہ تَجَلَّبَ (تَفَعَّلَ) اس میں مادہ مجرد و جلب ہر باقی حروف زائد جَوَّزَ (تَفَعَّلَ)
تَشَيَّطَ (تَفَعَّلَ) تَرَهَّوْكَ (تَفَعَّلَ) تَحَيَّرَ (تَفَعَّلَ) تَقَلَّسَ (تَفَعَّلَ) تَجَبَّيْ (فَعَّلَ) کہ اصل
میں تَجَبَّيْ تھا (تَفَعَّلَ) یا فَعَّلَ (فَعَّلَ) ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ احر بنم رباعی مزید فیہ قَلَسَ (فَعَّلَ)
کہ مادہ مجرد و قص ہے اِسْتَفْتَى کہ اصل میں اِسْتَفْتَى تھا اِفْعَلَّ یا اِفْعَلَّ (فَعَّلَ) ثلاثی مزید فیہ بعض
لوگوں نے اور ابواب بھی داخل کیے ہیں مگر اور ان مشہورہ جو بکثرت مستعمل ہوتے ہیں یہی ہیں
ہنہ بیان کیے۔ یہ تھک سوجھا دیا گیا ہے کہ زوائد کی شناخت وزن کرنے سے ہوتی ہے مگر وزن کا
سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ اس کلمہ میں فلاں فلاں حرف زیادہ ہیں اب اسکی تفریق کہاں سے کرے
کہ یہ زیادتی اشتقاق کی ہے یا نقل باب کی یا احاق کی۔ ایسا اشتباہ زوائد اشتقاق میں نہیں
مگر زوائد نقل باب و زوائد احاق میں اکثر و صو کا ہوتا ہے فَعَّلَ۔ فَاعَلَ۔ اَفْعَلَ۔ فَعَّلَ و
سب کا ایک ہے مگر کچھ بھی فَعَّلَ کَرَعَ فَاكَلَ کا الف۔ اَفْعَلَ کا ہمزو زوائد احاق نہیں ہیں بلکہ نقل
نقل باب ہیں اشتقاق میں اسکی پہچان مصدر سے خوب ہوتی ہے۔ زوائد احاق میں یہ بھی ضرور

ملحق اور ملحق بہ دونوں کے مصدر ہوزن ہوں چونکہ فَعَلَ فاعِلْ اَفْعَلْ میں یہ شرط منقودہ ہے
 جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا اسی لئے زوائد احقاق نہیں ہیں اب ملحقات کو الگ رکھ کر دیکھنا چاہیے
 کہ کونسی زیادتی کس معنی خاص کے لینے کی گئی ہے خواص الاواب ان معانی کا انحصار
 دشواری اور تتبع محاورات عرب پر منحصر ہو کتب لغت اور سیاق عبارت سے بسہولت معلوم
 ہو کہ اس مقام پر اس لفظ کے کیا معنی ہیں جن لوگوں نے علم صرف میں بسوط کتابیں لکھی ہیں انہوں
 نے خواص الاواب بہت کچھ جمع کیے ہیں مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونے کا دعویٰ
 نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اس بحث میں طوالت کا کرنا مستعمل کے حق میں چننا اس مفید
 نہیں سمجھتے اسی قدر کافی ہے کہ اسکو کلیہ زوائد اللفظ تکدُلْ عَلٰی زِيَادَةِ الْمُحْفَىٰ یعنی لفظ
 کی زیادتی معنی کی زیادتی کی دلیل ہو سمجھا کر کتب لغت ادب پر حوالہ کریں اور صرف بطور نمونہ مختصر
 چند خواص لکھ دیں۔

اَفْعَلَ کے متعادل خواص ہیں سے ایک تعدیہ ہی یعنی فعل مجرد کے شروع میں ہمزہ لگانے اور
 ہوزن اَفْعَلَ کر لینے سے اگر لازم تھا تو متعدی ہو جاتا ہے مثلاً اجلس (بیٹھا) اجلس
 (بیٹھا یا) ذہب (گیا) اذہب (لیگیا) اور اگر فعل مجرد اصل میں متعدی ہو تو اس باب میں
 لانے سے اس کے تعدیہ کو ترقی ہو جاتی ہے یعنی مجرد کو ایک مفعول و کار تھا تو اب دو درکار ہو گئے
 مجرد و پر قانع تھا تو اب تین مفعول کا طالب ہو گا جیسے حَفَرْتُ يَدًا نَهْرًا (زید نے ایک نہر
 کھودی) اَحْفَرْتُ يَدًا نَهْرًا (میں نے اسکو ایک نہر کھوادی) کبھی رفع و سب کے لیے مستعمل ہوتا
 ہو جیسے شَكَيْتُ يَدًا فَالشَّكِيَّةُ (یعنی زید نے شکایت کی پس میں نے اسکا رفع شکایت کر دیا)

افلَس یعنی ایسا محتاج ہو گیا کہ پیسہ بھی پاس نہ رہا۔ کبھی بالذات جیسے اسْفَر الصُّبْحُ رُغُوبٌ وَشَن
 ہوئی صبح کبھی صیرورۃ یعنی فاعل کا صاحبِ خانہ ہونا جیسے اَطْفَلَتْ الطَّبِیْکَةُ (بہرنی بچہ دار ہوئی)
 کبھی نَولٌ بُلُوغٌ جیسے اَصْبَحَ اے دَخَلَ فِي الصُّبْحِ (صبح کی) یا اَسْعَرَ (اے دَخَلَ فِي
 الْعِرَاقِ (عراق میں پہنچا) کبھی معنی مجروح سے قطع نظر کر کے بالکل ایک نئے معنی پر دلالت کیا کرتا ہے
 جیسے اَسْفَقَ کے معنی میں ڈرا اور مادہ مجروح شفقت ہی جیسے معنی مہربانی کر نیچے ہیں۔

فَعَلَ۔ تعدیہ اس باب کا بھی خاصہ ہی جیسے فَرِحَ زَيْدٌ (زید خوش ہوا) فَرِحَتْهُ (میں نے
 اُسکو خوش کر دیا) دوسرا خاصہ بالذات جیسے کَسَرْتُهُ وَكَسَرْتُهُ وَقَطَعْتُهُ وَقَطَعْتُهُ (توڑ کر)
 اُسکو چننا چور کر ڈالا) اور چند خواص اس باب کے ذیل کی مثالوں سے استنباط کر لو۔ نَوَّرَ الشَّجَرَةَ
 عربی میں شگوفہ کو کہتے ہیں نور یعنی صاحب نور ہوا حَنِیْکُمُ ذَمِیْمٌ جَدَلٌ ہوا) شَرَّقَ (مشرق کی
 جانب متوجہ ہوا) ذَهَبَتْ السَّيْفُ (میں نے تلوار پر سونا چڑھایا) کَفَرْتُهُ (میں نے اُس کو
 کافر کہا یا) اُسکو منسوب بہ کفر کیا) قَذَّيْتُ عَيْنَهُ اسکا مادہ مجروح قَذَى ہے جسے معنی کنک کے
 میں قَذِیْتُ عَيْنَهُ کے معنی ہیں کہ (میں نے اُسکی آنکھ کا کنک نکال دیا) کَلَمْتُهُ (میں نے اُس سے
 کلام کیا) مادہ مجروح کَلَمَ جسے معنی مجروح کرنے کے ہیں پس کلام کرنا باب کے معنی مجروح ہونے۔

فَاعَلَ۔ یہ باب مشارکت پر دلالت کیا کرتا ہے جیسے جَاذَبَ زَيْدٌ كَهْمَرًا (یعنی زید اور
 عمرو نے بائیکدگر کشاکش کی) جب ایک شخص کوئی ایسا فعل کرے جو دوسرے شخص پر موثر ہو اور
 ویسا ہی فعل وہ دوسرا کرے تو یہ مضمون اس باب کے ذریعہ سے ادا کیا جاتا ہے۔ معنی دونوں شخص
 فاعل مفعول ہیں مگر لفظ ایک فاعل کے پیر میں ہوتا ہے اور دوسرا مفعول کے پس تعدیہ اس باب

کا بھی خاصہ ہوا۔

تَفَعَّلَ مطاوعت یعنی فعل کے اثر کو قبول کر لینا جیسے اَذْبَتْهُ فَتَذَّبَ اور عَلِمْتَهُ

فَتَعَلَّمْ یعنی (میں نے اُسکو اُڑنے یا اور وہ ادب پڑ گیا (میں نے اُسکو سکھایا پس وہ سیکھ گیا) تکلف

جیسے تَشَجَّرَ (تکلف شجر بننا) تَكَلَّمَ (کلام کیا) یہ اس کے معنی مجدد ہیں۔ اس کے علاوہ مثل ذیل

بھی اسی باب کی ہیں تَجَرَّعَ (جرعہ جرعہ یعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پیا) تَنَصَّرَ (نصرانی ہو گیا)

تَمَوَّلَ (صاحب مال ہو گیا) تَجَرَّرَ (تھمر بن گیا) تَابَطَ السَّيْفَ (تلوار کو بغل میں دبا یا) مجزوء

بمعنی بغل۔

تَفَاعَلَ فاعل کی طرح مشارکت اس کا بھی خاصہ ہے یعنی دونوں میں کچھ فرق نہیں مگر لفظ اُ

کہ فاعل میں دو مشارک شخصوں میں ایک بصورت فاعل اور دوسرا بہیئت مفعول بولا جاتا ہے

تَفَاعَلَ میں دونوں بہیئت فاعل جیسے تَكَالَمَ زَيْدٌ وَكَرُمٌ (زید اور عمرو میں مصلحت صفا ہوا۔)

دوسرا خاصہ اس باب کا دکھاؤ اور بناوٹ ہے جیسے تَمَارَضَ (یعنی کھاوے کے پینے میں شہین

بنایا) تيسر اخاصہ مطاوعت فاعل جیسے تَاوَلَتُهُ الشَّيْءُ (میں نے اُسکو ایک چیز دی) فَتَنَاوَلَا

(پہلے سے لے لی)۔

اِفْتَعَلَ اس باب کا ایک خاصہ مطاوعہ ہے حَمَلَتْهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُسپر بوجھ لا دیا

اور وہ لد گیا) کبھی مشارکت پر دلالت کرتا ہے جیسے اِقْتَتَلَا بمعنى قَاتَلَا اور مثل ذیل میں بھی

مستعمل ہوا ہے اِنْتَحَى یعنی ایک ناہیمہ (جانب) اُس نے اختیار کر لی اَلْكُتُبُ (کمانی کی) اِفْتَقَرْتُ

لَمْ يَرِ فاعل کی طرف سے ارتکاب فعل میں ایک کوشش اور ارادہ کی ضبوطی پائی جاتی ہے قرآن مجید میں يٰۤاَيُّهَا الْمَلِكُ مَا آتَاكَ رَبُّكَ يَوْمَ تَكُنُ مِنَ الْمَمْنُونِ (کہا اگرچہ اس میں حمد کی جو اور ہدی کا عذاب ہوگا بشرطیکہ بالقصد کی ہو یہ مفسرین نے یہ واقعہ خواص لا لبواب سے نکالا ہے ۱۲ منہ

یہ اس کے معنی مجرور ہیں۔ ورنہ مجرور فقر کے معنی ریڑھ کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں۔

انفعل ہمیشہ لازم ہو کر تلبہ اور مطاوعہ اسکا مشہور اور غالب خاصہ ہے اس میں اور افتعل میں بحیثیت مطاوعہ صرف تفرقہ لفظی ہے وہ یہ کہ جب فعل کاف کلمہ حروف یرتلون سے ہو تو مطاوع غالباً افتعل ہوگا ورنہ فعل جیسے کسرۃ، فالکس (میں نے اسکو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا) مددۃ، فامتد (میں نے اسکو کھینچا پس وہ کھینچ گیا) وق علی ہذا الشق (انفصل) انظر (ارتدع) انفصل (انتقل) کبھی نئے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے انطلق (گیا) حالانکہ طلق کے معنی لمبی لمبی دگیں رکھ کر چلنے کے ہیں۔

افعل۔ **افعال**۔ دونوں باب بالذہ کے لیے آتے ہیں۔ اور دونوں لازم اور لوان عیوب میں اسکا استعمال اکثر آخر کلمات کے معنی میں کہ لال بیر ہوئی ہو گیا۔

استفعل۔ طلب اسکا خاصہ ہے جیسے استنطق مزید عمر (زید نے عمر سے طلب نطق کیا) یعنی اُس سے چاہا کہ بولے بات کرے چونکہ اس باب کے معنی میں طلب ہوتی ہے پس فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے یہ باب محاورات مفصلہ ذیل میں بھی مستعمل ہوتا ہے استوطن الہند (ہندوستان کو وطن بنالیا) استقوس الرجل (آدمی ٹھیکے ٹھیکے کمان بنا گیا) استحسنہ (اسکو اچھا سمجھا) استرجع (آنا لے) وانا لیلہ وانا لیلہ (راجون کہا) یہ اس کے معنی خاص ہیں۔

افعول۔ اکثر لازم ہوتا ہے اور کوئی مجرور اس کے معنی سے مناسبت رکھتا ہو نہیں سکتا

بنار جدید و جداگانہ ہے۔

اِفْعَوْعَلْ۔ اسکے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اور اکثر لازم۔ اِخَذَ وَدَبَ حَبِ اسکا مادہ ہے

(بہت کوزہ پست ہو گیا) اِحْلَوٰی حلوانے کلا یعنی بہت میٹھا سمجھا۔

تَفَعَّلَ فَعَّلَ کا مطاع ہوا کرتا ہے جیسے دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحَّرَجَ رَمِيں نے اُسکو لڑکا دیا

اور وہ لڑک گیا)

اِفْعَنْكَلْ مبالغہ اور لزوم دو خاصے اس باب کے ہیں۔

اِفْعَلْ..... ایضاً۔

گوہنے نمونہ کے طور پر چند خواص لکھائے ہیں مگر پھر کمکیا دلاتے ہیں کہ خواص بہت ہیں کثرت سے کلام عرب پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس کس محل پر کس کس باب کا استعمال کیا جاتا ہے بیشتر تو مزید میں معنی مجرور پر کچھ نہ کچھ زیادتی ہوتی ہی ہے۔ مگر کبھی کبھی ہم معنی مجرور بھی استعمال ہوتے ہیں بلکہ ایک باب دوسرے باب کی جگہ کام میں لایا جاتا ہے اور یاد رکھو کہ یہ خواص سب عامی ہیں قیاس کو دخل نہیں اگر تم برقیاس انگشت۔ اِنْضَوَّكَبْ بناؤ یا نَضَّوْ اور دَخَلَ بولو تو غلط ہو گا جس لفظ کا جو مزید میں معنی میں عرب سے سنا بس اُسکے علاوہ ایجاد و قیاس کو مت دخل و۔ زوائد نقل باب زوائد الحاق سے تو ہم فارغ ہوئے اب زوائد اشتقاق کی بحث شروع کرتے ہیں یہ زوائد قیاسی ہیں اور اسی سطح انکیابان علم صرف کاجز و اعظم ہے۔

زوائد اشتقاق۔ واضح ہو کہ فاعل و مفعول کے تعلق کو اگر صیغہ کے تغیر کا مدد سمجھیں تو

ٹھارہ صیغے ہوتے ہیں کیونکہ فاعل و مفعول کی تین حالتیں ہیں یا غائب ہو یا مخاطب یا خود و کلمہ خبری

فعل یا تو فاعل یا مفعول غائب کے ساتھ نسبت کیا گیا ہے یا شخص حاضر کے ساتھ یا خود تکلم اپنے
 ساتھ اُسکو منسوب کرتا ہے۔ پھر فاعل و مفعول دو قسم کا ہے مذکر یعنی نر ہے یا مؤنث یعنی مادہ ہی
 پھر مذکر ہو یا مؤنث شمار میں واحد (ایک) یا ثثنیہ (دو) یا جمع (دو سے زیادہ) پس ان
 سب حالتوں کو ضرب دینے سے اٹھارہ حال ہوتا ہے اور چاہتا تھا کہ فعل کے اٹھارہ ہی صیغے ہوتے
 مگر ماضی میں صرف ۱۰ صیغے آتے ہیں کی کا سبب یہ کہ تکلم میں مذکر و مؤنث اور ثثنیہ و جمع کا
 تفرق ملحوظ نہیں اور ثنویہ مخاطب میں بھی مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں یوں پانچ صیغے کم ہو کر ۱۳ رہ گئے
 (پہلی جدول کو دیکھو) یہ تو ماضی معروف تھی مگر مفعول کی طرف نسبت و اور مجهول بناؤ تو
 صیغہ واحد مذکر غائب معروف پر یہ عمل کرنا ہو گا کہ حروف آخر کو اُسی حال پر رہنے دو مگر جو حرف
 اُس سے پہلے ہوا اُسکو کسرو (زیر) دو اگر نہ ہو اور اس حرف سے پہلے جتنے حرف متحرک ہیں جیسے
 کوئی حرکت ہو اُسکو مضموماً کر دو جیسے نَصَرَ اور سَمِعَ سے نَصَرَ اور سَمِعَ اور تَقَبَّلَ اور
 اسْتَصْرَحَ سے تَقَبَّلَ اور اسْتَصْرَحَ (دیکھو پہلی جدول) ماضی کے صیغوں پر مرفوع
 ہوں یا مجهول مآیلاً زیادہ کرنے سے معنی منفی ہو جاتے ہیں مگر نفس صیغہ ماضی میں کچھ تغیر
 نہیں ہوتا۔ ما اور لا کے معنی میں کچھ تفرق نہیں مگر استعمال میں ایسا پاؤ گے کہ لا اکثر مکرر بولا جاتا
 ہے جیسے لا صَدَقَ ولا صَدَقَ اور ما کے ساتھ تکریر کی قید نہیں قسم اور دعا میں لا کا استعمال
 بھی بے تکریر ہوتا ہے جیسے واللہ لا رائتہ لا فُضَّ فَوْكَ ماضی پر لفظ قد معنی تحقیق کا فائدہ
 دیتا ہے مگر لفظ یہ بھی مؤثر نہیں۔ ہر چند کوئی حرف معنی ماضی پر ایسا اثر نہیں کرتا کہ زمانہ کو بدل دے
 مگر چند مواقع میں زمانہ ماضی خود بخود بدل جاتا ہے مثلاً محل دعا میں صیغہ ماضی کا بولتے ہیں اور

زمانہ استقبال مراد ہوتا ہی اس طرح صفات باری تعالیٰ مثلاً عز وجل تبارک وتعالیٰ تقدس وغیرہ صیغہ ماضی کے ہیں مگر تینوں مانے مراد میں شرط جزا کے مقام میں بھی ماضی سے زمانہ استقبال سمجھا جاتا ہے ماضی سے بلا واسطہ مضارع بنتا ہے اور باقی تمام باب مضارع کی فرع ہے مضارع کا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہے یعنی نفس صیغہ میں جیسے حال پر دلالت کرنے کی قابلیت ہو ویسے ہی استقبال پر مگر سیاق و سباق سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مکمل نے دونوں مانوں میں سے کس خاص زمانہ کو مراد لیا ہے کبھی زمانہ کی تخصیص خاص حروف کے زیادہ کرنے سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح مضارع کے اول میں اس یا سوف ہو تو استقبال کے ساتھ مختص ہے اس استقبال تدریب کے لیتے ہو۔ اور سوف استقبال بعید کے لیے مضارع کے شروع میں لام مفتوح ہو یا ناقصہ تو مختص زمانہ حال ہو جاتا ہے لگہ یا لگتا ہو تو ماضی منفی ہو کہ پر دلالت کرنے لگتا ہے لکن ہو تو مستقبل منفی ہو کہ آخر میں نون ثقیدہ یعنی مشدو یا نون خفیفہ یعنی ساکن ہو تو مستقبل ہو کہ ان اور لگتا و نون حرف شرط ہیں ان میں سے کوئی ہو یا ان یا کی یا اذن تو مطلق استقبال سمجھا جاتا ہے۔ مضارع کو ماضی سے اس طرح پر بناتے ہیں کہ صیغہ ماضی کے اول میں حروف اتین میں سے جو مضارع کی علامت ہیں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں یعنی واحد مذکر غائب تثنیہ مذکر غائب جمع مذکر غائب جمع مؤنث غائب چار صیغوں میں سی اور واحد مؤنث تثنیہ مؤنث غائب اور مذکر حاضر اور مؤنث حاضر کے چھوٹوں صیغہ یعنی کل آٹھ صیغوں میں ت اور واحد مکمل میں آ اور جمع مکمل میں ن اگر صیغہ ماضی کے اول میں ہمزہ وصل کسور ہو تو علامت مضارع کے بجائے ہمزہ وصل لگائی جاتی ہے ورنہ صیغہ ماضی کے کل حروف برقرار رکھ کر علامت مضارع شروع میں زیادہ کی جاتی ہے علامت مضارع

معروف میں ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے مگر جن ماضی میں چار حرف ہوں خواہ چاروں اصلی ہوں یا تین اصلی اور ایک نداء کے مضارع معروف کی علامت مضموم ہوگی اور حرف آخر سے پہلا حرف مضارع والی ماضیوں میں مفتوح باقیوں میں کسور اور حرف آخر مضموم مگر تثنیوں میں بجائے ضم کے نون کسور اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مذکر غائب حاضر میں نون مفتوح جسکو نون عربی کہتے ہیں یا کرنا ہوگا جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے آخر میں کچھ تصرف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ دونوں ماضی ہیں اور ہر حالت میں برقرار رہتے ہیں کبھی گرتے اور نہ حذف ہوتے اور نہ انکی حرکت بدل سکتی ہے پہلی جدول پر نظر کرو تو یاد دے کہ ماضی کے ۱۴ حصے تھے اور مضارع میں ۱۲ کیونکہ علاوہ ان صیغوں کے جو ماضی میں مشترک ہیں ایک (تَفَعَّلَ) تین تثنیوں کے لیے آیا تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مؤنث حاضر غرض مضارع بن گیا۔ مگر ثلاثی مجرد میں حرف آخر سے پہلے کلمہ ہوتا ہو سکتی حرکت کا کوئی قاعدہ نہیں سماع پر موقوف ہوا تو پر ہم کلمہ چکے ہیں کہ ماضی ثلاثی مجرد کے عین کی تین حالتیں ہیں مفتوح۔ کسور مضموم۔ اس طرح مضارع کے عین کلمہ کی بھی تین حالتیں ہو سکتی ہیں اس حساب سے ۱۴ ہو سکتے ہیں مگر ماضی کسور العین اور مضارع مضموم العین اور بالعکس اور ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح العین کے تین باب نہیں آتے انکو نکال کر چھ باب ہو تین اصول فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور تین فَعَلَ یَفْعَلُ فَعَمَ یَفْعَمُ اور فَعَلَ یَفْعَلُ حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعَلَ یَفْعَلُ کَوَّمَ یَكُوِّمُ ہیں اگر کسی اذہ مجرد کی ٹکوا ماضی معلوم ہو یا ہم مضارع کے ع کلمہ کی حرکت میں ٹکوا موقوف کرنا چاہیے جب تک

سَلَا اَظْهَرَ اور اِنَّا قُلْنَا ماضی یا قبل آخر مفتوح آتا ہے کیونکہ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے فرع ہیں ۱۲

لُغَت سے دیکھ نہ لو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین نہ کرو۔ ہاں ماضی مضموم احین کے لئے متعین ہو چکا کہ اسکا مضارع نہ مفتوح احین ہوگا نہ مکسور احین پس سو مضموم احین اور کوئی احتمال باقی نہیں۔ گو صرف والوں نے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکت کے واسطے کچھ لفظی پیچیدگی شناختیں مقرر کی ہیں مگر انکو بھی ہم بیان کرینگے مگر یاد رکھو کہ لغت کو مدارِ شناخت رکھنا بہتر ہے

باب	شناخت لفظی	شناخت معنوی
فَعَلَ يَفْعَلُ	جس لفظ کات کلمہ و یا تِ یا عِ یا ل کلمہ ہی ہو تو وہ اسی باب سے ہوگا جیسے وَعَدَ يُوْعَدُ يَأْتِدُ يَسَرَّ يَنْسِرُ بِالْمِ (يَنْسِرُ) يَنْسِرُ (يَنْسِرُ) سَرَحَى يَرْحَى (يَرْحَى)	
فَعَلَ يَفْعَلُ	عِ یا ل کلمہ واو ہو تو لفظ اسی باب سے ہوگا جیسے قَالَ يَقُولُ يَقُولُ (يَقُولُ) دَعَا (دَعَا) يَدْعُو (يَدْعُو) اور اگر ع کلمہ اور ل کلمہ دونوں ایک ہی ہو ایک شریک کا غلبہ اسی باب سے جنس کے حرف ہوں اور متعدی بھی ہو تو اسی ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً صَادَرَتْ بَنَاتُ بَابِ هُوَ كَمَا جِيسَ مَدَّ (مَدَّ) يَمْدُ (يَمْدُ) مجھ میں اُس میں مار گمائی ہوئی حضرت	جب دو شخص کسی بات پر بحث کریں جو ایک شریک سے باغافل بنتا ہے اور ایک شریک غالب ہو تو وہ فعل چاہے کسی باب سے ہو ایک شریک کا غلبہ اسی باب سے جنس کے حرف ہوں اور متعدی بھی ہو تو اسی ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً صَادَرَتْ بَنَاتُ بَابِ هُوَ كَمَا جِيسَ مَدَّ (مَدَّ) يَمْدُ (يَمْدُ) مجھ میں اُس میں مار گمائی ہوئی حضرت

پس میں نے اُسکو مار لیا یضّر بَنی
فَاَضْرَبَهُ مجھ سے اُس سے مار لائی
ہوتی ہے تو میں اُسکو مالتیا ہوں ضَرَبَ
کامضارع کسور میں ہو مگر محال اَضْرَبَ
بضم الراء کہیں گے نہ اَضْرَبَ بضم
الراء مگر واضح ہو کہ باب فَعَلْ یَفْعَلُ
کا خاصہ لفظی اس قاعدہ سے نقص
نہیں پس جس لفظ کاف کلمہ و یا
سی ہو یا ع یا ل کلمہ سی تو وہ مخالف
کی حالت میں بھی برقرار رہے گا۔

سُجَّ اور خوشی اور بیماری اور توانائی
اور رنگ اور عیوب اور حلیہ جہانی کے
الفاظ اکثر اسی باب سے ہیں جیسے
فَرَضَ یَفْرِضُ فَرَحَ یَفْرَحُ عَوَدَ
یَعُودُ خَافَ یَخَافُ یَخَافُ (یَخَافُ)

یہ باب بیشتر لازم ہو کرتا ہے۔

فَعَلْ یَفْعَلُ

جتنے الفاظ اس باب سے آئے ہیں انکا
ع کلمہ یا ل کلمہ حروف حلقی میں ہے

فَعَلْ یَفْعَلُ

مگر ع کلمہ یا ل کا حرف خلقی میں سے
ہونا اسکی دلیل نہیں کہ وہ لفظ باب
یَفْعَلُ سے ہے جیسے وَعَدَ یُوْعِدُ
یَعِدُ نَعَّ یَنْزِعُ اگر ع کلمہ اور ل کلمہ
دونوں ہجنس ہوں تو وہ لفظ اس باب
نہیں ہو سکتا۔

یہ باب صفات خلقی کے لیے مخصوص
ہے جیسے حَسَنٌ یُحْسِنُ صَحْرٌ یَصْحَرُ

ہمیشہ لازم متعل ہوتا ہے

فَعَلَ یَفْعَلُ

ایسے الفاظ جن میں ع کلمہ اور لام کلمہ دونوں
ہجنس ہوں سوائے حَبَّ اور لُبَّ دو
لفظوں کے اور نہیں سنے گئے صحیح
جکاف اور ع اور ل کلمہ نہ تو حرف
علت یعنی دَاو اور الف اور سی ہو اور نہ
ہمزہ ہو اور نہ دو حرف ہجنس ہوں اس باب
سے صرف وہ لفظ آتے ہیں جسے شیعہ
اور نَعَمَ یَنْعَمُ اور یوں بھی اس باب کے الفاظ
محدود ہیں جیسے وَحَقَّ وَحَقٌّ وَدَرَّ وَدَرٌّ

فَعَلَ یَفْعَلُ

باب کے امتیاز کے لیے کسی لفظ کو سرگروہ قرار دینا ضروری ہے کہ جب اسکا نام لیں تو اسکی تمام چیزیں
 کی طرف ذہن متبادر ہو جائے کیونکہ اگر تمام صیغوں کے ہر مرتبہ اعادہ کرنا ہوگا تو بڑی طوالت ہوگی
 اس منصب کے لیے مصداق بنا سبھا اسلئے کہ معنی وہی اصل باب ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے مگر اس میں
 قباحت یہ ہوتی کہ وہ خود زوائد سے خالی نہیں اور قواعد اشتقاق جو مضبوط کیے وہ ماضی کے
 صیغہ واحد مذکر غائب کے اعتبار سے کیے ہیں اس اعتبار سے ماضی کا صیغہ سرگروہ بننے کا مستحق ہو
 لیکن ایک نقصان اس صیغہ میں بھی نکلا وہ یہ کہ ثلاثی مجرد میں مضارع کا ع کلمہ حرکت میں ماضی
 کے ع کلمہ کا تابع نہیں اس واسطے ابواب ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لیے ماضی اور مضارع دونوں کے
 مشترک سرگروہ کیا اور یہ دستور قرار دیا کہ جب پوچھیں کہ مثلاً کھڑا کون باب ہے تو کہیں گے فَعَلٌ
 يَقْعُلُ نَصْرٌ یَنْصُرُ سے یا ماضی مضارع دونوں کے ع کلمہ کی حرکت بیان کر دیں گے کہ نَفْعٌ
 اَعین فی الماضی وضمہا فی الغابرای فی المضارع مگر سوائے ثلاثی مجرد کے اور ابواب کا مضارع کو
 حرکت ماقبل آخر میں کہ اکثر ع کلمہ ہوتا ہے ماضی کا تابع نہیں تاہم ایک ایسا قاعدہ منضبط ہو گیا ہے
 کہ نفس صیغہ ضعی سے بے رجوع لغت مضارع بنا سکتے ہو اور ایسی حالت میں صیغہ ضعی سرگروہ قرار
 دینے جانے کا بے تامل مستحق تھا مگر معنی پر لحاظ کر کے مصدر ہی کو سرگروہ بنایا اگرچہ اسکو اصل
 اشتقاق نہیں ٹھہرایا ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد میں ایک فرق اب بھی ہے کہ ثلاثی مجرد کے مضارع
 ایسے کثیر الاذفان ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اختصاص نہیں اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے
 لیے اکثر ایک وزن خاص ہے پس ثلاثی مجرد میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا التباس کی وجہ سے
 مستغذر ہو اور غیر ثلاثی مجرد میں التباس کوئی محل نہیں +

مضارع مجہول مضارع معروف سے مضارع مجہول بناتے ہیں اس طور پر کہ علامت مضارع کو مضموم کر دو اگر مضموم نہ ہو اور قبل آخر کو مفتوح اگر مفتوح نہ ہو جیسے یَصْرُ سے یَصْرُ اور یَفْتَحُ سے یَفْتَحُ اور یُسْتَنْطِقُ سے یُسْتَنْطِقُ اور یَدْبِرُ سے یَدْبِرُ اور یَبْدَحُ سے یَبْدَحُ (دیکھو پہلی جدول) جو حرف تعین مانہ کے لیے مضارع پر دخل ہوتے ہیں اُن میں سے اس اور سوف اور لام مفتوح صیغہ مضارع پر کچھ عمل نہیں کرتے اور یہی حال ہولای نافہ کا کہ وہ ضم مضارع مثبت کو بابقا زمانہ منفی کر دیتا ہے مگر لٹا اور لٹا اور لکن اور لام تاکید بانون تاکید کے پڑا ہونے سے مضارع کے صیغہ میں تغیر ہوتا ہے ۴

جوازہم لم اور لٹا کا اثر یکساں ہے اور اس سے بارہ سے دونوں لفظ ہم معنی بھی ہیں کہ مضارع مثبت کو منفی معنی ماضی منفی مود کر دیتے ہیں مگر لٹا کے معنی میں استغراق ہو جو لم میں نہیں لٹا یا ضرب کا یہ مطلب کہ زید نے اس وقت تک ہرگز نہیں مارا پس یوں کہنا کہ لٹا یا ضرب زید اکھیر لکھتا ہے یَضْرِبُ الْيَوْمَ یعنی زید نے کل تک تو ہرگز نہیں لٹا مگر آج مارے گا خلاف محاورہ عربی مگر لم ایسے موقع پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے لٹا سے صرف امر متوقع کی نفی کرتے ہیں۔ یہ تو لم و لٹا کا اختلاف معنوی ہے مضارع پر دونوں کا یہ اثر ہوتا ہے کہ واحد مذکر غائب مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد جمع متکلم پانچ صیغوں کے آخر کو ساکن کر دیتے ہیں بطوریکہ آخر میں حرف علت یعنی واو افت اور می نہ ورنہ حرف علت ساقط اور کل ثنیوں اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کا لون اعرابی ساقط اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر

دو صیغوں پر کچھ عمل نہیں کرتے جیسے یَرْفَعُ یا يَرْفَعُ سے کہ يَرْفَعُ - يَدْعُوْنَ سے کہ يَدْعُوْنَ
تَضَرِّيْنَ سے کہ تَضَرِّيْ - يَكْتُمْنَ سے کہ يَكْتُمْنَ (دیکھو پہلی جدول)

نوصت - ن کا عمل مثل لم کے ہے صرفا تافرق ہے کہ جہاں لم ساکن کرتا ہے ن
مفتوح (دیکھو پہلی جدول)

نون تاکید نون تاکید ثقیلہ یعنی شدہ آخر مضارع میں لگاتے ہیں اور لام تاکید مفتوح اول میں
نون اعرابی ساقط ہو جاتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس جمع مذکر غائب اور حاضر کا واو اگر اُس سے پہلے
ضممہ ہو جو اُسکے حذف پر دلالت کرے اور واحد مؤنث حاضر کی جی اگر اُس سے پہلے کسر ہو تو
التقاء ساکنین کے رفع کرنے کو و اور جی کو حرکت مناسب بجاتے گی جیسے تَعْلُوْنَ لَتَعْلَمَنَّ
لَتَدْخُلْنَ لَتَدْخُلْنَ يَدْعُوْنَ کہ صل میں يَدْعُوْنَ تھا يَدْعُوْنَ جمع مؤنث غائب
جمع مؤنث حاضر دو صیغوں میں الف محال زیادہ کر کے نون ثقیلہ لگایا جاتا ہے کیونکہ نون
جمع اعرابی نہیں کہ گرجائیں اور اجتماع نونات تلفظ میں ثقیل ہے۔ نون تاکید ثقیلہ الف کے بعد واقع
ہو تو خود مکسور ہوگا ورنہ مفتوح اور اسکا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے مگر تنہا اور جمع مؤنث میں
الف ساکن اور جمع مذکر میں بعد حذف واو مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں بجا اسقاط ہی مکسور
(دیکھو پہلی جدول) نون تاکید خفیفہ یعنی ساکن سب باتوں میں مثل ثقیلہ کے ہی مگر جہاں جہاں
نون ثقیلہ بعد الف واقع ہے ان صیغوں میں نون خفیفہ نہیں لگایا جاتا کیونکہ الف نون دو
ساکنوں کا اجتماع زبان عرب پر دشوار ہے (دیکھو پہلی جدول)

اھر مضارع کا مذکور ہو چکا اب مضارع سے امر بناتے ہیں یعنی وہ الفاظ جن سے حکم کو تعبیر کریں امر میں وثیقین ہیں ایک امر حاضر یعنی وہ حکم جو شخص حاضر و مخاطب کو دیا جائے دوسرے وہ جو حکم خود اپنی ذات یا شخص غائب کو دے از بسکہ اس شق میں غائب کے صیغہ زیادہ ہیں کل صیغوں کو تعلیل یا امر غائب کہتے ہیں۔

امر غائب کے بنانے کا سہل قاعدہ ہو مضارع کے اول میں لام مکتور لگا دیا جاتا ہے پس امر غائب بن گیا یہ لام جہ لام امر بولا جاتا ہے لم کا عمل کرتا ہے حالت وصل میں لام امر ساکن بولا جاتا ہے جیسے وَلَکَیْنِمْ نَادِیْہُ (دیکھو پہلی جدول)

امر حاضر یوں بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر دیا پھر دیکھا حرف مابعد ساکن ہے یا متحرک اگر ساکن ہے تو ابتداءً بالساکن کے رفع کرنے کو ہمزہ وصل بڑھا دیا اور اس ہمزہ کی حرکت تابع حرکت حرف قبل آخر مضارع ہوگی یعنی مضموم ہے تو مضموم اور مفتوح و مکسور ہے تو مکسور اور آخر مضارع میں عمل لم جاری کیا اور اگر بعد حذف علامت مضارع متحرک رہا تو ہمزہ وصل بڑھانے کی کچھ ضرورت نہیں جیسے تَعُوْذُ سے کہ وصل میں تَوَعُوْذُ تھا امر ہوا عِذْ (دیکھو پہلی جدول)

امر کے آخر میں برعایت قواعد مذکورہ بحث مضارع نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ زیادہ کیا جاتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ مضارع میں جب نون تاکید آخر میں لگاتے ہیں تو شروع میں لام تاکید بھی ضرور لگاتے ہیں نون اور لام کا ساتھ ہے مگر امر میں نون بے لام کے آتا ہے (دیکھو پہلی جدول)

نہی امر کے مقابل نہی ہے امر طلب ہے اور نہی منع مضارع پر لامی ناہیہ لگاؤ جو لم کا سہل

لے بابا ضلک ہمزہ قطعی جو اسنی ج سے امر میں باقی رہتا ہو گو مضارع میں حذف ہو جاتا ہے پس مضارع تکرم تکومان کا امر اکرم اگر ما ہوگا

کرتا ہے اور برقیاس مضارع منفی بہ لم صیغے بنالو۔ (دیکھو پہلی جدول) نون تا کی زیادہ کیے جانے میں نہیں مثال مر کے ہے (دیکھو پہلی جدول) وہ جدول چہرے دور سے حوالہ ہوتا چلا آیا اس مقام پر ضبط کی جاتی ہے۔

اقسام ماضی اگر تم نے فارسی کی صرف و نحو پڑھی ہے تو اس جدول میں صرف ماضی دیکھ کر حیرت ہوگی کہ کیا عرب ولے ماضی میں قریبے بعید نام تمام و تشکیک اور متنی کا تفرقہ نہیں کرتے سو ہم تمہاری حیرت کو دفع کرتے ہیں۔ ماضی پر لفظ ڪُن ہو تو وہ قریب ہو اور باب گان کی ماضی کا ہم صیغہ کوئی لفظ ہو تو بعید۔ اور باب گان کی ماضی یہ ہے۔

گان گانا گانوا گانت گانکا کن گنت گنتما گنتم گنتہ گنتہما گنتہن گنتہن

مضارع پر باب گان کی ماضی ہم صیغہ ہو تو نام تمام گنت ضربت کے معنی ہیں رہیں مارا تھا اور گنت اضطرب (میں مارا کرتا تھا) تشکیک کے واسطے کوئی صیغہ نہیں۔ ثنائے واسطے مضارع پر لیت یا لعل لگا دیتے ہیں جیسے بیت الشباب یعود یعنی (اے کاش جوانی پھر آتی) ضرور نہیں کہ جدول کے کل صیغے ہر باب سے آتے ہوں عسی اور کذب اور لیس اور یثس کا مضارع اور امر اور فاعل اور یکدم یکدم مضارع ہے اس کی ماضی نہیں آتی۔ اور جب تم علم ادب پڑھ کر زبان عرب سے وقہنیت حاصل کرو گے خود معلوم ہو جائے گا کہ کس باب سے

کتے صیغے نہیں آتے۔ اکثر یہی ہے کہ باب کے کُل صیغے بولے جاتے ہیں *

فَاعِلٌ يَأْمُرُ فِعْلًا مُتَحَدِّثًا

یہی ہے اس کی حالت

غائب			حاضر		
مذکر			مؤنث		
فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل
فَعَلَ	فَعَلَتْ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمْ
فَعِلْ	فَعِلِي	فَعِلْنَا	فَعِلْنِي	فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمْ
مَفْعَلًا	مَفْعَلًا	مَفْعَلًا	مَفْعَلًا	مَفْعَلًا	مَفْعَلًا
مَفْعِلًا	مَفْعِلًا	مَفْعِلًا	مَفْعِلًا	مَفْعِلًا	مَفْعِلًا
يَفْعَلُ	يَفْعَلِينَ	يَفْعَلُونَ	يَفْعَلْنَ	يَفْعَلُونَ	يَفْعَلُونَ
يُفْعَلُ	يُفْعَلِينَ	يُفْعَلُونَ	يُفْعَلْنَ	يُفْعَلُونَ	يُفْعَلُونَ
لَا يَفْعَلُ	لَا يَفْعَلِينَ	لَا يَفْعَلُونَ	لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلُونَ	لَا يَفْعَلُونَ
لَا يُفْعَلُ	لَا يُفْعَلِينَ	لَا يُفْعَلُونَ	لَا يُفْعَلْنَ	لَا يُفْعَلُونَ	لَا يُفْعَلُونَ
لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلِي	لَمْ يَفْعَلْنَا	لَمْ يَفْعَلْنَا	لَمْ يَفْعَلْتُمْ	لَمْ يَفْعَلْتُمْ
لَمْ يُفْعَلْ	لَمْ يُفْعَلِي	لَمْ يُفْعَلْنَا	لَمْ يُفْعَلْنَا	لَمْ يُفْعَلْتُمْ	لَمْ يُفْعَلْتُمْ

فاعل یا مفعول کی حالت

مستحكم						حاضر		
مؤنث			مذكر			مؤنث		
هي	هي	هي	هي	هي	هي	هي	هي	هي
فَعَلَتْ	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلَتْ	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ
فَعِلَتْ	فَعِلْنَا	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	فَعِلَتْ	فَعِلْنَا	فَعِلْتُ
مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْتُ
مَا فَعِلَتْ	مَا فَعِلْنَا	مَا فَعِلْتُ	مَا فَعِلْنَا	مَا فَعِلْتُ	مَا فَعِلْنَا	مَا فَعِلَتْ	مَا فَعِلْنَا	مَا فَعِلْتُ
تَفَعَّلَيْنِ	تَفَعَّلْنَا	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	تَفَعَّلَيْنِ	تَفَعَّلْنَا	تَفَعَّلْتُ
تُفَعَّلَيْنِ	تُفَعَّلْنَا	تُفَعَّلْتُ	تُفَعَّلْنَا	تُفَعَّلْتُ	تُفَعَّلْنَا	تُفَعَّلَيْنِ	تُفَعَّلْنَا	تُفَعَّلْتُ
لَا تَفَعَّلَيْنِ	لَا تَفَعَّلْنَا	لَا تَفَعَّلْتُ	لَا تَفَعَّلْنَا	لَا تَفَعَّلْتُ	لَا تَفَعَّلْنَا	لَا تَفَعَّلَيْنِ	لَا تَفَعَّلْنَا	لَا تَفَعَّلْتُ
لَا تُفَعَّلَيْنِ	لَا تُفَعَّلْنَا	لَا تُفَعَّلْتُ	لَا تُفَعَّلْنَا	لَا تُفَعَّلْتُ	لَا تُفَعَّلْنَا	لَا تُفَعَّلَيْنِ	لَا تُفَعَّلْنَا	لَا تُفَعَّلْتُ
لَمْ تَفَعَّلَيْنِ	لَمْ تَفَعَّلْنَا	لَمْ تَفَعَّلْتُ	لَمْ تَفَعَّلْنَا	لَمْ تَفَعَّلْتُ	لَمْ تَفَعَّلْنَا	لَمْ تَفَعَّلَيْنِ	لَمْ تَفَعَّلْنَا	لَمْ تَفَعَّلْتُ
لَمْ تُفَعَّلَيْنِ	لَمْ تُفَعَّلْنَا	لَمْ تُفَعَّلْتُ	لَمْ تُفَعَّلْنَا	لَمْ تُفَعَّلْتُ	لَمْ تُفَعَّلْنَا	لَمْ تُفَعَّلَيْنِ	لَمْ تُفَعَّلْنَا	لَمْ تُفَعَّلْتُ

ما یمنیك فی المرف

[illegible]

فاس یا سسوں کی حالت

[illegible]

فَاعِلٌ يَأْمُرُ فِعْلًا مُّحَذَّرًا

بِأَمْرٍ

حاضر			غائب						
مذكر			مؤنث			مذكر			بنية
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	امر مجهول موكب نون تانيه ثقيله
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	امر معروف موكب نون تانيه خفيفه
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	امر مجهول موكب نون تانيه خفيفه
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي معروف
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي مجهول
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي موكب نون تانيه ثقيله
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي موكب نون تانيه ثقيله
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي معروف موكب نون تانيه خفيفه
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	نهي مجهول موكب نون تانيه خفيفه

[illegible]

دستور ہے کہ جب طالب العلم گردان پڑھ چکے ہیں تو مشق کے واسطے ان کو چند مصادر بتا دیئے جاتے ہیں کہ برقیاس گردان جدول انکو گردان لیں۔ اس مشق گردان میں آسانا مبالغہ کیا جاتا ہے کہ تحصیل علم صرف کو لوگ موجب درد سر سمجھتے ہیں یہ ایک مشہور بات ہو شعر

نخویاں راف کرباید چوں شہاں

صرفیاں رامفر باید چوں سگاں

مگر مشق گردان کا جو طریقہ مروج ہے محض بے سود ہے۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ مصدر اور اس کے معنی بتا دیئے جائیں اور پھر کسی خاص صیغہ کو بتعین مخنی پوچھا جائے اس طرح کہ مثلاً حلف کے معنی قسم کھانے کے بتائیے اور پھر پوچھا جائے کہ ہر کس قسم کھا۔ اسکے واسطے کو نسا صیغہ پوچھا جائے گایا یوں پوچھا جائے کہ تخیل کیا صیغہ ہے اور کیا اسکے معنی ہیں۔ اس طریقہ سے اگر مشق کرائی جائے تو علم ادب کے واسطے بہت مفید ہوگی *

مصدر و افعال تو ہو چکے۔ اب اسامیہ مشفقہ جو ضمیمہ افعال گئے جاتے ہیں شروع کرتے ہیں اسامیہ نمبر اول مصدر کہے جسکے اوزان میں سے صرف ایک وزن اس وجہ سے کہ فرع وزن مضارع و تابع فعل سمجھا جاتا ہے اس وزن کو مصدر ہی کہتے ہیں کیونکہ اسکے شروع میں ہم زیادہ ہو یہ مصدر ثلاثی مجرد میں ہوزن مضارع معروف ہو اگر تا ہے مگر علامت مضارع کی جگہ ہمیں سیم مفتوح ہوتا ہے اور عین کلمہ بھی ہمیشہ مفتوح ہو اگر تا ہے چاہے مضارع کے عین کو کوئی حرکت ہو تاں اگر صرف کلمہ حرف علت ہو تو مصدر ہی کہو اگر عین ہو گا جیسے مَدَحَلٌ مَقْدَرَةٌ مَسْكَنَةٌ مَوِيلٌ مَوَافٍ یا مَوْحٍ اور غیر ثلاثی مجرد سے علامت مضارع کی جگہ ہم مضموم اور ماقبل آخر مفتوح جیسے مَكْمُومٌ مَدْحَرٌ غیر ثلاثی مجرد کے اوزان مصادر کیا مصدر رسی اور کیا

اوزان معمولی سب قیاسی اور سطر ہیں۔ مگر ثلاثی مجرد میں مصدر میسی کے سوائے کوئی وزن سطر نہیں کر سکے قیاس پر تم کسی باب کا مصدر بنا سکو اسی واسطے جتنے اوزان میں ان کے اشتقاق کا کوئی قاعدہ منضبط نہیں۔ اب موقع ہو کہ اوزان مصاد بھی بتائیے جائیں۔ اوزان مصاد ثلاثی مجرد کو کسی شاعر نے منظوم کیا ہے۔

کہ چہر چیت ذباب و صوبہ و لیان	بہ نظم باتو بگویم بنار مصدر
فجّارۃ و سرّۃ فنیق و قارۃ و حرمان	فغان مدخل ذکر لی خنق صغر بتری
دوئل و حجة و شکر و رحمة و عفران	سوال و قیمت و دعوی رحایہ و مساعا
طالب و فیض و چو تیسر کر ایہ فقان	ہندی نصیحتہ و قتل و فصاحتہ و غلبہ
برین مثال تو مکذوبہ ہم گیر و بخوان	قبول باجبروۃ چو کاؤبہ شادست
چو کیونونہ کہ کینونہ گشت دہیں آن	بسان مقدرہ مکذوب باز قیلولہ
وزان مبالغہ پُرسی جو کیمت تبیان	ہمین فت رز ثلاثی کھایتے داد

مصاد غیر ثلاثی کے اوزان ذیل کی مشنوی میں پاتو گے

شد مرکب (دو نوع شد منقول	فعل (زان رو کہ از حروف مہول
یک ثلاثی و گر رباعی داں	سو جزش می کنم بہ نظم بیان
چوں مجہد و فرید فیہ شمار	ہر یکے ایں دو قسم را اسے یار

اسے لفظ کینونہ کی تحلیل میں اختلاف ہے بعض کا مقولہ یہ ہے کہ اصل میں کینونہ تھا متصل کے نویں قاعدے سے کینونہ ہوا پھر خلاف قیاس تخفیف ہو کر کینونہ ہو گیا۔ بعض کے نزدیک اصل میں کونونہ تھا بروزن فعلولہ پھر برقیاس قیلولہ کونونہ کر لیا۔ پھر کینونہ۔ کیونکہ اس وزن کے مصدر رکھنا یا آگے ہر ۱۲۱

اصل و فرع آدره است آذر اسم	پس ثلاثی مجرد است و دو قسم
نص و ضرب است و مع هم دریا	هر یک را ازین بود سه باب
باز حبان بکسر حا و ضم	این بود اصل و فرع فتح و کم
بار باعی است ملحق و یانیت	پس ثلاثی مزید را شانی است
همزه وصل آید ش بر	غیر ملحق تو اولاً بنگ
نه و باب دیگر نه آید	یا نیاید اگر بی آید
الفطرا احمر ارحمیر	اجتناب است و دیگر استنصار
هنگم اتاقش ای گران باری	ششم چهار تو بشمار
بعد ازینها در تحت رافعال	هشتم آمد بوزن فعیعال
پنج باب است گویت بی فصل	و آنکه باشد بری زهمزه وصل
پس تامل به نزو ذهن سلیم	اول اکر ام بعد مکرم
پنجین شد تقابل از بردار	چار میں رامقتال بشمار
غیر یک باب بعشره ناید	پس رباعی که زائدش نبود
یک مع همزه دیگر بی آن	برد و گونه مزید فیہ بدان
باب اول بدان تو قشر آ	آن مصدر به همزه اے مختار
قسم بی همزه را تد حرج نام	باب شانیش آمد حیرتجام
ارباع است ملحق از و گ	له ثلاثی مزید

کبھی (فَعَالٌ) اور (فُعَالٌ) کے وزن پر آتا ہے جیسے قَالَ اور قَتَلَ۔ باب فَعَلَ
کا مصدر فَعَّلَ بھی آتا ہے جیسے ذَكَرَ و زَلَّال۔ باب اَفْعِلَال کا مصدر کبھی فُعِّلَ
کے وزن پر آتا ہے جیسے قَسَّعَ و قَطَّاعٌ۔

مصدر بنانے کا قاعدہ۔ مصادر غیر ثلاثی کے بنانے کا قاعدہ یہ نکالا ہے کہ جس
ماضی کے حروف چار سے زیادہ ہوں اُس کے قبل آخر کو مضموم کردو بشرطیکہ اُس ماضی کے شروع
میں تاء زائدہ ہو جیسے تَقَبَّلَ تَجَلَّبَ تَجَلَّبَا ورنہ حرف ثالث کو مسور کردو اور
حرف آخر کے پہلے ایک الف بڑھادو جیسے اسْتَخْرَجَ اسْتَخْرَجَا۔ اب پھر اوزان ثلاثی مجرور کی
طرف جمع کرتے ہیں ہر چند ان اوزان کا کچھ ٹھکانا نہیں اور کوئی وزن کسی باب سے مخصوص نہیں
مگر اکثر یہ ہے کہ حرف اوپریشہ کے مصادر فعالة کے وزن پر آتے ہیں جیسے وَكَّالَةٌ رَنْجُوں کے مصداق
فُعْلَةٌ جیسے حَزَّةٌ كُدْرَةٌ سَمَرَةٌ حُرَّتٌ و اضطراب کے بوزن فَعْلَان جیسے حَقَّان طَائِرَان
جَوَّان۔ اصوات کے بوزن فَعَال جیسے رَبَّكُمُ الْكَلْبُ عَوَاءُ الذَّبِّ۔ اَيْضًا فَعَال جیسے
صَرَاحُ الذِّكْلِ بَلَّغَةُ الْحَرَنِ اَيْضًا فَعِيل جیسے طَلَيْنُ الذَّبَابِ زَيْبُ الْأَسَدِ صَفِيرُ
الطَّائِرِ۔ كلفت و امراض کے بوزن فَعَال جیسے سُؤَالٌ دَوَّارٌ اور ماضی کسور میں ہوتو
بوزن فَعْلٌ جیسے وَرْمٌ وَجْمٌ اور یہ قاعدہ اکثری ہے کہ مصادر متعدی فَعْل کے وزن پر
ہوتے ہیں جیسے قَتَلَ و ضَرَبَ وغیرہ اور مصادر لازمی بوزن فُعُول جیسے دَخَلَ خَرَجَ
وغیرہ مگر ماضی کسور میں ہوتو بوزن فَعْل جیسے فَرَحٌ اور باب كَرَّمَ يَكْرُمُ سے کبھی فَعْل
جیسے كَرَّمَ فَعَالَةٌ كَرَامَةٌ فَعَالٌ حَمَّاءُ فَعَّاءٌ حَنَّاءُ فَعَّاءٌ مَلَّاءُ كَرَّاءُ كَرَّاءٌ

ہو تو فعلہ جسے ولایۃ حکایۃ شکایۃ ہدایۃ رکاریۃ رکاریۃ باب کا کلمہ ہی ہو
فعلتہ جسے قیلوۃ عیبوۃ صیغہ صیغۃ یکتوۃ +

مرہ۔ جب تعداد وقوع فعل کو بیان کرنا منظور ہو تو دیکھیں کہ مصدر باب ثلاثی مجرد کا ہی
یا نہیں اگر ہے تو پھر دیکھیں کہ اُسکے آخر میں ت ہی یا نہیں اگر نہیں ہو تو فعلتہ کے وزن پر بنا
سے تعداد ظاہر ہوگی مثلاً جلست جلسۃ اُسکے معنی یہ ہیں کہ میں صرف ایک نشست بیٹھا اور
اگر آخر میں ت ہی تو اُس سے یہ صیغہ جو صیغہ مرہ کہتے ہیں نہیں بنایا جاتا بلکہ مصدر کے لفظ
مرہ یا واحد لگانا پڑتا ہے جسے قسم مآلہ فتمۃ واحده یعنی اپنے مال کو ایک ہی دفعہ
بانٹ دیا۔ اور اگر مصدر غیر ثلاثی مجرد ہے تو اُسکے آخر میں صرف ت بڑھا دی جائے اگر نہ ہو اور جو
ہو تو اُسکو بحال خود رہنے دو اُسکا مفہوم یہی ہوگا کہ وقوع ایک بار ہوا جیسے استنصاۃ
یعنی ایک بار مدد مانگنا۔

حالت۔ کبھی تعداد تو نہیں نوع یا حالت یا کیفیت کا بیان کرنا منظور ہوتا ہے تو ثلاثی مجرد سے
اُسکا وزن فعلتہ ہی اور جملہ شرائط جو صیغہ مرہ میں مذکور ہوں اس صیغہ سے بھی تعلق ہیں جو
صیغہ حالت کہتے ہیں۔ غیر ثلاثی مجرد میں مرہ اور حالت کا امتیاز کچھ نہیں صرف سیاق و سباق سے
اُس کی شناخت ہو سکتی ہے۔

اسم فاعل۔ دوسرا اسم مشتق اسم فاعل ہے جب کسی شخص سے کوئی فعل سر ہو یا کوئی حالت
اُس پر طاری ہو تو اُس فعل یا حالت کے تعلق سے جو نام لیکر اُسکو پکاریں اُسی کو اسم فاعل کہتے ہیں
اُسکا وزن ثلاثی مجرد میں مذکور کے لیے فاعل اور مؤنث کے لیے فاعلۃ ہے جسے ضارب

وضار بکے اور غیر ثلاثی مجرد سے بوزن مضارع باب اسطرخ کی جگہ مہم مضموم اور قبل
آخر کسور جیسے مَسْخُوجٌ مَسْخُوجَةٌ مَسْخُوجَةٌ مَسْخُوجَةٌ

صفت مشبہہ فاعل کے ہم معنی صفت مشبہہ فرق اتنا ہے کہ فاعل کے معنی میں حدوث

معتبر ہوتا ہے اور صفت مشبہہ میں نہیں مثلاً سَامِعٌ اور سَمِيعٌ کا معنی دونوں کے سننے والا ہیں

لیکن سَامِعٌ وہ سننے والا ہے کہ ایک شخص قاری ہو اور وہ سنتا جاتا ہو یا جیسے امام کے پیچھے

مقتدی سَامِعٌ ہوتے ہیں اور سَمِيعٌ سے ایسا سننے والا ہر ادنیٰ نہیں اسکا موصوف صحیح خدائی تعالیٰ

ہی جو بے قید زمانہ سنتا ہے اور سننے کی صفت اُس کے ساتھ قائم ہے از بسکہ صفت مشبہہ میں

حدوث معتبر نہیں خدای تعالیٰ کی صفات ہمیشہ صفت مشبہہ کے اوزان میں ہوتی ہیں اِنَّكَ تَعْلَمُ

جَوَادُ قُرْبَانَ قَدِيمٌ بَدْرٌ رَؤُوفٌ رَؤُوفٌ سوائے رِئُوفٌ سب صیغے صفت مشبہہ ہیں مگر یہ ضرور

نہیں کہ ان صفتوں کے لیے موصوف بھی قدیم ہو انسان کو حسین و جمیل و حکیم وغیرہ کہتے ہیں مثلاً

کامعتبر نہونا کافی ہے اس سے کچھ بحث نہیں کہ قدیم ہو یا نہو بلکہ حق یہ ہے کہ احتمال میں

تفرقہ بھی کما حقہ ملحوظ نہیں را اکثر ہم فاعل کی جگہ صفت مشبہہ بولی جاتی ہے۔ ہاں تو صفت

مشبہہ کے اوزان مثل فاعل قیاسی نہیں منحصر بر سماع ہیں اور اتنے بہت ہیں کہ سب کا لکنا موجب

طوالت کتاب اور باعث ملالہ طبع طلاب ہو گا تاہم چند وزن جو کثرت سے متعمل ہو ہیں لکھ دیا جائے

فَعَلَ (صَنَعَ) فَعَلَ (صَفَى) فَعَلَ (حَلَّى) فَعَلَ (حَسَنَ)

فَعَلَ (جُنِبَ) فَعَلَ (اَبَدَ) فَعَلَ (فَرِحَ) فَعَلَ (بَلَغَ)

فَعَلَ (نَكَحَ) فَعَلَ (سَلَّمَ) فَعَلَ (اَفْضَأَ) فَعَلَ (اَسْوَدَ) فَعَلَ (سَيَّأَمَ)

کہ اصل میں سیوۃ تھا۔ فَعَلَانِ (رَحْمَانِ) فَعَلَانِ (جَوَادِ) فَعَلَانِ (شَکَّاحِ) فَعَلَانِ
(رَہْبَانِ) فَعَلَانِ (حَيَوَانِ) فَعَلَانِ (عُرْيَانِ)

استقرار سے ایسا پایا گیا کہ عین کلمہ حرف علت ہو تو صفت مشبہ فَعِل کے وزن پر آتی ہے
جیسے مَيِّتٌ طَلِبٌ جَدُّ اور رنگِ اُریوب اور علیہ کے صفات لازمیہ میں مذکر کے لیے اَفْعَلُ
جیسے اَھَرُ الْکُنْ اَعْوَمُ اور مونث کے لیے فَعْلَاءُ جیسے حَرَاءُ اور جمع کے لیے فَعْلَا
جیسے حُرٌّ عَيْنٌ اور رجالٌ حُرٌّ اور صفات عاضی بھوک پیاس در انہی ضد میں مذکر کو اَفْعَلُ
فَعْلَانِ جیسے عَطَشَانِ شَبَعَانِ اور مونث کے لیے فَعْلَى جیسے عَطَشَى اور اگر شرط مذکور
نہوں تو ماضی مکسولہ میں سے اکثر فَعْلٌ جیسے فَرَحٌ اور مضموم لعین سے فَعِيلٌ جیسے تَوَبَّعٌ
کَرِيمٌ اور مفتوح لعین سے فَعْلٌ جیسے حَقٌّ بَرٌّ۔

افعال تفضیل جب یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اُس فعل کی ارتکاب یا اُس حالت کے
ساتھ متصف ہونے میں جس کے تعلق سے اُس پر اسمِ فاعل یا صفت مشبہ کے صیغہ کا طلاق ہوا
ترجیح دیکے تو اس ترجیح کو دو طور پر ظاہر کرتے ہیں اگر ترجیح بمقابلہ دوسرے شخص کے ہو تو صیغہ
اَفْعَلُ بنا لیتے ہیں جیسے اَنْتُمْ اَكْثَرُ اور اللہ کی باتم بڑے جاننے والے ہو یا اللہ اس کو اَفْعَلُ
التفصیل کہتے ہیں یہ صیغہ غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا اور اگر افعال غیر ثلاثی مجرد میں ترجیح کا
دینا منظور ہوتا ہو تو اَشَدُّ یا اَكْثَرُ یا ثلاثی کے کسی اور صیغہ فعل مناسب مقام کے آگے اُس فعل کا
مصدر لگاتے ہیں جیسے اَشَدُّ نَزْكَمَ لَا بُرَّ اِیَّیْہِیْ عَذَابِہِیْ وَلَا اَسْرَاحَ اِلَیْہِیْ تَابَا
بہت ہی جلد بھڑک اٹھتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ عیوب اور الوان سے یہ صیغہ نہیں آتا اور ج

اعود اسود وغیرہ ہیں وہ صفت مشبہ ہیں نہ فعل تفضیل +

مبالغہ صیغہ ترجیح عام کو صیغہ مبالغہ کہتے ہیں اُسکے چند اوزان کسی نے منطوق کیے ہیں

اذا ما عمت في توصيف شخص مبالغه	ففي نظمي لما حاولت تمهيداً فوقيق
فقل من له خوف عظيم انه حقا	كذا الهيكان وزنا ثم مفضل وخطيق
وتلعب بغير اللعب قلب هيب جرم	رجيم مفعول صحكه صوته صديق
عجاب هكذا قالوا ولباس وعلام	وقد سوي قيوماً وكافية وفاروق
فخذ يا صحر مني هذا الاوزان واحفظها	وما تجد يات في التذكير ولنا نيت تفرق
وان زبدت بها تاء فلا طراء تأكيداً	وتوثق لمضى اللفظ هذا القول بتحقيق

واضح ہو کہ پیشہ کے تعلق سے جو پیشہ وروں کو لقب یا جاتا ہے تو اُسکے واسطے وزن مبالغہ
فعل خاص ہے جیسے جفاط حجام دلال بزاز وغیرہ +

اسم فاعل کو بنے شتقات فعل میں گنا اور فی الواقع اکثر ایسا ہی پاؤ گے مگر بعض اوقات اسم فاعل
بجائے خود ایک زن یا اکا نہ بنالیا جاتا ہے مثلاً بقال ترہ فروش کو کہتے ہیں اور بقل سے نکلا ہوا
جسکے معنی ساگ کے ہیں لیکن بقل بقیل کوئی باب نہیں ہے جس سے بقال کا اشتقاق ہوا ہو
اسی طرح دایرج زہ پوش رع سے نکلا جسکے معنی زرہ کے ہیں مگر دایرج کوئی باب نہیں
مفعول تیسرا اسم شتن اسم مفعول ہے جسکا وزن ثلاثی مجرور سے مفعول مذکور مفعول
نوت جیسے مضروب و مضروبة اور غیر ثلاثی مجرور سے بروزن اسم فاعل باب صرف تانا

۱۰ فعل تفضیل اور فض صفت کے علاوہ ایک فعل تعجب ہے جیسے ما احسنه آ کیا ہی اچھا ہے ۱۱

ہوتا ہے کہ حرف ماقبل آخر اسم فاعل میں کسور ہوتا تھا اسم مفعول میں مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعْلَہ
مَدَحْرَجَہ۔

مبالغہ مفعول اسم مفعول کے لیے اور ان مبالغہ بہت کم ہیں فَعْلَہ۔ فَعْلَہ۔ مَتَنَبٰی نے
ایک شخص سامری نام کی جو میں باندھا ہے۔ اَسْمٰی مَرْتَضٰی فَعْلَہ کُلِّ اَنْفٍ فِہْمَتْ وَاَنْتَ اَجْبَی الْاَعْمٰیہ
اسی طرح اسم مفعول کا فعل تفضیل کتر آتا ہے اُسی متنبی نے کہا ہے۔

ضَرْبَ النَّاسِ عَشَّاقٌ ضَرْوً فَاَعَدَلَهُمْ اَشْفَهُهُمْ حَبِیْبًا

اَعَدَلَهُمْ یعنی محذو تر۔ اسی طرح اَشْفٰہ یعنی مشہور تر علاوہ ان کے چند اور ان اور مفعول کے معنی میں
آئے ہیں۔ خلق (مخلوق) امام (مأموم) قتیل (مقتول) ذبیحہ (مذبوحہ) رکوب
(مَرکوب) راضیہ (مرضیہ) لقمۃ (ملقومۃ)

ظرف چوتھا اسم مشتق ظرف ہی یعنی وہ صیغہ جو وقت وقوع یا مکان وقوع پر دال ہو صیغہ
اسکا مثل صیغہ مصدری کے ہوتا ہے مگر ثلاثی مجرد میں اس کے عین کلمہ کی حرکت کا اور حساب
اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہے یا عین کلمہ چاہے کسور بھی ہو مگر اس کے ساتھ لام کلمہ
بھی حرف علت ہی یا عین اور لام دونوں حرف ایک جنس کے ہیں تو ظرف مفتوح لعین جیسے
مَشْرِیْ وَمَرْکَنٌ مَّتَصِرٌ حَرَفٌ مَقَرٌّ اور اگر مضارع کا عین کلمہ کسور ہی اور لام کلمہ
حرف علت نہیں یا مضارع تو کسور لعین نہیں مگر صرف ف حرف علت ہی تو ظرف کسور لعین
ہوگا۔ مثلاً مَضْرِبٌ مَوْعِدٌ لیکن مَشْرِیْ مَعْرَبٌ مَسْجِدٌ جو کسور لعین ہوے جاتے ہیں

۱۔ اسمی کہ جو تہکود دیکھتا ہے تجہیز زیادہ تر بہت ہے۔ کیا تو سمجھ گیا اور تو پورے درجہ کا ملید ہے ۱۲

ظرف نہیں بلکہ اسماء مکانی ہیں۔

آلہ۔ پانچواں اسم مشتق آلہ ہے یا اصدار فعل کا ہتھیار۔ یہ اسم ثلاثی مجرد سے بنا ہے اور میں وزن میں مفعول جیسے مفعول جیسے مضراب مفعول اور مفعول جیسے مفعول مقررہ کسی شاعر نے کہا ہے المفعول للموضع والمفعول للآلة والقلة للزمن والمفعول للحالة ابھی تک ہم نے اسماء مشتقہ کا صرف ایک ایک صیغہ بیان کیا ہے اور انکی تصریف سے سادہ اسماء مشتقہ کو اشتقاق میں ضمیر فعال ہیں مگر ان میں فعل کی طرح تصریف نہیں ہوتی بلکہ تصریف کے اعتبار سے اسماء مشتقہ اور اسماء جوامد دونوں برابر ہیں پس اسماء مشتقہ بین ہیں اشتقاق افعال جیسا اور گردان جوامد جیسی۔

اسموں کی گردان

اسماء میں تصریف بہت تھوڑی ہوتی ہے تثنیہ اور جمع تذکیر و تانیث تصغیر اور نسبت تثنیہ کہتے ہیں اس صیغہ کو جو دو فردوں پر دلالت کرے اور صیغہ مفرد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون کسور یا یار ماقبل مفتوح اور نون کسور بڑھا دینے سے تثنیہ ہو جاتا ہے اصل میں علامت تثنیہ الف و نون ہی الف کی جگہ بعض حالتوں میں جنکا بیان متعلق نحو ہے یا ماقبل مفتوح آتی ہے جیسے جاء فی الرجلان الضاریان رايت الرجلین الضاریین حررت بالرجلین الضاریین وقس علی ہذا ضاربان مضر بان مضر وبتان چند قواعد سے تثنیہ کے متعلق اور میں جن کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اگر مفرد میں تیسرا حرف الف ہو اور اصل میں واو یا ہو تو تثنیہ میں واو عود کر آئے گا جیسے عصا کہ اسکی اصل عصی ہے اسکا تثنیہ عصوان ہوگا اور اگر اصل میں الف

ی رہا ہو یا سی تو نہ رہا ہو مگر کلمہ میں تیسری جگہ نہ تو الف کی جگہ سی بولی جاتی ہے جیسے نچی
 کہ ہکا تثنیہ رَحَّان ہوگا اسی طرح مُصْطَفٰی کا مُصْطَفِیَّان گو اسکا مادہ صفو ہے جس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ مصطفیٰ کا الف اصل میں واو تھا تاہم چونکہ تیسری جگہ نہیں آتا
 ہو کر ظاہر ہوا۔ مفرد کے آخر میں الف محدودہ زائد ہو تو تثنیہ میں ہمزہ کی جگہ واو ہوگا جیسے
 حَمَّاء کا تثنیہ حَمَّارِین جس مفرد کا حرف آخر حذف ہو کر مطلقاً متروک الاستعمال ہو گیا۔
 مگر اضافت میں عود کرتا ہو تو تثنیہ میں بھی عود کرتے گا مثلاً اَبَّ آخ کہ ان کی اصل ابو اور
 اخ ہے اور صاف کی حالت میں ابو ذیلِ اخ بکڑکتے ہیں تو ان کا تثنیہ ابوَانِ اخِان ہوگا
 مگر یہ بھی اصل میں یدئی تھا لیکن یاہ آخر اضافت میں عود نہیں کرتی پس تثنیہ میں بھی عود نہ
 کریگی اور یدکان کہیں گے نہ یدکان۔ ذُو لفظ مذکر ہے جس کے معنی صاحب کے ہیں جیسے ذُو مال
 یعنی صاحب مال۔ اصل میں ذُوئی ہے اور ہمیشہ مضاف متعلیٰ ہوتا ہے مؤنث ذَوِیہ مگر تعلیل
 تخفیف ہو کر ذات بولاجاتا ہے اسکا تثنیہ ذَوَانِ مال آتا ہے یعنی لام عود کرتا ہے۔
 جمع۔ جمع کی بحث بہت طویل ہے یہاں تک کہ اگر تمام مسائل لکھے جائیں تو براہ ایک
 رسالہ ہو مگر ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں بمعنی اور لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔
 جمع قلت۔ جمع کثرت۔ جمع سالم۔ جمع مکسر۔ جمع قلت وہ ہے جو ہر سے لیکر آتا تک
 بولی جائے جمع کثرت اسے زیادہ۔ جمع سالم وہ جمیں بنا مفرد بحال خود باقی رہے
 اور جمع مکسر وہ جمیں بنا مفرد ٹوٹ جائے۔ جمع سالم کے صرف دو وزن ہیں اور جنی دونوں
 جمع قلت ہیں مذکر ماقبل کے لیے صیغہ مفرد کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا سی

ماقبل کسور اور نون مفتوح لگانے سے جمع سالم بن جاتی ہے جیسے مُسَلِّمُونَ مُسَلِّمِينَ کَارُونَ
 مَنَصُّوْرُونَ اَكُوْمُونَ اَعْلُوْنَ کہ اصل میں اَعْلُوْنَ تھا اِنْ کہ اصل میں بَنُوْکھا بَنُوْنَ بَنِيْنَ
 اَرْض اور عالم باوجودیکہ مذکر عاقل نہیں مگر انہی جمع بھی خلاف قیاس اَصْوَن اور عَالُوْنَ کی ہے
 ہر خیال کلمہ کے آخر میں تہوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ مونث ہی لیکن بعض مرتبہ وہ تہ کی جگہ
 کے عوض ہوتی ہے تو ایسی حالت میں ت کا ہونا اس کلمہ کو اعداد مذکر سے خارج نہیں کرتا جیسے
 سَنَةٌ مَائَةٌ فِتْنَةٌ عَدَّةٌ کہ اصل میں سَنَوٌ مِائَةٌ فِتْنَةٌ وَعَدَةٌ ہے اور انہی جمع سِنُونَ مِائُونَ
 فِتْنُونَ وَعَدُونَ آئے گی ت پر تو اس وجہ سے لحاظ نہیں ہوا کہ وہ تائید کی نہیں عوض مخدو
 اور توسعاً غیر عاقل کو برقیاس عاقل وادونوں کے ساتھ جمع کر لیا۔ مونث کو صیغہ مفرد میں
 اور ت لگانے سے جمع بناتے ہیں جیسے مُسَلِّمَةٌ مُسَلِّمَاتٌ مَكْرُوْهَةٌ مَكْرُوْهَاتٌ هُنَّ هُنَّ
 جَلِيَّاتٌ جَلِيَّاتٌ حَرَّاتٌ حَرَّاتٌ اُنَّ اُنَّ کہ اصل میں اَحْوَاتٌ اَحْوَاتٌ بَلَّتْ کہ اصل میں بَلَّتْ ہے
 بَلَّتْ اَحْوَاتٌ اور اَحْوَاتٌ بھی آتا ہے ط کو ضمہ دینا تصرف بقاعدہ ہے الف مقصورہ اور
 ممدودہ کی واسطے جو قاعدہ تشبیہ میں مذکور ہوا اس میں بھی جاری ہے سماء گو مونث حقیقی نہیں مگر انہی
 جمع بھی سماءات آتی ہے۔ جمع قلت مکسر کے وزن بھی کم ہیں یعنی صرف چار قال الشاعری
 جمع قلت را چہارت اہنیہ سہم اَفْعُلْ وَاَفْعَالٌ وِفْعَلَةٌ اَفْعَلَةٌ ہا مگر جمع کثرت مکسر کے وزن
 بخشت ہیں ویرہم ان افزان کو بالا استیعاب بلکہ بقدر ضرورت جدول میں اس طور پر منضبط کرتے
 ہیں کہ جو وزن جمع جن وزن مفرد کے ساتھ خاص ہے مع مثال معلوم ہو جا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو
 وزن مفرد کون ہے اور سماعی کون ہے معروض کی واسطے مطر دینے تم اور سماعی کے لیے تم اختیار کیا گیا ہے

[illegible]

جدول فزان جمع کثرت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تذکیر و تانیث حقیقت میں تو نہ مذکر ہے اور نہ مؤنث مگر جو چیزیں کہ نر و مادہ ہیں
 ہیں بولنے میں انکو بھی مذکر یا مؤنث قرار دے لیتے ہیں۔ اسی سبب ہر زبان میں تذکیر و تانیث
 کا تفرقہ دشوار ہوا کرتا ہے۔ جن چیزوں میں نر و مادہ ہونے کی قابلیت نہیں اور پھر بھی مؤنث
 کر کے بولے جاتے ہیں انکو مؤنث لفظی کہتے ہیں ان میں بعض مرتبہ تو علامت تانیث یعنی ت
 یا الف مقصورہ یا الف محدودہ آخر لفظ میں پائی جاتی ہے ایسی حالت میں مؤنث قیاسی ہوتی ہے
 ظلمۃ تاریکی بٹھرائی خوشخبری صحرا جنگل۔ مگر وقت وہاں واقع ہوتی ہے جہاں نر و مادہ ہونے
 کی قابلیت نہیں لفظ میں علامت تانیث نہیں اسکا علاج ہے متبع محاورات انکے واسطے
 کوئی قاعدہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ استقرار سے ایسا پایا گیا ہے کہ حمہ (شراب) ریحہ (دھواں)
 تام نام (بھید) (دفع) اور اس کے اور نام اور اعضا جسم سے وہ عضو جو جفت مخلوق ہے جیسے
 عین (آنکھ) اذن (کان) یک (ما تھ) اصبع (انگلی) وغیرہ اور جمع مذکر سالم کے سوا
 کل اوزان جموع مؤنث بولے جاتے ہیں اس قسم کے الفاظ کو مؤنث سماعتی کہتے ہیں جو مؤنث
 حقیقی نہیں اور نہ علامت تانیث لفظ میں ہے ان میں بعض الفاظ ایسے بھی پائے جاتے ہیں
 جو مذکر و مؤنث دونوں طرح متعمل ہوتے ہیں مثلاً شہروں کے نام کمباول موضع مذکر اور بتاول
 بقعہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ ہیطح حرف ہجا اور حروف عوال جیسے الی رفی وغیرہ جب کسی
 چیز کو تنہا بوجہ اعداد مذکورہ بالا مذکر یا مؤنث قرار دے لیا تو خود اس چیز کے نام میں تو کما کچھ
 تصرف کرنیکا اختیار نہیں البتہ کسی فعل کو اس کے ساتھ سنا دکر یعنی اس چیز سے اس طرح حرکت
 کرو کہ اس سے فلاں فعل سرزد ہوا۔ یا فلاں حالت اس پر طاری ہوئی یا کسی صفت کا اس پر اطلاق کرو

تو فعل صفت میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ یہ کہ مذکر کا صیغہ
 ہو لیس یا مونث کا۔ سو اگر فاعل ظاہر ہو یعنی بعد فعل مذکور ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں فعل کے بعد
 بلا فصل یا بفصل۔ اگر بلا فصل مذکور ہو تو مونث حقیقی ہونے کی صورت میں صیغہ فعل مونث
 لانا ہوگا ضمیر کی صورت میں یا ہند ورنہ اختیار ہے کہ صیغہ مونث لاویا مذکر جیسے قَامَتِ الْيَوْمَ هُنَا
 وَقَامَ الْيَوْمَ هُنَا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَ الشَّمْسُ وَمَا طَلَعَ الْيَوْمَ الشَّمْسُ
 اور اگر فاعل بعد فعل مذکور ہو بلکہ فاعل ضمیر ہو جو فاعل مسبوق الذکر کی طرف راجع ہو تو
 فاعل چاہے مونث حقیقی ہو یا غیر حقیقی صیغہ فعل مونث لانا ہوگا جیسے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا
 الْجَبَلُ انْكَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْفُجُورُ ذُوِبَتْ وَاِذَا الْوُجُوهُ
 حُشِرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْفُجُورُ ذُوِبَتْ وَاِذَا الْوُجُوهُ
 حُشِرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْفُجُورُ ذُوِبَتْ وَاِذَا الْوُجُوهُ
 صیغہ صفت میں علامت تانیث لگائیں یا نہ لگائیں سو مونث کے لیے عموماً اسم فاعل اسم
 مفعول صفت مشبہ اور مسبوب میں ت لگانی ہوتی ہے صَدَائِكُ صَدَائِكُ مَضْرُوبٌ مَضْرُوبٌ
 كَرِيمٌ كَرِيمٌ حَسَنٌ حَسَنٌ مَكِينٌ مَكِينٌ هُنْدِيٌّ هُنْدِيٌّ اور فعل تفصیل کا مونث فعل
 ہوتا ہے جیسے اَفْضَلُ فَضْلِي اَنْضَرُ اَنْضَرُ اور افعال صفتی کا مونث فعل ہے جیسے اَتَمُّ

مَحْرًا اَسْوَدُ سَوْدًا اَبْيَضُ بَيْضًا

مخصوص کر کے معنی چھوٹا کرنے کے ہیں اور مطلق صرف میں چھوٹا کر کے بولنا کبھی پیار سے
 چھوٹا کر کے بولتے ہیں کبھی حقیر اور تاذیل سے اور کبھی منظور تو ہوتی ہے تعظیم اور لفظ بولتے
 ہیں تصغیر کا تاکہ سامع کو غلط پر تہنہ ہو نفس معنی تصغیر سے ظاہر ہے کہ حرف و فعل میں تانیث

رجحاً بمقابلہ تصغیر کبر کننا چاہیے) کے حروف اصلی جو تخفیف یا اعلال کی وجہ سے حذف ہو گئے تھے یا دوسرے حرف سے بدل گئے تھے عود کراتے ہیں اور کلمہ تصغیر معیار شناخت حروف اصلی ہوتا ہے جیسے میڈان اصل میں موقدان تھا اسکا مصغر مؤنن دینا اصل میں دینال تھا اسکا مصغر دینینر ماء اصل میں مواء تھا تصغیر مؤنن ابن اصل میں بنو تھا مصغر بنو اور بقاعدہ اعلال بنی وقع علی هذا۔ کم کا اخی بُت کا بُنیۃ ج طرح مصغر سے کلمہ کی صلیت ظاہر ہوتی ہے اکثر وزن جمع مکسر سے بھی ظاہر ہو جاتی ہے جیسے فہ افہاء ماء مباء شفاء شفاء ست اسداس آخت اخوات میزان موازین وغیرہ۔ کلمہ کی صلیت کے بارہ میں تصغیر میں یہاں تک ہوتا ہو کہ مونث سماعی ثلاثی کی تصغیر میں اظہار تانیث کے لیے اپنی طرف سے ت بڑھا دیتے ہیں جیسے شمس مونث سماعی ہے اسکی تصغیر شمس۔

مفسوب۔ جب کسی چیز کو دوسری چیز کے پتے سے پکاریں اور بولیں تو پہلی چیز کو مفسوب دوسری کو مسوب الیہ اور پتہ کو نسبت کہتے ہیں جیسے دُفعی باشندہ روم دُفعی معنی معتمدین کا صلحہ عربی میں پتہ کیواسطے آخر کلمہ میں یا شدہ زیادہ کی جاتی ہے۔ قواعد نسبت یہ ہیں کہ کو زیادتی تشبیہ و جمع سالم اور علامات تانیث سے پاک کر کے نسبت دیا کرتے ہیں مثلاً غفلات کی طرف مسوب کرنا ہو تو عرفی کہیں گے قننیرین کا مسوب قننیری مکہ کی کو فہ کو فی اور با نسبت مونث کے لیے ت زیادہ کر دی جاتی ہو جیسے مکیۃ کو فہ مسوب الیہ فعیلۃ فعیلۃ کے وزن پر ہو تو زوائد یعنی حی وت حذف کر کے ع کو مفتوح کریں اور آخر میں نسبت بڑھادیں جیسے حلیفۃ حنی ممدینۃ مدنی مکر فعیل میں اس قاعدہ کا بتاؤ

ریشیدہ ریشیدی ناقص سے وزن فَعِيل فَعِيل فَعِيل ہو تو پہلے ہی کو وور کر
 اور دوسرے کو واو ماقبل مفتوح سے بدل ڈالیں جیسے عَلِيٌّ عَلَوِيٌّ اُمِّيٌّ اُمُوِيٌّ جَعَلْتَهُ
 جَعَلْتَهُ دَعَوِيٌّ دَعَوِيٌّ شَاوِيٌّ پس قریش کا نسب قریشی چاہیے نہ قرشی کہ وہ شاو
 الف جو کلمہ میں حرف ثالث یا رابع ہو اور آخر کلمہ ہو تو واو سے بدل لاجاوے جیسے رَهْمَا دَعَوِيٌّ
 مَوْسَى مَوْسَوِيٌّ الف خامس مخوف مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى مَوْتَضَى
 زائد بحال قُرْآنَ قُرْآنِيٌّ اور اگر علامت تانیث ہو تو واو کر لیا جائے جیسے بَيْتُهُ بَيْتَانِيٌّ
 اور اگر ہمزہ خود اصلی ہو مگر محل اصلی میں ہو اور نہ علامت تانیث ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں بحال
 یا واو کر لیا جائے کِسَاءٌ کِسَائِيٌّ کِسَاءِيٌّ ہمزہ اصلی بعد الف اصلی بحال مَاءٌ مَائِيٌّ یا جو کلمہ میں حرف
 ثالث ہو واو ماقبل مفتوح سے بدل لاجاے مَرِيٌّ رِيْقِيٌّ اور چوتھی جگہ میں ہو تو مخوف یا وہ بھی
 ماقبل مفتوح سے بدل ہو جیسے دَهْنِيٌّ دَهْنِيٌّ دَهْنِيٌّ پانچویں جگہ میں ہو یا زیادہ تو مخوف
 مستسق مستق بَمَبِيٍّ بَمَبِيٍّ اگر کلمہ و حرفی ہو اور حرف آخر صحیح ہو تو نسبت میں مشد کیا جا
 کَمَ کَمِيٍّ کَمِيٍّ اور اگر کوئی حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو نسبت میں اصلی عود کر آئے دم
 کَمَوِيٌّ لَحْ لَحِيٍّ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی سنی گئی ہے جیسے بَدَاؤُہ سے چاہیے تھا
 بَدَاؤِيٌّ اور بولتے ہیں بَدَاؤِيٌّ یَمِّنَ سے یَمِّنِ کے عوض یَمَانِيٌّ مَوَّ سے مَرَوْنِيٌّ طَلَبَ سے طَلَبِيٌّ
 رَأَى سے رَائِيٌّ کبھی الف و نون زیادہ کر کے تانیث لگاتے ہیں جیسے رُوْحَانِيٌّ جَسَامِيٌّ فَوْدَانِيٌّ
صرف صغیر پہلی جدول اشتقاق اور تصرف کی تفصیل ہے جو صرف کبیر کے تحت میں ہے
 حفظ کی نظر سے اُسکو مختصر کر کے ایک صرف صغیر بنا رکھی ہے جیسے نَصْرٌ نَيْصَرٌ نَصْرٌ نَصْرٌ نَصْرٌ نَصْرٌ نَصْرٌ نَصْرٌ

يَنْصُرُ نَصْرًا اَوْ مَنصُورًا اَلَا مَنَّهُ اَنْصُرُ وَاِنْ هِيَ عَنْهُ لَا تَنْصُرُ اَلْطَّرَفُ مِنْهُ مَنصُرٌ وَالْآلَةُ مِنْهُ
مَنْصُورٌ وَمَنْصُورٌ وَمَنْصُورٌ وَثَنِيَّتُهُمَا مَنْصُرَانِ وَمَنْصُرَانِ وَاجْمَعُ مِنْهُمَا مَنَاصِرٌ وَمَنَاصِرٌ اَفْعَلُ
التَّفْضِيلُ مِنْهُ اَنْصُرُ وَالْوَنُثُ مِنْهُ نَصْرِي وَثَنِيَّتُهُمَا اَنْصَرَانِ وَنَصْرَانِ وَاجْمَعُ مِنْهُمَا اَنْصُرُونَ وَانَا
وَنْصُرُ وَنَصْرَانِ

معتلات اب تک ہم نے اُن تغیرات کا ذکر کیا جو معانی خاص پر دلالت کرنے کے لئے کلمہ
کے جاتے ہیں اور ایک اعتبار سے گویا ہم نے صرف کو تمام کیا۔ مگر بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں جو معانی
خاص کے لیے نہیں ہوتے بلکہ خاص طرح کے حروف جنے کلمہ مرکب ہی اُن تغیرات کے مقتضی ہوتے ہیں
وہ خاص طرح کے حروف چار ہیں ہمزہ اور حروف علت یعنی واو اور الف اور ی اور خاص حالت میں
کل حروف ابجا یعنی جب کہ ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں واقع ہوں۔ از بسکہ بنا کلمہ کو دیکھنا
صرفی کا کام ہے پس ایسے تغیرات کا بیان بھی جزو علم صرف ہی اور جزو مشکل ہے۔ جو کچھ وقت ہو کچھ
اشکال صرف عربی میں ہے انھیں حروف علت کی بدولت ہی رد و بدل ہمزہ اور وژ حرف تجانس
کی وجہ سے بھی ہوتا ہے مگر بہت کم۔ حروف علت کا نام اُس خرابی پر دلالت کرتا ہے جو ان حروف
کی وجہ سے کلمات میں واقع ہو کر رہتی ہے ان میں کا ہر ایک حرف بجائے خود کلمہ کے لیے ایک
روگ ہو جس کلمہ کی شامت آتی اور حروف علت میں سے کسی حرف نے اُس میں دخل کیا اُنکی

۵۷

وزن مفرد	وزن تشبیہ	وزن جمع
مَفْعَل	مَفْعَلَانِ	مَفْعَالِ
مَفْعَلَةٌ	مَفْعَلَتَانِ	مَفْعَالِ
مَفْعَال	مَفْعَالَانِ	مَفْعَالِ

ساخت اصلی گئی گزری ہوئی بسط بعض امراض بدنی انسان کی ترکیب جسمی کو بگاڑ دیتے ہیں بعینہ ہی حال حروف علت کا ہے کلمات کے ساتھ جو کلمات حروف علت سے مرکب ہیں کوئی لنگڑا ہو کر رہ گیا کوئی لولا کوئی ٹنجا۔ کلمہ میں حرف علت ہو اور پھر وہ کلمہ اپنی حالت اصلی پر رہے ایسا شاذ ہے جیسا کہ بے ٹیکہ لگے ہو بچے کو چپکے اور وہ آنکھ ناک ہاتھ پاؤں رنگ و رخ سے صحیح سلامت سچ جائے جو کلمہ ہمزہ اور دو حرف تجانس اور حروف علت سب وگوں سے پاک ہو اسکو صحیح کہتے ہیں جیسے ہمزہ ہو اسکو ہمزہ جہیں دو حرف تجانس ہوں اسکو مضاعف اور جہیں حرف علت ہو اسکو معتل یعنی علیل اور واضح ہو کہ اعتبار حروف اصلی کا ہے یعنی مثلاً معتل وہ ہی جہیں حرف اصلی کی جگہ حرف علت ہو تو تین قسم کا ہمزہ ہوگا۔ ہمزہ الفار جیسے اَہمزہ العین جیسے سَأَلْ ہمزہ اللام جیسے قَرَأْ۔ اور اقسام مضاعف میں قسم معتبر ایک ہی ہے یعنی کلمہ ثلاثی جہاں عین کلمہ اور لام کلمہ دو حرف تجانس ہوں جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَّ ہے اور بقیاس ہمزہ معتل بھی تین قسم کا ہوگا۔ معتل الفار و آوی جیسے وَعَدَ یا آئی جیسے تَبَرَّکَ معتل الفار کو مثلاً بھی کہتے ہیں کیونکہ گو انہیں حرف علت ہی مگر اسکی ماضی مثل ماضی صحیح اپنی حالت پر رہتی ہے معتل العین جہاں جو ف بھی کہتے ہیں و آوی قُلْ یا آئی یَبَّحْ معتل اللام جہاں ناقص بھی کہتے ہیں و آوی دَعَوْ یا آئی دَعَى یہ اقسام مفرد ہیں جیسے طب میں مفردات الامراض اور ممکن ہو کہ مرض ترکیب ہو یعنی کئی روگ کسی کلمہ میں ہوں علت مرکبہ کا کوئی خاص نام نہیں جتنے علل مفردہ پائے جائیں سب کے نام ملا کر مجموع علت مرکبہ کا نام ہوگا۔ تان معتل الفار و اللام کو لفیف مفروق اور معتل

لَا یَسْمَعُ مَعْدُوبٌ مَضْرُوبٌ یَضْرِبُ اور شتات باب تَفْعِيلٌ وَتَفْعِلٌ مثلاً یَلْقَیْهِ مُبَلِّغٌ
مُتَعَلِّلٌ اور مَفْعَلٌ جیسے کُتِبَ اور کُتِبَ صحیح ہیں ۱۲

واللام کو لفیف مقرر کیا ہے۔ واضح ہو کہ معتل العین جسکے تینوں حرف صلی حرف علت ہیں صرف وہ لفظ پائے گئے ہیں۔ اور یا ہی۔ اور متصل الفاء و الجین ہم تو ہوتا ہو جیسے یَقُمُ وَاِنِ مَّكَرُ نَبِیِّکَ اب اشک ذیل میں بتاؤ کہ کس کلمہ میں کیا روگ ہو اور باعتبار علت کس قسم مصطلح میں داخل ہو (یضاً۔ اَنّٰی یَتَسَّی رَاٰی کَاہُ وَضَوَّہُ آبُ (دَاوَبُ) جَاہُ (جَیَّ) اَوّٰی (اَوّٰی) اَمَّ رَاَمَّ وَدَّ (دَوَدَ) سَاہُ (سَوَّہُ) اَقَامَ مذکورہ اس شعر میں نظم کر دیئے گئے ہیں اور یہی مقبر بھی ہیں عقلی ثقیں تو بہت نکل سکتی ہیں **مشعر** صحیح ت و ثا ل ت و ضاعف و لفیف و ناقص ہوئے جو ف و ہ تغیر جو رفع علت کے لیے کیا جائے انکو اعلال کہتے ہیں جسکے قاعدے ذیل میں منضبط کیے جاتے ہیں اور وہ تین طور پر ہوتا ہے ابدال یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل لینا۔ مثلاً حرف کو گرا دینا۔ ترکان حرف کی حرکت کو دور کرنا۔ اور واضح ہو کہ قواعد افعال کیواسطے ہیں اور ان اسموں کے لیے جو سلسلہ مشتقاق میں فرع فعل سمجھے جاتے ہیں اسماء جوار کے باب میں یہ کلیہ قاعدہ یاد رکھنا چاہیے کہ عموماً قواعد اعلال ان سے متعلق نہیں مگر صرف وہ کہ ہمزون فعل ہیں کہ ان میں فعل کی طرح اعلال کیا جاتا ہے۔

قواعد ہمزہ

(۱) ہمزہ ساکن جو کسی حرف تحرک کے بعد واقع ہو جائے کہ اس ہمزہ کو ایسے حرف علت جو موافق حرکت ماقبل ہو بدل لیں جیسے نَاسُ رَاسُ بَؤُسُ بَؤُسُ ذِئْبُ ذِئْبُ یَاْمُرُ یَاْمُرُ اور یاد رکھو کہ یہ قاعدہ وجوبی نہیں اور اس شرط کے ساتھ شرط ہے کہ اگر اس کلمہ میں ادغام یا اعلال ہو سکتا ہو تو اسی کو قاعدہ مذکورہ پر ترجیح دینگے کیونکہ مقصود اصلی تخفیف

أَمَطِلِ السَّمِيرَ بِنِيَّ إِنَّ نَفْسَ بِنَا
فَقَالَتْ كَذَابٌ وَلَكِنْ مَطْلَعُ الْجَوَادِ

(۳) واو ساکنہ زائدہ کے بعد مفعول متحرک واقع ہو تو جائز ہے کہ اُس کو واو سے بدل کر افعالِ ماضیہ جیسے قرأت سے مفعول مَقْرُوءٌ مَقْرُوءٌ اور یہی قاعدہ یا ساکنہ زائدین بتا جائیگا جیسے خطا سے مَعْلُومٌ مَعْلُومٌ مَعْلُومٌ

(۳۴) حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ متحرک واقع ہو تو جائز ہے کہ حرکت ہمزہ کو نقل کر کے حرف ماقبل کو دیں اور ہمزہ کو دور کریں جیسے سَلْ صِیغہ واحد حاضر امر معروف ہی سؤال باب سئلَ یَسْأَلُ سے اصل میں اسئلَ تھا اسی قاعدہ سے اسئلَ ہوا چونکہ ہمزہ امر غمرہ وصل تھا اور واسطے رفع ابتدا بسکون کے زیادہ کیا گیا تھا اب ضرورت باقی نہ رہی وہ بھی گر گیا سئلَ ہوا قرآن میں ہی سئلَ یَسْأَلُ اَنْسَرَ تَمِیْلَ۔ **قال لشاعر** سَلَّی عن سَلِیْنِی فَمِیْ رَحْمِیْ مگر چونکہ قاعدہ جوانی ہی اس پر

بعض علماء بھی کو نبیائے ہند نے یہ کہ معنی خبرینے کے ہیں تو اسی قاعدہ کا برتاؤ ہے اس صلاکت (دفرشتہ) میں بھی بوی قاعدہ برنا گیا ہے اللہ کے رسالت سے مشتق ہے اصل صلاکت تھا پھر استعمال میں صلاکت ہو گیا اور اس قاعدہ سے صلاکت اور جمع میں ہمزه مخذوف ہو کر آتا ہے صلاکات صلاکت لکن اسی قاعدہ کی ایک مثال نقطۃ الدیسہ کے اصل میں اللہ (الاک) تھا اس پر الف لام لگانے سے الالہ ہوا دوسری ہمزه کو اس قاعدہ سے گرا دیا اولئہ فہو پھر قاعدہ ادغام بحکم آئے آتا ہے اللہ۔ ہوا ۱۲

اعلم انہیں بھی ہوتا۔ کما فی القرآن۔ لَا یَسْتَلْ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یَسْتَلُونَ جو از قاعدہ سے باب
مرفیہ دئی اور اسکا باب فعال آدی یی مستثنیٰ ہے کہ سولے مضامین حرّیج اور ظرف
مرفیہ اور آلہ مرفیہ کے تمام باب میں وجوہ قاعدہ مذکور مستعمل ہو کما فی القرآن فَانْظُرْ مَاذَا تَأْتِيهِ قَالًا
الشاعر۔ نَبِيكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ خَلَامَ

(۴۴) ہمزہ متحرک جو بعد حرف مفتوح واقع ہو کبھی الف سے بدل جاتا ہے **مشر**

جاءات اللسانها التسيام ولا يلتام ما جرح اللسان

لا يلتام أصل میں لا یلتئم تھا۔

(۵۵) ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکن واقع ہو تو اس ہمزہ ثانی کو ایسے حرف علت سے کہ موافق ہو
ہمزہ اول ہو جو بابتلایا جائے جیسے اَمِنَ اَوْ مَنَ اِيْمَانٌ کہ اصل میں اَمِنَ اَوْ مَنَ اِيْمَانٌ
تھا اسولے کہ ان الفاظ کا ماہ امن مہمز الفارب ہے۔ اس قاعدہ سے تین باب مستثنیٰ ہیں اَخَذَ
يَأْخُذُ امر یأس اکل يأكل سب مہمز الفارب النہ امر حاضر کے صیغے آنے چاہئیں اَوْحَدٌ
اَوْكُلُ اَوْحَرُ اور قاعدہ مذکور کے رو سے اَوْحَدٌ اَوْكُلُ اَوْحَرُ ہونا چاہئے مگر اصل میں

حَدٌ کما جاء فی القرآن۔ حُدُّنَا اَمَّا اَتَيْنَاكَ يَوْمَئِذٍ كُنْ كَلَامُهَا سَعْدًا حَيْثُ يَشْتَمُّ كَلَامًا

اَشْرَبُوا وَلَا تَسْرَبُوا مَرُّ اَصْبَحًا اَكْبَرُ بِالصَّلَاةِ لِيَكُنْ نَرْكُ سَلَجِبُ وَرَكْلَةُ اَتَابَ نَرْ

ہمزہ باقی رہا ہے فَامْرُؤًا مَعْرُوفًا وَانَّهُ عَنِ النَّكْرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا اَصَابَكَ۔

(۶۶) ہمزہ متحرک کے بعد دوسرا ہمزہ متحرک واقع ہو پس اگر دونوں میں ایک بھی کسور ہوگا

سلحہ لفظ آدم بھی ہی قاعدہ کی ایک مثال ہے اصل میں ادم تھا اَدَمَ سے نکلا ہے جسکی معنی گندم گون ہونے کے ہیں ۱۱

دوسرا ہی ہو جائیگا ورنہ واو جیسے ائمہ کرام کی جمع ہے بروزن افعولہ اصل میں اء مہمہ
تھا قاعدہ اوغام سے آئیت ہو اور اس قاعدہ سے ائمہ اویدیم تصغیر آدم کہ اصل میں آدم تھا
ادمہ سے مشتق ہے صیغہ تصغیر آئیدیم اس قاعدہ سے اویدیم جگا (آئے والا) اسم فاعل ہے
باب جاء بجئی سے اصل میں جای تھا متصل کے پندھوں قاعدہ سے جو آگے مذکور ہوگا جائے
ہوا اور اس قاعدہ سے جائی ہو اور پھر اصل کے تیرھویں قاعدہ سے جائے اور اس قاعدہ سے باب
کا مضارع مشتق ہے کہ اس کے صیغہ واحد مکمل میں وہمزہ متحرک جمع ہوتے ہیں اور خلاف قاعدہ تنخینا
دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔

اور حفظ کی سانی کے لیے تمام صیغوں سے دوسرا ہمزہ گرا دیا جاتا ہے جیسے یکنم لیکر ہان لے۔
(۷) الف جمع سے پہلے اوپر بھیجے وہمزہ واقع ہوں تو پہلا واو کیا جائے جیسے ذقائبہ کی جمع ذقائب
(۸) الف جمع کے بعد اور سی سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو ہمزہ یا مفتوحہ سے اور سی الف سے بدل ہو
جیسے ہدایتہ کی جمع ہدایا مطیئہ کی جمع مطایا خطیئہ کی خطایا۔ اور ان جمع میں تم نے پڑھ لیا ہے
کہ فیصلہ کی جمع فعیل آتی ہے ہدایتہ کا مادہ مجروح ہوتا ہے اور مطیئہ کا مطلق سوان و نون
کی جمع میں بجائے لام سی آئے گی یعنی ہدیتہ کی جمع ابداء ہدائی ہوگی اور مطیئہ کی ابداء مطائی
پھر متصل کے گیارھویں قاعدہ سے مطائی خطیئہ کا مادہ ابست خطا ہے اس میں ہمزہ لام کلمہ ہے
سبب وجہ قاعدہ (۶) کے سی ہوا غرض کہ ہدایتہ کی جمع ہدائی اور مطیئہ کی جمع مطائی اور خطیئہ
کی خطائے اور پھر خطائی ہوئی اور اس قاعدہ سے ہدایا مطایا خطایا۔

مقررین ۲ ہمزہ کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے مثلاً اس مقال قرآنہ تین طرح کے

قواعد وادویا

(۱) شروع کلمہ میں دو واو بلا فصل مجتمع اور اصل ہوں یعنی ایسا نہ کہ اصل میں کوئی اور حرف تھا اور بدلنے سے واو ہو گیا جیسا وُذریٰ مجھول وادی تو پہلے کو جو یا یا بقا حرکت ہمزہ سے بدل لیں مثلاً واصلہ کی جمع بروزن فَوَاعِلُ وواصلہ آئی چاہیے اس طرح اَوَّلُ کی جمع قبلہ کَبُرُ وَوَلَّ آئی چاہیے لیکن اَوَّاصِلُ اور اَوَّلُ آتی ہے بلکہ خود اَوَّلُ بروزن فَعْلُ اصل میں دُوَلی تھا اصل مادہ وَوَلَّ ہے اسی قاعدہ سے اَوَّلُ ہو گیا۔

(۲) کسرہ وضمہ میں وہ طاقت ہے کہ اُسکے بعد جو حرف علت ساکن غیر مشدود واقع ہو اسکو اُٹھانے کا محال کرے مثلاً مَوَادَّة (مُقَاعَلَة) سے صیغہ واحد غائب ماضی معروف وادی ہو گا کہ تحلیل ہو کر وادی ہو جائیگا۔ مگر اسکا مجھول وُذریٰ۔ غَوَاب کی جمع غَوَابِیہ مَقَاتِم کی مَقَاتِمِہ (مَقَاتِمِہ) وزن سے اسم کہ مِیْزَان کہ اصل میں مِیْزَان تھا اور مِیْزَانِہ مجرد سے افعال اِیْسَاد جکا اسم فاعل بروزن مَکْرَمَہ مَوْنِیْہ کہ اصل میں مَنِیْہہ تھا۔ اس قاعدہ سے صرف تین وزن مستثنیٰ ہیں فَعْلُ جبکہ صفت ہو اور دو وزن جمع فَعْلَان کہ انہیں گری ساکن بعد الضمہ واقع ہو تو سیطیح ضمہ نہیں ہوتی بلکہ ضمہ سیطیح ہو کر کسرہ ہو جاتا ہے جیسے قِیمۃ ضعیفی اصل میں ضعیفی تھا بروزن فَعْلُ حَقْد کی جمع دِیْنَان کَوْنہ رِکِیْزَان اِذَا جَاءَ السَّمْسُ فِی الدِّیْنَانِ بَدَّ الدَّمَ فِی الدِّیْنَانِ دِیْنَان و کِیْزَان دونوں جمع بروزن فَعْلَان ہیں بَیْض جمع بَیْضَاءُ اصل میں بَیْض تھا بروزن فَعْلُ۔ فَعْلُ میں صفت ہونے کی قید اس واسطے لگائی ہے کہ فعلی اسی میں یا ساکن یا قبل ضمہ

۱۲ یہ قید اس واسطے ہے کہ اِجْعَلْ اَذ میں واو کو سی سے بدل نہیں سکتے۔ سیطرح بَیْض ۱۲

واو ہو جاتی ہے جیسے طوبی کہ اصل میں طیبے ہی اور طیب اسکا مادہ ہے۔

(۴۴) مثال واوی مجرور کے مضارع کسور لعین معروف کا واو اصل جو فاکلمہ ہے حذف ہو جاتا ہے جیسے وَعَدَ وَذَنَ مثال واوی ہیں اور باب صَرَبَ بَضْرَبَ سے ہیں تو انکا مضارع معروف یَنْعِدُ اور یَنْزَنُ ہوتا مگر یَنْعِدُ انخ اور یَنْزَنُ انخ آتا ہے چونکہ قاعدہ میں معروف کی قید ہے مضارع مجہول صِلَ خود یَنْعِدُ انخ اور یَنْزَنُ انخ مگر قَضَمَ اور دَنَمَ اور دَنَ اور رَهَبَ اور مَنَ هَبَ بھی مثال واوی ہیں اور باوجودیکہ مضارع مفتوح اعین ہر پھر بھی یَضَمُ اور یَدَنُ اور یَنُ اور یَقَبُ بحذف واو آتا ہے۔ جب مضارع سے واو گری تو امر جُتَابِ مضارع ہے انہیں بھی گری کی تبت سے یَنْعِدُ قَزَنُ سے یَنْزَنُ تَضَمُ سے تَدَعُ سے دَعَمُ تَدَنُ سے دَمَ سے هَبَ سے هَبَ۔ بلکہ برعایت مضارع خود مصدر سے بھی جواڑاواو گرا دیتے ہیں اور آخر میں اس کے عوض ت زیادہ کر دیتے ہیں وَعَدَ عَدَا دَلَّ دَلَّاتٌ وَذَعَّ ذَعَّاتٌ وَعَظَّ عَظَّاتٌ وَغَلَّ غَلَّاتٌ عَلَّ عَلَّاتٌ سَحَّ سَحَّاتٌ صَحَّ صَحَّاتٌ مَقَّ مَقَّاتٌ اور مصادر بے حرف واو ہیں سے بے وَتَمَ وَفَعَّ وَفَرَّ وَطَى وَفَاتَى وَفَوَّ وَفَوَّادٌ واو کے گرنے پر مضارع مفتوح اعین ہے تو اکثر مصدر میں بھی عین باب مفتوح ہوگا جیسے دَعَا سَحَّ اور کبھی کسور بھی هَبَ مگر مضارع کسور لعین ہو تو ہمیشہ کسور۔

(۴۵) مثال واوی یایانی کو جب باب افتعال میں لائیں تو واو اور سی کوت سے بدل کر تال افتعال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے وعظ سے انطاظ مصدر انطظ ماضی یَنْطِظُ مضارع سے یَنْطِظُ سے اشتادہ ہیں اگر مادہ فی الاصل مثال نہوا اور تعلیل ہو کر فاکلمہ کی جگہ واو یا ی

اُپرے تو یہ قاعدہ جاری کیا جاتے گا۔ مگر باب انہیں یحییٰ اِتَّخَذَ اَشْنُوہے کہ اصل میں مہمو
الفار ہے اور اخذ ماوہ باب ہو قواعد مہمو کے پانچویں قاعدہ کے رو سے ہنرمند اصلی ہی کیا گیا
اور پھر ہی کو ت سے بدلا اسکے علاوہ انہیں انتکل وغیرہ میں بے ادغام آیا ہے۔

(۵) اوجہ کا عین اور ناقص کا لام کلمہ اگر تھک ہو اور حرکت اسکی لازمی ہو اور حرف مفتوح کے بعد ایک ہی لفظ میں واقع ہو الف سے بدل کیا جائے جیسے قَالَ بَیَّاعٌ دَعَا رَجُلًا کہ اصل میں قول بَیَّعَ دَعَا رَجُلًا تھا مگر اس قاعدہ میں چند شرطیں ہیں اول یہ کہ کلمہ برفوزن فَعْلَانِ مَصْرُوعٍ اور فَعْلَانِ وزن جمع نہ ہو جیسے دَوْدَانٌ جَوْنَانٌ اور حَوْنٌ جمع حَوْنٌ بمعنی بھولاہ اور حَوْنٌ یہ کہ کلمہ مثنوی اور جمع نہ ہو مثلاً سالم و غسوب و مکر نہ ہو جیسے دَعَا رَهْمًا مَدْعَايَا عَصَوْنَ وَ حَبْلِيَانِ دَعَايَا حَرَوِيَّ احْتِشَانٌ قَيْسِيَّ یہ کہ وہ واو اور ی مدہ زائدہ سے پہلے واقع نہ ہو جیسے عِلْوَادٌ جَوَادٌ سَوَادٌ بَيَاضٌ مگر علامت جمع اس سے مستثنیٰ ہو جیسے دَعَا کہ اصل میں دَعَا فَا تَعَا اور دَعَا کہ اصل میں رَهْمَانٌ تَعَا اور اَعْلَوْنَ اَعْلَانٌ کہ اصل میں اَعْلَوْنَ اور اَعْلَانٌ چوتھے یہ کہ وہ لفظ جمید شرط تحلیل پائی جائے ایسے لفظ کا ہم معنی نہ ہو جیسے تحلیل مفعول ہے جیسے عَوْدٌ بِمَعْنَى اِغْتَوَدَ اِغْتَوَدَ بِمَعْنَى نَقَاوَدَ كَيْفَ تَمَّ هَوَايَہِ اِيكٌ عِيْبٌ اور باب اِفْعَالٌ و اِفْعِلَالٌ محبوب کی واسطے مخصوص ہیں اس سے جانا کہ عَوْدٌ بِمَعْنَى اِغْتَوَدَ يَا اِغْتَوَدَ کا ہے اسی طرح اِغْتَوَدَ کے معنی میں ہاتھوں ہاتھ لیا دیا جمید شاکر ت خاصہ تفاعل ہے غرض بحفظ شرط جب واو اور ی کو الف سے بدلا اور کسی صیغہ میں اجتماع ساکنین لازم آیا تو الف گر جائیگا جیسے دَعَتْ دَعَتْ کہ اصل میں دَعَوَتْ رَهْمَتٌ تَعَا اور اِطْرَحْ صَبِغَةً تَشْبِيْهُ جَمْعِ مَوْتٍ غَابَةٍ دَعْنًا

تعلیل کا خاتمہ ہوا جیسے یَبِیْہُ اصل میں یَبِیْہُ تھا یَقُولُ اصل میں یَقُولُ تھا اور اگر نہیں تو
نقل حرکت کے علاوہ اُس حرف علت کو ایسے حرف علت سے بایں گے جو موافق حرکت منقولہ ہو
جیسے یَخَافُ اصل میں یَخَافُ تھا یُقِیْدُ اصل میں یُقِیْدُ تھا لیکن مفعول جوف یا ئی میں اس قاعدہ
کے بعد پھر ضمہ کو کسرہ اور واو کو ی سے بدلنا ہوگا تاکہ حذف واو پر دلالت کرے جیسے مَبِیْہُ
اصل میں مَبِیْہُ تھا پہلے قاعدہ سے مَبِیْہُ ہوا اور دوسرے سے مَبِیْہُ مگر مَعِیْبُتٌ اور
مَدِیْوُنٌ وغیرہ بہت سے الفاظ بر اصل خود بھی آئے ہیں لہذا مفعول جوف واوی کثیر بتعلیل سنا
گیاتے مَقُولٌ فُحْرٌ وغیرہ سب محل ہیں درمصر باب افعال واستفعال میں اتقاع
ساکنین سے الف گرے گا۔ تو اُس کے آخر میں ت لگانی ہوگی جیسے اِقَامَتٌ اِسْتِقَامَةٌ کہ اصل میں
اِقَامٌ اور اِسْتِقَامٌ تھا مگر باب اِسْتَحْوَذَ اِسْتَصْهَبَ اِسْتَدْرَجَ شاذ ہیں بعض علماء صرف
یہ قاعدہ ٹھہرایا ہے کہ جب باب استفعال کا ثلاثی مجزئ متعل نہ ہو اُس میں عموماً تعلیل نہیں کرتے۔ مگر
اس قاعدہ میں شرطیں وہ یہ کہ کلمہ صیغہ اسم الک اور فعل تفضیل یا افعال صفتی یا فعل تعجب اور
افعال وزن جمع نہ ہو جیسے اَنْوَدَ یا اَسْوَدَ اَبْیَضَ اَسْوَدَ مَقُولٌ مَرْوَحَةٌ اور مَا اَطِیْبَہُ اور اَنْوَدَ
اَضْیَافٌ اور کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اَلْوَهْدُ کہ اِفْشَعَرَ کا ملحق ہو اور نہ ناقص ہو جیسے اَیُّہِیْ اِسْتَحْبِیْ
کیونکہ ناقص ہونے کی صورت میں لام کلمہ محل ہوگا اُس کی تعلیل مقدم ہے آخر لفظ محل تغیر ہوتا ہے
پس اگر عین کلمہ میں بھی تعلیل کریں تو الی اعلالین لازم آئے گا۔

(۸) مصدر یا وزن جمع میں جو واو متحرک بعد کسرہ واقع ہوا درمصر ہو تو اُس کے محل میں اور وزن

جمع ہے تو اس کے مفرد میں اس اور تحلیل ہو چکی ہو یا تحلیل نہ ہو تو مفرد میں ہ و او ساکن ہو
اور اب جمع میں الف زائدہ سے پہلے ہو تو اس و او کوئی کر لیں گے جیسے قَامٌ کہ اصل میں قَامٌ ہر
فعل کا مصدر ہے اور فعل میں و تحلیل ہو کر قَام سے قَام ہوا اس طرح دَاڑ کی اصل دَاڑ اور جمع
دَاڑِ حَوْضٍ جِیَاضٍ رَوْضٍ ریاضٍ بیچ جھکا مادہ واوی ہے ریاض مگر استواء التوا میں
تحلیل نہ ہونے سے نقص قاعدہ لازم نہیں آتا کیونکہ استواء التوا کے واو میں تحلیل نہیں ہوئی
اسی طرح طَوَالٌ جمع طَوَالٌ میں اس قاعدہ سے یہ ایک بات یاد رکھنے کے لائق نکلی کہ تحلیل
مصدر اپنے فعل کا تابع ہوتا ہے۔

(۹) جب و او اور سی دونوں ایک کلمہ میں یکجا واقع ہوں اور دونوں میں پہلا ساکن ہو تو و او
کوئی سے بدل کر سی میں اذغام کر دیں اور حرکت ماقبل ضمہ ہو تو کسرو سے بدل دیں جیسے مَرَوُفٌ
اصل میں باب رافی مَرَوُفٌ کا مفعول ہے مَرَوُفٌ۔ عَنِ اصل میں عَلِیٌّ تھا مَعْلُوفٌ کا مفعول
مَعْلُوفٌ تھا سَمِیْدٌ اصل میں سَمِیْدٌ تھا اِیَّامٌ جمع یَوْمٌ کہ اصل میں اِیَّامٌ تھا تَسْمِیۃً اصل میں
تَسْمِیۃً تھا بَرَزَن تَفْعِیْلٌ اور اسکا مادہ مجرد و سم ہے اسی قاعدہ سے تَسْمِیۃً ہوا پھر تَحْفِیظاً ایک
سی کو گر کر اس کے عوض ت لگا دی اور یہی حال ہے کل مصادر موز اللام اور ناقص باب تفصیل کا
اور بعض لوگ بے تحلیل مذکور اسکو وزن جدا گانہ قرار دیتے ہیں مگر شرط قاعدہ یہ ہے کہ و او اور
سی دونوں میں جو پہلے ہوا اور ساکن ہو وہ خود حرف صلی ہو یعنی اگر اصل میں کوئی اور حرف پہلا
اور بدل بدلا کر و او یا سی ہو گیا ہوگا تو یہ قاعدہ نہیں جاری کرینگے جیسے دِیَوَانٌ اصل میں دِیَوَانٌ
تھا جیسا کہ اسکی جمع دِیَوَانِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے یا مَبَایِعَ کا مجول بُیْعٌ کہ اصل میں بَایِعٌ تھا

اور واضح ہو کہ تصغیر میں یہ قاعدہ نہیں چلتا جیسے اُسے دیکھیں۔ جُن تَبِلُ اور اَقِمْ شَاوِہ۔

(۱۰) جو واو تین یا زیادہ حرفوں کے بعد آخر کلمہ میں واقع ہو اور ماقبل اس کا مفتوح ہو اور

واو مادہ باب میں حرف ثالث رہی ہو تو ی سے بدل جائے جیسے یَدْعٰی اصل میں یُنْعَوُّ کھانا

مادہ اس باب کا واوی ہے دعویٰ اسطرح استعلا علو سے اسطرح مسترعین مصطفیان

اس قاعدہ کے رو سے چاہتا تھا کہ شِکَاہ کو جس پر خود کھاکر شِکَاہ کہتے اس واسطے کہ مادہ واوی

ہو شِکَاہ یَشْکُو شِکَوٰی مگر یہ وزن مصاد ناقص یائی میں بکثرت ہے واوی میں کمتر کثرت

کے لحاظ سے وزن یائی کو کل ناقص کی واسطے مطرود سمجھ لیا اور شِکَوٰی واوی کو یائی بنا لیا۔

(۱۱) آخر کلمہ میں واو بعد کسرہ واقع ہو تو ی سے بدل جائے جیسے یَغْنٰی کہ اس کا مادہ واوی

ہے اصل میں یَغْنٰی یا دَعْوٰی سے ماضی مہول بجائے دَعُو کے دُعٰی۔ واضح ہو کہ علامت

یا علامت تائینٹ کے لاحق ہونے سے واو اور ی کا آخر میں واقع ہونا باطل نہیں ہوتا پس دُعٰی اور

مَضٰیہ اور اسطرح کی دوسری مثالوں میں بھی واو کو ی سے بدلنا ہوگا۔ یہاں تک کسرہ کو

واو کے پہلے ثقیل جاتا کہ حرف ساکن کا تو سطح بھی مانع تعلیل نہوا اور قیوۃ کو اسی قاعدہ سے قَبِیۃ کیا۔

(۱۲) حرکات میں ضمہ او حرف علت میں او نہایت ثقیل میں پس اسم کے آخر میں اگر یہ وزنوں

ثقل جمع ہو جائیں یعنی ضمہ ہو او ضمہ کے بعد واو تو ضمہ کو کسرہ اور واو کو ی کر لیں گے جیسے دَلُو

کی جمع فُعُول کے وزن پر دَلُو یا اَفْعَل کے وزن پر اَدَلُو ہونی چاہیے مگر دُلُو اور اَدَلُو آتی ہے

پھر اَدَلُو بہ موجب قاعدہ مابعد اَدَل ہو جاتا ہے

۱۱ واضح ہو کہ نحو کی علامت تائینٹ یا تشدید یا جمع یا ضمہ متصل سے واو کے آخر ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا ۱۱

(۱۳۳) کسرہ او ضمہ دونوں حرکتیں ثقیل ہیں ایک سے دوسرے کی طرف عدول ایک قسم کا ثقل تو
یہ ہے پھر دو کسرہ کی جگہ سی اور دو ضمہ کی جگہ و سمجھی جاتی ہے اُس پر حرکت ضمہ یا کسرہ موافق ہوتا
مخالف دوسری قسم کا ثقل یہ بھی پس جہاں دونوں ثقل جمع ہوں تو واو اور سی کی حرکت ثقل کے
ماقبل کو دینگے اگر واو اور سی کے بعد اُسکی حرکت کے موافق دوسرا واو یا سی واقع ہو ورنہ واو یا
سی کو بخلاف حرکت ساکن کر دینگے جیسے رَضُوا اصل میں رَضِبُوا تھا یہاں سی کی حرکت ض یہ
منتقل کر دی تَدْعِينَ اصل میں تَدْعُونِ تھا واو کی حرکت ع پر منتقل کر دی اسکان یعنی
خاف حرکت کی مثال ہو یَدْعُو یَدْعُو کہ اصل میں یَدْعُو یَدْعُو تھا یَدْعُو تَدْعُونَ کہ اصل
میں یَدْعُو تَدْعُونَ تھا۔ قاعدہ اسکان کے رو سے دَاعِي قَاضِي دَاعِي قَاضِي مُسْتَعِيلُ
کہ سب اسم فاعل ہیں اور دلو کی جمع اَدْلُو جو حسب قاعدہ ماضی اَدْلُو ہو جائے گا۔ تنوین کے دون
ساکن کے ساتھ اجتماع ساکنین لازم کرواواو سی ساقط ہونے کے بعد دَاعِ قَاضِ مَرَامِ
مُعِيلُ مُسْتَعِيلُ اَدْلُو ہو جائیں گے اسطرح تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ تَلْقُوْ
یہ ہے کہ آخر کلمہ میں واو اور سی پر حرکت کا ہونا عموماً ثقیل سمجھا جاتا ہے مگر جبکہ واو اور سی سے پہلے
ساکن ہو جیسے دَلُو اور کَلْبُو۔

(۱۳۴) جو کلمہ فَعْلُو کے وزن پر ہو اور اسم ہو اور اُسکے لام کلمہ کی جگہ واو ہو تو سی سے بلی جائے
جیسے دُنْيَا دُنْيَا سے عَلِيَا عَلُو سے جو کلمہ فَعْلُو کے وزن پر ہو اور اسم ہو اور اُسکے لام کلمہ کی جگہ
سی واقع ہو تو واو سے بلی جائے جیسے تَقْوَا تَقْوَا کہ مادہ اُسکا وقایہ ہے ناقص یا ئی۔

(۱۳۵) اسم فاعل کے عین کلمہ کی جگہ واو یا سی واقع ہو اور فعل میں اُس و یا سی پر تَعْلِيل ہو چکی ہو

اسم فاعل میں بھی اُسکو ہمزہ کر لیں گے جیسے فَعَلَ سے فاعِل سے بائیں سطر میں جو طے یا طوئی کا اسم فاعل ہو یا دَاو میں جو دَوَّی یا رَوَّیۃ کا فاعل ہو اور بحال رہا کیونکہ فعل میں تعلیل محفوظ رہا ہے۔

(۱۶) الف زائد کے بعد کلمہ کے اخیر میں جو وَاوِ یا حِ واقع ہو ہمزہ سے بدلی جائے جیسے کساء دعا، بناء اعداء کہ اصل میں کساو دعا و بناو اعداء تھا۔

(۱۷) جس کلمہ میں مدہ زائد ہو اور اُسکو فَعَال کے وزن پر جمع کریں اور وہ مدہ الف فاعل کے بعد پڑے تو ہمزہ کر لیا جائے جیسے رَسَالَةٌ رَسَائِلٌ حَيِّفَةٌ حَيَّائِفٌ عَجُوذٌ عَجَائِزٌ لَفْظٌ مَصْحَابٌ شَاوِہٌ مِصْبِيہٌ کی جمع ہے اور سی اُس میں وَاوِ اصلی کی جگہ ہے مَصْحَابٌ چاہتا تھا مَعَارِشٌ مَعَاوِثٌ بلا تعیل کیونکہ سی اور واصلی ہیں۔ اسی وزن فاعل کے متعلق ایک اور قاعدہ ہے وہ یہ کہ اگر الف فاعل کے پہلے اور پیچھے دو حرف علت واقع ہوں دو سکر ہمزہ سے بدلیا جاوے جیسے اقل کی جمع اَوَائِلُ بر وزن اَفَاعِلُ اصل میں اَوَاوِلُ تھا خلیل کی جمع خِیَالِش کہ اصل میں خِیَالِ تھا۔

قرین واوِیا

(۱) مثال۔ واضح ہو کہ معتل لغار باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے نہیں آیا۔ معتل لغار کو مثال سیوا کتے ہیں کہ اکی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے مضارع مکسور العین ہو تو باب میں صرف تیسرے قاعدہ کا برتاؤ ہوگا جیسے وَتَدُورُ اور وَتَدُورُ سے مضارع معروف یَعُوذُ یَعُوذَانِ یَعُوذُونَ

۸ ۸ ۵ ۸

لَعُوذُ تَعُوذَانِ یَعُوذُونَ الخ

ایضاً مجہول یُوْعَدُ یُوْعَدَانِ یُوْعَدُ فَنَ یُوْعَدُ نَ یُوْعَدَانِ یُوْعَدُ نَ الح

امراض معروف لِبَعْدَ لِبَعْدَا لِبَعْدُ وَالْح

امراض مجہول لِبُوْعَدَ لِبُوْعَدَا لِبُوْعَدُ وَالْح

امراض معروف عَدَّ عَدَا عَدُّوا عِدَّ عِدَا عِدُّوا عِدَّنَ.....

بانون ثقیل عِدَّتْ عِدَاتَ عِدَّتْ عِدَّتْ عِدَاتَ عِدَاتَ.....

بانون خفیفہ عِدَّنَ..... عِدَّنَ..... عِدُّنَ..... عِدَّنَ.....

امراض مجہول لِبُوْعَدَ لِبُوْعَدَا لِبُوْعَدُ لِبُوْعَدَا لِبُوْعَدُ لِبُوْعَدُنَ

بانون ثقیل لِبُوْعَدَ عِدَّتْ..... لِبُوْعَدَ عِدَّتْ.....

بانون خفیفہ لِبُوْعَدَ عِدَّتْ..... لِبُوْعَدَ عِدَّتْ.....

اور وُدَّعَ چھوڑ دینا رخصت کرنا اور وُدَّعَ کرنا وَضَعُ رُكْنَا بَنَانَا باوجودیکہ باب

فَتَمَّ بَقَمَّ سے ہیں مگر ان میں خلاف قیاس بَعْدُ کی طرح واو خوف کیا جاتا ہے قل علی ہم

مَرَّ ذَكَرْهُمْ فَمَالَهُنَّ وَقَالَهُنَّ رَبُّهُنَّ الصَّبَا وَصَوْدُهُنَّ سَوَاءُ قَالَ رَبُّ تَعَالَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

وَتَنَزَّلُ رُؤُوسُ الْخَالِقِينَ وَقَالَ رَبُّ تَعَالَى وَيَوْمَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

چند مثالیں اسطے شق کے نیچے لکھی جاتی ہیں

مصدر معنی باب مصدر معنی باب

وراثۃ وارث ہونا وَرِثَ يَرِثُ مَنِيَسِرَ جو اکھیلنا يَسِرُ يَسِيرُ

ولادۃ جنما وَلَدَ يَلِدُ

تو ازبکہ ما قبل فون تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے حرف آخر لامحالہ مفتوح ہوگا۔ پس حرف علت جو سکون حرف آخر کی وجہ سے گرا تھا عود کر آئے گا فُونَنَّ فُولَان فُولَنَّ فُولَنَّ فُولَنَّ اور فُولَنَّ فُولَنَّ فُولَنَّ۔

اسم فاعل برعایت قاعدہ (۱۵) برقیاس صحیح۔ اسم مفعول میں ساتواں قاعدہ برتنا ہوگا نقل حرکت کے بعد دو واول میں جملع ساکنین ہوگا۔ اور ایک گرسے کی مقولہ مَقُولَان مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَاتٌ مَقُولَاتٌ۔ اَبَسِمُ (بیچنا) جتنے قاعدے فُول کی گردان میں برتے جاتے ہیں سب بیچ کی گردان بر بھی برتے جاتے ہیں صرف واد اور سی کا فرق ہے۔

ماضی معروف	بَاعَ	بِعَى	الخ
ماضی مجهول	بِيعَ	بِيعَ	الخ
مضارع معروف	يَبِيعُ	يَبِيعُ	الخ
مضارع مجهول	يُبَاعُ	يُبَعْنَ	الخ
مضارع معروف منفی	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَبِيعَا	لَمْ يَبِيعُوا
مضارع مجهول منفی	لَمْ يَبِيعْ	لَمْ يُبَاعَا	لَمْ يُبَاعُوا
امر حاضر معروف	يَبِ	يُبِعَا	يُبِعُوا
باتون تاکید ثقیلہ	يَبِيعَنَّ	يَبِيعَانَّ	يَبِيعَانَّ
اسم فاعل	بَائِعٌ		الخ
اسم مفعول	مَبِيعٌ		الخ

حرف ڈرنا بھی اجوف واوی ہے مگر باب سیم ینم سے قاعدے وہی ہیں جو وٹل و بیٹم
 مذکور ہوئے گردان مختصر یہ ہے۔ ماضی معروف حاک خن بھول خیف خن ماضی معروف
 یحاک یخفن منفی بلم لکھن لکھن امر حن موک بالون حاقن۔ اسم فاعل حاکف اسم
 مفعول خنوت جتنے اجوف واوی ہوں گے سب مفعول بروزن مفعول ہوں گے اور جتنے یائی ہیں
 سب بروزن مینیم اجوف کا باب تقیید اور تقاعل اور مقاعلہ بالکل مثل صحیحہ
 ہے اگر قامة طکار ہونا اور کھڑا کرنا واوی ہے قیام مصدر مجزوی کی اصل قوام تھی دیکھو آٹھواں قیام
 اور اقامۃ اور اسکی گردان کے واسطے دیکھو ساتواں قاعدہ اقامۃ یقیم اقامۃ فهو مقيم و اقامۃ
 یقام اقامۃ فهو مقام الامر منہ اقامۃ و اسی کا تھیمہ الطرف مقام۔ اکثر طارۃ (اڑانا) یائی ہے
 مصدر مجزوی۔ طیار اطار یطیر اطارۃ مطیر اطارۃ مطارۃ مطارۃ اطارۃ
 مطارۃ وہی ساتواں قاعدہ اس سے بھی متعلق ہے اکثر یطیر یائی ہے (چرن لینا پند کرنا)
 اکثر یطیر واوی (جگل کو طے کرنا) اکثر یطیر واوی (فریاد کرنا) اکثر یطیر یائی ہے (نیک
 صلاح پر چھینا) اکثر یطیر واوی (مدد مانگنا) اکثر یطیر واوی (فرمانبردار ہونا) سب مزداجوف
 ہیں۔ اس سے فعال میں وہی قاعدے ہیں جو افعال میں تھے افعال افعال ایک طرح ہیں۔ نظر
 اکثر یطیر اطار یطیر اطارۃ مطیر اطارۃ مطارۃ مطارۃ اطارۃ مطارۃ
 قاعدہ چلے گا باقی میں پانچواں۔ فاعل مفعول بعد افعال مفعول ہیں مگر فاعل کی اصل مفعول ہے
 اور مفعول کی مختیر۔

مفعول

(۳) ناقص باب فعیل یفعل سے نہیں آیا۔ الذنوب والذات (ایمان) فعیل

اَلَّذِي يَفْعَلُ كَرَامًا) فَعَلٌ يَفْعُلُ - اَلَّذِي يَفْعُلُ وَالَّذِي يَفْعُلُ (رضامند ہونا) اَلَّذِي يَفْعُلُ (دُرنا)
وَمَنْ يَفْعُلُ - اَلَّذِي يَفْعُلُ (پاس کرنا) اَلَّذِي يَفْعُلُ (حفاظت کرنا) وَالَّذِي يَفْعُلُ (پاس کرنا) اَلَّذِي يَفْعُلُ
يَفْعُلُ - اَلَّذِي يَفْعُلُ (پاس کرنا) اَلَّذِي يَفْعُلُ (حفاظت کرنا) وَالَّذِي يَفْعُلُ (پاس کرنا) اَلَّذِي يَفْعُلُ

دعوت اور دعا کی گروان

ماضی دَعَا دَعَوًا دَعَتْ دَعَاتًا دَعَوْنَ دَعَوَتْ دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا
دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا دَعَوْتُهُمَا
ہو سکتی ہے چار صیغوں میں پانچویں قاعدہ کا عمل ہے۔

ماضی مجہول دُعِيَ دُعِيًّا دُعُوًّا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا
دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا دُعِيَّتَ دُعِيَّتًا
اور تیرھواں یا صرف تیرھواں۔

مضارع يَدْعُو يَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ
يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ
یَدْعُوْنَ جمع مؤنث حاضر خود میں کچھ تعلیل نہیں ہوتی اور باقی صیغوں کی واسطے دیکھو تیرھواں
یَدْعُوْنَ جمع مذکر غائب کل اصل یَدْعُوْنَ اور تَدْعُوْنَ واحد مؤنث حاضر کل اصل تَدْعُوْنَ۔

مضارع مجہول يَدْعُو يَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ
يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ
اَلْف اور جہاں اجتماع ساکنین ہو اَلْف کو گرا دو وَاو کو بت اَلْف سے اس واسطے نہیں لے کر کتابت

الف کی رعایت باقی نہیں رہتی۔

مضارع منفی یلم لم یدع لم یدعوا لم یدعوا لم یدعوا لم یدعوا

رضاع مجہول... لَمْ يَدْخُلْ لَمْ يَنْعَمَا لَمْ يَزْعَمَا لَمْ يُدْعَىٰ لَمْ تُدْعَىٰ اِسِي قْيَاسًا

لَنْ يَدْعُوا لَكُمْ لَنْ يَدْعُوا -

مرحاض معروف اَدْعُ اَدْعُوا اَدْعِي اَدْعُوا اَدْعُونَ

انوں تکمیل ادعون ادعون ادعن ادعون ادعون

الفون خفيف ادْعُوْ اُدْعُوْ اُدْعُوْ -

مفاعل دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَّةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ -

کلی صیغوں میں تیرھویں قاعدہ سے واو کو تہی کرو اور دایچ سے ہی کو گرا دو۔ دَعَوْنَ سے بھی تہی کر دو۔
 کیونکہ واو اور تہی میں اتقاے ساکنین ہوگا۔

مفعول مدعو مدعوين مدعوون مدعوة مدعوتان مدعوتان

دغام کیا گیا ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔

ترجمی کی گردان

اضعی معروف ساری دمیاً دمو دمت دمتا دمتین تا آخر ہر اس خود

بھول رہی رُمیا رہو رُحمت تا آخرِ جہاں خود

مضارع معروف يَنْصُرُ يَنْصُرَانِ يَنْصُرُونَ تَنْصِرُ تَنْصِرَانِ يَنْصِرُونَ تَنْصِرُونَ

رُحْمَانٍ رُحْمُونَ رُحْمِيَّانِ رُحْمِيَّانِ أَرْحَمِي رُحْمِيَّ-

اِمرِ اِرضٍ اِرضِيَا اِرضُوا اِرضِيَا اِرضِيَا
 بانون تشيله اِرضِيَا اِرضِيَا اِرضُون اِرضِيَا اِرضِيَا اِرضِيَا
 بانون خفيفه اِرضِيَا اِرضُون اِرضِيَا
 اسم فاعل اِرضِيَا اِرضِيَا اِرضِيَا
 اسم مفعول اِرضِيَا اِرضِيَا اِرضِيَا

امثلة مزيدة

معنى	واوى	معنى	يائى
نمىشت نابود کرنا	اِرضِيَا	رضاند کرنا	اِرضِيَا
غنى کرنا	اِرضِيَا	بلند کرنا	اِرضِيَا
دوہر کرنا یا دوبارہ کرنا	اِرضِيَا	نام رکھنا نام کرنا	اِرضِيَا
پسینا او حلیت خطا کرنا	اِرضِيَا	دیر کرنا	اِرضِيَا
پسند کرنا	اِرضِيَا	امید کرنا	اِرضِيَا
لنا	اِرضِيَا	معافی مانگنا	اِرضِيَا
تمام ہونا	اِرضِيَا	ایک دوسرے پر شہنشی کرنا	اِرضِيَا
شرمانا - جاکرنا	اِرضِيَا	اونچا ہونا	اِرضِيَا
چھیلنا سختی کھینچنا	اِرضِيَا	محو ہونا گھس جانا	اِرضِيَا
آرزو کرنا	اِرضِيَا		
ہو چکنا	اِرضِيَا		

(۴) **لَفِيفٌ مَفْرُوقٌ** لفیف مفروق صرف تین بابوں سے آیا ہے فَعَلَ یَفْعِلُ وَتَوَقَّى

یَقِی وَقَاہُ بچانا فَعَلَ یَفْعِلُ وَتَوَقَّى یَتَوَقَّى وَتَوَقَّى یَتَوَقَّى وَتَوَقَّى یَتَوَقَّى
نزدیک ہونا ولایت۔ لفیف مفروق کو ف کلمہ کے اعتبار سے مثال اور ل کلمہ کے اعتبار سے ناقص
سمجھ کر تحلیل کرنی چاہیے اور چونکہ مثال و ناقص کے قواعد نہ کہو چکے انکے اعادہ کی ضرورت نہیں

وقایہ کی گردان

ماضی معروف وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى وَتَوَقَّى
ماضی اور اسی پر ماضی مجہول برقیاس کرلو۔

مضارع معروف یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى یَتَوَقَّى
تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ تَقِیَانِ

مضارع مجہول برقیاس باب ر مرقی۔

اَمْرٌ قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا

بالون ثقیلہ قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا

اسم فاعل قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا قِیَا

اسم مفعول مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ مَوْقِیٌّ

مشئلہ مزید

اَلَا یَا لَہُ وَا لَہُ وَصِیَّتُہُ کرنا اَلَا یَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ وَا لَہُ

(۵) **لَفِيفٌ مَقْرُونٌ** صرف دو باب سے آیا ہے فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے طَوَّى یَطْوِی طَوَّى (لِیْسَانِ)

کہ اصل میں طوی تھا دیکھو نوائے قاعدہ دوسرے نقل یفعل جیسے قوی یقوی قوۃ کلمۃ قاعدہ
یہ ہے کہ ل کلمہ پیش لقص تعلیل کریں اور غ کلمہ محفوظ تاکہ توالی اعلالین نہ ہو پس باب طعی کو
بالکل بطور باب تائی گردان لو۔ راقوۃ اشکو باب رضوان پر گردان جاو اور لام کلمہ کو غ تعلیل
میں تقدم اس جہ سے ہو کہ لام کلمہ محل اعراب ہو جسکا تذکرہ سخن میں ہوگا اور توالی اعلالین کے باب
میں یہ بات یاد رکھو کہ دو حرف اصلی جو بلا فصل واقع ہوں۔ نون میں تعلیل نہیں کیجائے گی ورنہ
یوں تو مثلاً یدعی میں دو تعلیل میں پہلے دا کو ی کیا ایک تعلیل پھر ی کو الف کیا دوسری تعلیل

مشلہ مزید

مساواة برابر ہو تا لا غناء عاجز کر دینا اور عاجز آنا التواء ٹالنا اور پیٹنا لازم اور متحدی
ترویۃ سیلاب کرنا تداوی علاج کرنا اشتیاء شرمانا اور زندہ بچالینا۔

قواعد مضاعف

جب ایک ہی طرح کے دو حرف ایک کلمہ میں یکجا واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں یا پہلا
ساکن ہو تو اوغام واجب ہو یعنی کتابت میں دونوں کے عوض ایک حرف لکھ کر اُس پر علامت نشانی
(و) بنا دیں مگر بولنے میں دونوں حرف ادا کریں جیسے عتق کہ اصل میں عتص تھا یا مد صل
میں مدد تھا۔ اس قاعدہ سے صرف دو باتیں مستثنیٰ ہیں اول لفاظ الحاقی کہ ان میں اوغام کرنے
سے غرض الحاقی کہ تو زین ہر فوت ہوتی ہے جیسے سودة دوسرے یہ کہ کلمہ ان چار دونوں
نہو فعل جیسے مدد سبب فعل جیسے یتہ کی جمع لعم۔ یتہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو
کان کی نو تک ہوں یا کلمہ کی جمع کل۔ کلمہ مسہری کے پردے کو کہتے ہیں فحل جیسے

جَدّ و تَنگ راہیں جنکو ہندی میں بٹیا کہتے ہیں یا ظَلَّة کی جمع ظَلَل سایہ بان فعل جیسے سُرود
تخت اور ذیل کی جمع ذُلّ و متجانس حرفوں میں دوسرا ساکن ہو تو ادغام منع ہے جیسے مَدَد و
لیکن اگر سکون حرف ثانی لازم ہو تو جائز ہے جیسے اُمْدُ صیغہ امر کہ اسکا سکون دوسرے کلمہ کے
انضمام سے جاتا رہتا ہے جیسے اُمْدُ النّوم پس جائز ہے کہ اُمْدُ کہیں یا ادغام کر لیں۔
جب پہلا حرف متحرک ہوگا تو ادغام میں اُسکی حرکت کا دور کرنا لازم آئے گا پس اگر اُس سے پہلے حرف
متحرک ہو یا حرف لین زائد ہے تو حرف اول کو ساکن کر دینا ہوگا ورنہ اُسکی حرکت حرف ماقبل کی طرف
منتقل کر دینگے جیسے مَدّ اصل میں مَدَّ تھا یا دَابَّةً اصل میں دَابَّةٌ تھا مادہ اسکا دَبَّ ہے
پَمْدُ اصل میں پَمَدَّ تھا اس قاعدہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ اُمْدُ میں ادغام کرینگے تو اُمْلُ ہوگا
ہمزہ وصل بسبب نہ باقی رہنے حاجت کے گر جائے گا اور حرف مشدّد ساکن کو حرکت کسر دینگے
کیونکہ قاعدہ یہی ہے لَا تَشْأَنْ أَنْ إِذَا حُرِّكَ حَرَكٌ بِالْكَسْرِ شَرَطُ ادْغَامٍ مِنْ سِوَاهِ حَرَفِ الْكَسْرِ
نہو جیسے قَرَدَ نَقَضَ تَمَدَّدَ تَمَطَّطَ اسمیں کلام نہیں کہ اس طرح کے تکرار میں بھی ثقل ہے مگر
اُسکا دفعیہ ادغام سے نہیں ہو سکتا پس تخفیف ابھی حرف ثانی کوئی سے بدل لیتے ہیں۔ تَقَضَّى
الْبَايَنَ تَطَطَّطَ الرَّجُلُ۔ مگر تخفیف سماعی ہے نہ قیاسی جب طرح دو حرف مکرر سے پہلے کا حذف کر دینا
مثلاً ظَلَلْتُ میں بوجہ سکون حرف ثانی ادغام ممتنع ہے ظَلَلْتُ کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں فَظَلَّمُوا
تَفْكَوْنُ آیا ہے پہلے لام کا حذف کرنا تخفیف خلاف قیاس اور مستعین میں جکی اصل مَسْتَعِيْنُ
تھی سین مخدوف کی حرکت ماقبل کو دنیا دوسرا خلاف قیاس حرف مکرر کو حرف علت سے
بدل کر تخفیف ہم پہنچانے کا ایک وزن و مثال قیاسی ہو جنکو فِعَالٌ کہہ لیتے ہیں جیسے دَرَّانٌ

کو دیوان اور دینار کو دینار اور قراط کو قراط اور دینار کو دینار اس طرح حرف مکرر کو
 حذف کرنا باب تفعّل تفعّل اور تفاعل کے مضارع میں قیاسی ہے جیسے تَنَزَّلُ اصل میں
 تَنَزَّلُ تھا تَبَاعَدُ اصل میں تَبَاعَدُ تھا تَنَحَّرَجُ اصل میں تَنَحَّرَجُ تھا اور حذف خلاف قیاس
 میں اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ بھی داخل ہو کہ اصل میں اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ تھا اس طرح مہت کا
 اصل میں مِهْت تھا شرط او فام یہ بھی ہے کہ تکرر ابتداء کلمہ میں نہو جیسے تَنَزَّلُ تَنَزَّلُ تَنَزَّلُ
 دَوْنُ اور یہ بھی کہ حرف اول تبدیل سے حاصل نہو اہو جیسے تَوَوَّل تَوَوَّل اور یہ بھی کہ اعلال
 معارض او فام نہو ورنہ اعلال کو ترجیح دینگے کیونکہ اس میں تخفیف زیادہ حاصل ہوتی ہے تو بھی تو دیکھا
 نہیں کہ دینار دینار کہتے ہیں قوی کا مادہ وادی ہے قرآن اور اصل میں قَوْدُ تھا اعلال کر کے قَوْدُ
 بجا نہ او فام کر کے قَوْدُ جب کسی لفظ کا ف کلمہ حروف ت ت د و ز س ش ص ض ط ظ
 میں سے ہو اور اس کو باب تفعّل یا تفاعل میں لجا تیں یا ع کلمہ حروف مذکور میں سے ہو اور
 باب افتعال میں لے جاتیں اور یوں حروف مذکورہ میں سے کوئی حرف تفعّل یا تفاعل یا
 افتعال کی ت کے ساتھ جمع ہو جائے تو جوازا ت کو ویسے ہی حرف سے بدل کر دونوں کو کوئی
 میں او فام کر دینگے اور جہاں ابتداء بال سکون لازم آئے گا ہمزہ وصل بڑھالیں گے جیسے اقتتل کو
 قَتَلَ تَطَهَّرَ کو طَهَّرَ تَنَاقَلَ کو تَنَاقَلَ قَلَّ لیکن اس صورت میں افتعال کی ماضی تَفَعَّلَ کی اتنی
 ملتیں ہوتی ہیں کہ بھی اس التباس کے رفع کرنے کے لئے ت کلمہ کو مسو بھی کر دیتے ہیں اور قتل کہتے
 ہیں اور ت اور ش کو چھوڑ کر حروف مذکورہ میں سے اگر کوئی حرف کسی لفظ کا ف کلمہ ہو اور
 باب افتعال میں لجا تیں یعنی حروف مذکورہ اور ت افتعال اس طرح جمع ہوں کہ پہلے حروف مذکورہ

مذکی گروان

ماضی مَدَّ مَدًّا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنِ ~~مَدَدْنِ~~ آخر صیغہ اہل خود
مضارع يَمْدُ يَمْدَانِ يَمْدُونَ يَمْدُنَّ يَمْدُنَّانِ يَمْدُونَ ان يَمْدُونِ ان يَمْدُونِ ان يَمْدُونِ
مَدَدْنِ میں ادغام نہیں ہوا۔ امر میں دونوں باتیں جائز ہیں ادغام کرو یا نہ کرو اگر
مضارع سے قبل ادغام بناو گے تو امر میں بھی ادغام نہوگا اَمْدُدْ اَمْدُدَا اَمْدُدُوا اَمْدُدْ
اَمْدُدَا اَمْدُدُوا اور اگر مضارع سے بعد لا ادغام امر بناو گے تو مَدَّ مَدَّا مَدُوا مَدُّوْا
اَمْدُدْنِ حاصل ہوگا پہلے صیغہ میں حرف آخر پر ساکن تو رہ نہیں سکتا۔ وود الیں ہیں دونوں
ساکن رہنا ثقیل ہے پس دوسری ال کو متحرک کرنا ہوگا اور حرکت تکمیل تیار ہے کہ کسر
کیونکہ ساکن کو جب متحرک کرتے ہیں تو کسر کے ساتھ مگر بعض خاص صورتوں میں یافتہ دو کو
فتحہ تحت الحركات ہے یا برعایت ضمہ ع کلمہ باب کے ضمہ دو اور یہی حال ہے امر معروف مجہول
امر غائب اور مضارع منفی بہ لم کے پہلے صیغہ کا۔

امر بالول شكيله مدّة مدّات مدّن مدّن امدّدك

بِأَنۡوَالِ خَفِیۡفَہٗ مُدَّٰنَ مُدَّٰنَ مُدَّٰنَ۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّونَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔

اسم مفعول مَدَوْدٌ مَدَوَّارٍ مَلْوَدُونَ مَلْوَدَةٌ مَلْوَدَانِ مَلْوَدَانِ

استغفر

استغفار کرنا مسلمان بہیم بُنچانا) اِکْبَاب (موتھ کے بل گرنا) اِنْفِکَاک (چھوٹا)

اور جدا ہونا) (اختلاف) (خلل واقع ہونا) (خوجہ جگہ) (ٹپٹھا ہونا)

اسم الخط

عربی میں حروف مفرد جنکو حروف تہجی اور حروف بجا بھی کہتے ہیں ۲۹ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی
اور وہ کشادگی یا جنبش دہن جسکے سہارے سے حروف ا د کہتے جاتے ہیں اور جب حرکت بولتے
ہیں تہن طرح کی ہے اول فتح (زبر) جبکو اشباع کے ساتھ یعنی کھینچ کر بولنے سے الف پیدا
ہوتا ہے (ر) اُسکی علامت ہے جو حرف متحرک کے اوپر لکھی جاتی ہے جیسے بَ بِل دو ضم
پیش) جسکے اشباع سے وا پیدا ہوتا ہے اور اُسکی نشانی (و یا و) ہے اور یہ علامت بھی علامت
فتح کی طرح حرف متحرک کے اوپر لکھی جاتی ہے جیسے قُ قُل سوم کسرہ (زیر) جسکا اشباع
سی پیدا کرتا ہے اور اُسکی علامت بعینہ وہی علامت فتح ہے فرق اتنا ہے کہ علامت فتح کے
اوپر لکھی جاتی ہے اور علامت کسرہ حرف کے نیچے جیسے قِ قِل جس حرکت کے اشباع سے
جو حرف پیدا ہوتا ہے وہ اُسی حرکت کی خت یعنی بہن بولا جاتا ہے عربی میں حروف مفرد
کو مونث کر کے لہتے ہیں پس الف خت فتح ہے۔ واو اُخت ضمہ۔ یا اُخت کسرہ۔ حرکت کے
ٹھہر جانے کو سکون کہتے ہیں جسکے علامت (و) حرکت ساکن کے اوپر لکھتے ہیں جیسے اُن جب
ایک حرف پر پہلی حرکت کا ٹھہراؤ ہو اور دوسری حرکت کا آغاز تو اُس حرف کو کہتے ہیں
کہ حالت تشدید یا التضعیف میں ہے اُسکی علامت یہی (و) جیسے مَدَّ اس صورت میں حرف
مشدود تلفظ میں دو ہیں اور کتابت میں ایک کھون کی تعریف سے یہ بات مستنبط ہو سکتی ہے

بتا رہا سکون یعنی پہلے حرف کو سکون کے ساتھ ادا کرنا۔ اور اجتماع یا التقاء ساکنین یعنی
 ساکن حروف کا بلا فصل بچا ہونا شاعر ہے اور چونکہ زبان عرب سے ادا نہیں ہو سکتا حال
 تھا گیا ہے یعنی حال عادی پس جس جگہ ابتداء بال سکون لازم آتا ہے اُسکے دور کرنے کو
 نذر میں زیادہ کر لیتے ہیں جبکہ ہمزہ وصل کہتے ہیں ایسا ہمزہ اکثر امر اور ان ہمزوں کے شروع
 ہ پاؤ گے جو ان سے شروع ہوتے ہیں ان میں لام ساکن اسطے تعریف کے ہے اور
 اسطے رفع ابتداء بال سکون کے اور چونکہ ہمزہ وصل ایک ضرورت سے زیادہ کیا جاتا ہے جب
 ضرورت باقی نہیں رہتی گر جاتا ہے مگر صرف تلفظ میں نہ کتابت میں جیسے فَاظْلُبْ اور
 اَلْنِیمِ اللّٰہِ میں اَم کا ہمزہ اور لفظ اِنْ کا ہمزہ جبکہ اِنْ دو ناموں کے بیچ میں ہو جیسے خَالِدِ
 یٰئِدْ اور اَلْ تعریف کا ہمزہ جبکہ اُس پر اَنْ خَل ہو جیسے لِلّٰہِ جُلّٰلِہٖ کتابت میں بھی گرا دیتے
 الغرض ابتداء بال سکون اور التقاء ساکنین دونوں منع ہیں مگر جواز التقاء ساکنین کی
 دو صورتیں ہیں ایک تو حالت وقف یعنی جب تکلم بات پوری کر کے ٹھہر جائے کہ وہ کون کا
 حرکت رکھتا ہے دوسرے جن دو حرفوں میں التقاء ساکنین ہو ان میں پہلا حرف لین اور
 مشدود ہو جیسے ذَا الصَّلٰوٰتِ اَلّٰہِ اس میں دونوں صورتوں کی مثالیں ہیں صَدّٰلِہٖنَّ کے الف اور
 میں دوسری قسم کا التقاء ساکنین ہے اور اِی اور اَنْ میں پہلی قسم کا۔ اسطرح دُو
 حَقِیْقَتًا دَابَّةٌ اَصْرَبَ بَا۟یَ اِیۡہِۦۤ اِجْتَمَاعِ سَاکِنِیۡنَ کو جو ہمزہ علیحدہ کہتے ہیں یعنی بَرۡکَہ
 جوازی صورتوں کے علاوہ اگر کہیں التقاء ساکنین لازم آجاتا ہے تو اُسکو دور کرنا
 اس طور پر کہ اگر حرف اول مذہ ہے تو حذف کیا جائے کیونکہ اُسکے ماقبل کی حرکت اُسکی ہا

موجود ہے جیسے اُدْعُوا اللَّهَ کَوَدْعُ اللَّهِ اور قُلْ اِنِّیْ اِلٰھِیْ کَوْقُلْ اِلٰھِیْ قُلْ کَوْقُلْ یٰعِیْ
کو دِعْ مگر تہ اور اُسکا حرف ماقبل و نون کا ایک کلمہ میں ہونا شرط ہے پس حَسْبِیْ اللّٰہُ کو
حَسْبِیْ اللّٰہُ نہیں کہیں گے اور اگر تہ نہیں ہے محض لین ہی تو اُسکو حرکت دیجائے جیسے لَا تَسْأَلُ
الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اور اگر ادغام دو حرف صحیح میں ہے تو اگر کلمہ جس میں ہو حرف ثانی کو ورنہ
حرف اول کو متحرک کیا جائے گا جیسے قُلْ اَدْعُوا اللّٰہَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ اور مَدَّ اَمْسَاکن کے
متحرک کرنے میں یکلیہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہمیشہ حرکت کسرہ دیجاتی ہے جیسے قُلْ اور اللّٰہُ و
لفظ ہیں قُلْ کا لام ساکن ہے اور اللّٰہُ میں گو ہمزہ متحرک ہی مگر وہ ہمزہ وصل ہے جب قُلْ او
اللّٰہُ کو ترکیبے و گے ہمزہ گر جائے گا پس قُلْ کا لام اور اللّٰہُ کا پہلا لام دوساکنوں کا اجتماع
لازم آئے گا تو قُلْ کے لام کو حرکت کسرہ دیجائے گی اور قُلْ اللّٰہُ پڑ جائے گا۔ گو ساکن کو حرکت
کسرہ سے متحرک کرنا عام بات ہے مگر بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ بھی ہیں اول یہ جمع جو لفظ فم
اور اَنْتُمْ اور کُم میں ہے کہ اس نیم کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے اَنْتُمْ اَلَا تَلُوْنَ لَقَطَعْتُ بِہُمْ اَلْاَشْیَ
یَدَیْہِمْ کُمُ الْمَوْتُ و اوج ماقبل مفتوح کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے لَا تَسْأَلُ الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ لَقَط
مِنْ کَوْجِب کلمہ معرف باللام سے وصل کیا جائے تو ن کو فتحہ دیا جائے من اللہ۔ حرکات میں
فتحہ اخف الحركات ہے اور ضمہ اثقل الحركات رک کسرہ سو فتحہ کی نسبت ثقیل ہے مگر ضمہ کی نسبت
خفیف۔ حروف علت نخت و ثقل میں تالغ اُس حرکت کے ہیں جسے ہشبل سے وہ پیا پہونکر
توالی کسرات ممنوع ہے بلکہ چار یا زیادہ حرکتوں کا کلمہ واحد میں پہے و پہے آنا بھی ممنوع ہے
کلمہ وحس کی قید سے صر بک خارج ہو گیا مگر ضرر بنا پھر بھی محل اعتراض ہے سو ضرر بنا میں ت

کی حرکت عارضی ہے ورنہ تائید ثانیہ اصل مفرد میں ساکن تھی یہاں الف کی رعایت سے مفتوح ہو گئی ہے۔

جو حرکت لفظ کے حرف آخر پہ ہوا سکے دوسرے نام ہیں ضمہ کو رفع فتحہ کو نصب کسرو کو جر اور ساکن کو جزم کہتے ہیں۔ آخر میں حرف کی حرکت کے بعد نون ساکن لگایا جاتا ہے وہ نون کتابت میں نہیں آتا۔ مگر لفظ میں بولا جاتا ہے اُس کو تنوین کہتے ہیں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ حرکت حرف ماقبل و عری کر دی جائے جیسے جاء فی نرید یا نرید مریث بن زید مگر تنوین نصب میں ایک الف بھی آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں نرایت نرید یا جب لفظ تنوین دوسرے لفظ سے ملایا جائے اور اُس ملانے سے اتفاق ساکنین لازم آئے تو نون تنوین کو متحرک بجسور کر لیتے ہیں اُس حالت میں اُسکو کتابت میں بھی ظاہر کر لیتے ہیں جیسے نرید یا العالم۔ قافیہ شعر میں تنوین پڑھنے میں نہیں آتی لفظ متحرک اسطرح با شبع حرکت پڑھا جاتا ہے کہ گویا اُسکے آخر میں حرف اُخت حرکت ہے عیند یا اقیہ حال عدت یا عیند یا مضمر یا کفر فیک یا عیند لفظ عیند اور عیند کے آخر میں تنوین رفع کی جگہ و او ماقبل مضموم پڑھیں گے حروف ہجا کو جس ترتیب سے ہم نے بیان کیا ہے ترتیب مروجہ کے مطابق ہے ورنہ قدیمی ترتیب حروف ہجائی یوں تھی۔ ابجد ہوز حلی کلن سخص قرث شخذ صظخ ان الفاظ کے کچھ معنی نہیں ہیں حروف کی ترکیبی صورتیں دکھانے کے لئے یہ الفاظ بنائے ہیں۔ ہاں ان الفاظ سے ایک بڑا کام لیا جاتا ہے وہ یہ کہ عرب میں علامات ہندسہ نہیں تھیں انھیں حروف ابجد سے حساب کا کام بھی لیتے تھے یعنی ا ب ج د ہ و ز ح ط آحاد میں ایک سے نو تک پھریں

لَمْ يَنْتَهِ عَفَا عَشْرَتِ هَيْسَ تَوْتِ نَكْ پُحَق رَشَتِ ش
 خِ ذِ ضَ ظ مَاتِ تَوْتِ نَوْتِ نَكْ اَوْغِ اَلْفِ یعنی ہزار۔ مگر جب عرب والوں نے علامات
 اعداد و جوار و فارسی میں مروج ہیں اخذ کر لیں حقیقت میں ایجا بیکار ہو گئی صرف عمدہ واقعات کی
 یادداشت کے لیے جو حساب ایجا بیکار نامناسب مطلب کوئی یا معنی چلا ایسا بنالیا جس کے اعداد
 سے سال واقعہ نکلتا ہو۔ واقع میں یادداشت کا یہ ایک عمدہ ذریعہ ہو کیونکہ نفس اعداد کا صحت
 یاد رکھنا دشوار ہے پس مشہور لوگوں کی ولادت و وفات اور نامی عمارتوں کی بناء یا مآبہات
 عالمگیر جیسے طوفان و قحط کے لیے شعرا یا نجی مآبے بناتے تھے اور لوگ انکو دلچسپ سمجھ کر یاد رکھتے تھے
 جب شاعری کا خوب چرچا ہوا تو تاریخوں کی ایسی مٹی خراب ہوئی کہ ادنیٰ ادنیٰ آدمی اپنے بیٹوں کے
 تاریخ نام رکھنے لگے چھاپہ خانوں میں ایک ہیات ہی خبری چھپتی ہے تو دو ورقوں میں انکی
 تاریخیں ہوتی ہیں ایک گھنٹہ کا سالیر زادہ چند گھنٹہ دروس میں مبتلا رہ کر صحت پاتا ہے تو شعرا انکو
 تاریخیں نذر دیتے ہیں۔ ایجا کے حروف گنت تو ۲۸ ہوتے ہیں ایک حرف کی کمی کا یہ سبب ہے کہ ہمزہ
 اور الف حساب ایجا میں ایک گنا گیا حالانکہ دو حرف جدا گانہ ہیں۔ ہمزہ کے اسطے اصل میں کوئی
 علامت خاص مقرر نہیں کی گئی تھی اور سرعین ۶ یا ۷ جو رقم دیکھتے ہو ایجا و ما بجا ہے۔ مگر ہمزہ
 ہمزہ کو جن حروف کے پیرے ہیں لکھتے تھے ہنوز انہیں حروف کے پیرے میں لکھتے ہیں اور علامت
 نو ایجا کو امتیاز کے لیے اوپر لکھ دیتے ہیں جو ہمزہ کہ ابتدا سے لفظ میں واقع ہو ہمیشہ الف کی صورت
 میں لکھا جاتا ہے جیسے اَبَ اَئِ اَئِ اَئِ اَئِ اور واضح ہو کہ روہط کے زیادہ ہونے سے
 صدارت ہمزہ باطل نہوگی جیسے وَمَا لَا حِدْ کہ باوجودیکہ لفظ اَحَدٌ پر لام کسور آیا ہے پھر بھی وہ

کسی شکل الف میں لکھا گیا ہے لیکن لَوْثٌ اِنَّلَا یَقْتَضِیْ حَسْبُکَ خِلاف قیاس میں جو
 ہمزہ کہ وسط میں واقع ہو اگر غور و ساکن ہے تو اس حرف کے پیرے میں لکھا جائے گا جو موافق حرکت
 ماقبل ہو اور خود تحریر کی اپنی حرکت کی اخت میں جیسے رَاسٌ بُوْسٌ ذَنْبٌ یَسَالٌ سَیْفٌ
 یَقْتَضِیْ جو ہمزہ آخر لفظ میں واقع ہو اگر اس کے پہلے ساکن ہے تو اس کے واسطے کوئی شکل کتاب میں
 مقرر نہیں جیسے جَزْ اَبْتَدَا اِنْتَهَا سَا اَلْاِکْرَکُوْیْ اور حرف آخر میں بڑھ جائے اور یوں اس کا آخر میں
 ہونا باطل ہو جائے تو پھر اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو ہمزہ متوسط کے ساتھ کیا جاتا ہے
 جیسے هَذَا جَزْ اَلْاِکْرَکُوْیْ مَرَّ اَنْ یَّجْزِیْکَ اور اگر ہمزہ آخر لفظ میں ہو اور اس کا ماقبل تحریر
 ہو تو ہمزہ کو برعایت حرکت ماقبل لکھتے ہیں جیسے یَقْرَأُ یُقْرِئُ جَزْ اَلْاِکْرَکُوْیْ ہمزہ ساکن ہو جائے
 جیسے ماوِلا اور سکون کی وجہ سے کسی لفظ کی ابتدا میں آئیں نہیں سکتا پس اس کے نام رکھنے میں
 و شواہد میں آئی کیونکہ حرف ہجاء کے ایسے نام رکھے ہیں کہ ہر حرف اپنے نام کے شروع میں آتا
 ہے مثلًا ج کا نام جیم ہے اور لفظ جیم میں پہلا حرف وہی ہے جو جیم کا سہمی ہے ج پس ایسا
 نام آ کے واسطے ہونا ممکن نہ تھا کیونکہ الف کہتے تو لفظ الف میں پہلے ہمزہ تحریر ہے نہ الف کہنے
 مجبور الف کے نام کی جگہ لفظ لا رکھا جس کو غلطی سے لوگ لام الف پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ یاد رکھئے
 کی بات ہو کہ اسماء اور افعال میں جہاں کہیں الف اصلی پاؤ جان لو کہ اصل میں وی یا آئی رہا ہو گا کہ
 کسی قاعدے سے بدل کر الف ہو گیا ہے مگر حرف و اسماء غیر متکلمہ میں الف اصلی بھی ہو کر رہا ہے۔
 جب لفظ میں چوتھی جگہ یا اور آگے بڑھ کر الف ہو اور اُس پر لفظ تمام ہوتا ہو تو چاہیے اصل میں کچھ
 رہا ہو اس کو ہی کی صورت میں لکھتے ہیں جیسے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰ وَالْفِیْ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهَا لِلْیَسْرِ

اور سطر مَصْطَفٰی مُنْقَضَہ لیکن اگر کلمہ حرفی ہو اور الف پر تمام ہوتا ہو تو اگر الف اصل میں
 تھا تو اپنی صورت میں ورنہ می کے پیرے میں لکھا جاتا ہے جیسے دَکَا رَفٰی فَتٰی عَصَا مَکَر
 عَلٰی اور ہُضٰی یعنی وزن فَعْلٌ اور فَعِلٌ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں اور واضح ہو کہ الف صَدَقَہ
 مَزْكُوۃ مشکوٰۃ کو واو کی صورت لکھتے ہیں اور لٰی علی حتی مٹی اٹی مٹی کی صورت میں۔

اللہ اور رَہن اور ہذا اور ہوۃ اور ذلت اور اولئک اور ثلث اور لکن اور اکثر ناموں میں جیسے
 اسمعیل اسحق وغیرہ الف نہیں لکھتے مگر بولنے میں آتا ہے ماضی اور مضارع اور امر کے صیغہ جمع

میں واو کے بعد الف زیادہ لکھ دیا کرتے ہیں تاکہ واج جمع کو واو عاطفہ نہ سمجھا جائے جیسے قَصْرٌ
 لَمَّا یَنْ هَبُوا اذْهَبُوا مگر جب کہ صیغہ کے آخر میں کوئی حرف ملے جو کلمہ ہو جائے اور شتباہ کا

سوق باقی نہ رہے تو پھر الف لکھنے کی ضرورت نہیں لَتَحْبُوۡہُمْ مِّنَ الْکِتَابِ کَلُوۡنِیْ لَآ اَبَیۡتُ لَیۡسَ لَیۡسَ
 عمر سے تفرقہ کرنے کے لیے عمرو کے اخیر میں ایک واو زیادہ لکھ دیا کرتے ہیں اور سبب یہ کہ

والے اکثر نقطوں اور حرکتوں کو چھوڑ دیتے ہیں کَمَا قَالَ الشَّاکِرُ ۝۵۰ بروز بود حدیث پیراں
 بے نقطہ بود خط دیراں ۝ الف اور واو اور سی جب خود متحرک ہوں حروف علت کہے جاتے ہیں

اور جب کن پہل اور حرکت ماقبل موافق تو مذہ جیسے حَآفَ یَقُوۡلُ یٰۤیۡسَۡمُ اور مخالف ہو تو لین جیسے
 قَوۡلٌ یٰۤیۡسَۡمُ۔ حروف ہجا بعض ایک دوسرے کے ہمشکل ہیں اور ان میں وجہ امتیاز نقاط میں حرف

نقطہ دار کو مجھے اور بے نقطہ کو مہملہ کہتے ہیں ہندی میں جن حرفوں کے نام کے آخر میں یا مچھو لگائی
 جاتی ہے انکو فارسی و عربی میں الفاء و ہزہ لگا کر بولتے ہیں جیسے عربی الباء۔ الحاء۔ الطاء۔ فاء۔

بار۔ حار۔ طاء۔ ہندی بے حے طے از بسکہ ب ت ث ہی کی صورت ترکیب کی جاتی

میں ایک دوسرے سخت مشابہ صرف نقطوں پر مدار شناخت ہے اور لکھنے والے نقطہ دینے میں بڑی بے پروائی کیا کرتے ہیں تو کتب لغت میں اور جہاں زیادہ تہیاط و کاربہوتی ہو نقطہ شمار اور انکا موقع بھی ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ **ب** الباء الموحدة **ث** التاء المثناة الفوقانیة **ث** التاء المشددة **ی** الیاء المثناة التحتانیة۔ اس طرح حرکات کو بھی جہاں ضرورت ہوتی ہے عبارت میں بیان کر دیتے ہیں جیسے ذیل کی توضیح منظور ہو تو کہیں گے بکسر التاء المثناة الفوقانیة وسكون الباء الموحدة۔ عربی میں اختصار کا بہت کم رواج ہے الفاظ محدود و غیر جتنے مختصر تعارف ہیں مثلاً تم سے تعالیٰ عم سے علیہ السلام صلعم سے صلی اللہ علیہ وسلم رم سے رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ رضہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ مط سے مطلوب بہف سے ہذا خلف مم سے ممنوع لانم سے لانم لا یخ سے لا یخلو مح سے محال بط سے بل یق سے یقال ظہ ظاہر ایض سے ایضاً ح سے حینئذ لک سے لک کذک آہ و انخ سے انی

